اِنۡ اُرِيۡدُ اِلَّا الۡاِصۡلَاحَ مَا اسۡتَطَعۡتُ‌ ؕ وَمَا تَوۡفِيۡقِىۡۤ اِلَّا بِاللّٰهِ‌ ؕ عَلَيۡهِ تَوَكَّلۡتُ وَاِلَيۡهِ اُنِيۡبُ۔ (سورۃ ھود،88)

ترجمہ: میں تو صرف اصلاح چاہتا ہوں جتنی مجھ سے ہو سکے اور میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

تین چیزیں

احادیث مبارکہ اور بزرگانِ دین کے فرامین کی روشنی میں

ابو حمزہ محمد آصف مدنی

سرگودھا، پنجاب، پاکستان

0313.7013113

قرآن مجید فرقان حمید میں

حضرت سیدنا شعیب علیہ السلام کا فرمان عالیشان ہے:

إِنْ أُرِيدُ إِلَّا الْإِصْلَاحَ مَا اسْتَطَعْتُ ۚ وَمَا تَوْفِيقِي إِلَّا بِاللَّهِ ۚ عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَإِلَيْهِ أُنِيبُ۔

ترجمہ: میں تو صرف اصلاح چاہتا ہوں جتنی مجھ سے ہو سکے اور میری توفیق اللہ ہی کی مدد سے ہے میں نے اسی پر بھروسہ کیا اور میں اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

(پارہ 12، سورۃ ھود، آیت 88)

فہرست مضامین

انتساب

فقیر اپنی اس ادنیٰ کاوش کو آقائے دوجہاں، رحمت عالم ﷺ کے تینوں صاحبزادگان

(1) حضرت سیدنا قاسم (2) حضرت سیدنا عبد اللہ (3) حضرت سیدنا ابراہیم رضی اللہ عنہم

اور شہزادی کونین، ام الحسنین حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رضی اللہ عنہا کی تینوں مقدس و مطہر سگی بہنوں

(1) حضرت سیدہ زینب (2) حضرت سیدہ رقیہ (3) حضرت سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہن

اور حضور جان عالم ﷺ کے تینوں مبارک داماد

(1) حضرت سیدنا عثمان غنی ذوالنورین (2) حضرت سیدنا مولیٰ علی شیر خدا

(3) حضرت سیدنا ابو العاص بن ربیع رضی اللہ عنہم اجمعین

اور مولیٰ علی شیر خدا کے تین شہزادے اور امام عالی مقام حضرت سیدنا امام حسین رضی اللہ عنہ کے تین پیارے بھائی

جنہوں نے کربلا میں اپنے پیارے بھائی جان پر اپنی جانوں کے نذرانے پیش کئے اور بھائی ہونے کا حق ادا کیا یعنی

(1) حضرت سیدنا ابو بکر (2) حضرت سیدنا عمر (3) حضرت سیدنا عثمان رضی اللہ عنہم اجمعین

کے نام منسوب کرتا ہے۔

جن کی محبت و عقیدت ہمارے ایمان کا حصہ اور جن سے بغض ایمان کی تباہی کے مترادف ہے۔

اللہ رب العزت مجھے، میری آنے والی نسلوں کو تمام صحابہ کرام اور اہلبیت اطہار کا محب صادق بنائے اور ایک لمحے کیلئے بھی ایک رائے کے دانے برابر بھی ان مقدس ہستیوں کے بغض سے محفوظ فرمائے۔ آمین بجاہ خاتم الانبیاء والمرسلین

از

ابو حمزہ محمد آصف مدنی

باب نمبر:1

فرامین مصطفی صلی اللہ علیہ والہ وسلم

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ وَالصَّلٰوۃُ وَالسَّلَامُ عَلٰی سَیِّدِ الْمُرْسَلِیْنَ اَمَّا بَعْدُ فَاَعُوْذُ بِاللّٰہِ مِنَ الشَّیْطٰنِ الرَّجِیْمِ

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

فرمانِ مصطفی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم:

"إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ"

یعنی اعمال کا دار و مدار نیتوں پر ہے۔ (صحیح البخاري: کتاب الإیمان، باب ما جاء أن الأعمال بالنیۃ والحسبۃ...إلخ: 54، 34/1)

(صحیح مسلم: کتاب الإمارۃ، باب قولہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم إنما الأعمال بالنیۃ: 1907، ص-1056)

اور ارشاد فرمایا:

"نِیَّۃُ الْمُؤْمِنِ خَیْرٌ مِّنْ عَمَلِہٖ"

یعنی مسلمان کی نیّت اس کے عمل سے بہتر ہے۔" (المعجم الکبیر للطبرانی، الحدیث: ۵۹۴۲، ج۶، ص ۱۸۵)

عمل کی قبولیت کی شرائط

عمل کی قبولیّت کے لئے ثوابِ آخرت کی نیّت ضروری ہے:

چُنانچہ پارہ 15 سورۂ بنی اسرائیل کی اُنیسویں آیتِ کریمہ میں اللہ تبارک وتعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

"وَ مَنْ اَرَادَ الْاٰخِرَۃَ وَسَعٰی لَھَا سَعْیَھَا وَ ھُوَ مُؤْمِنٌ فَاُولٰٓئِکَ کَانَ سَعْیُھُمْ مَّشْکُوْرًا ﴿۱۹﴾"

ترجمہ: اور جو آخرت چاہے اور اُس کی کوشش کرے اور ہو ایمان والا تو انہیں کی کوشش ٹھکانے لگی۔

اِس آیتِ کریمہ کے تحت صدرُ الأفاضل حضرتِ علّامہ مولانا سیّد محمد نعیمُ الدّین مُراد آبادی علیہ رحمۃ اللہ الہادی فرماتے ہیں:

عمل کی قبولیّت کے لئے تین چیزیں درکار ہیں:

1. طالبِ آخرت ہونا یعنی نیّت نیک (اچھی نیّت ہو)
2. سَعی (کوشش) یعنی عمل کو باہتمام اس کے حُقُوق کے ساتھ ادا کرنا
3. ایمان جو سب سے زیادہ ضروری ہے۔ (تفسیر خزائن العرفان صفحہ ۵۵۴، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

اپنی اولاد کو تین چیزیں سکھاؤ

امیرُ المؤمنین حضرتِ سیدنا مولٰی **علیُّ المرتضٰی** شیرِ خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تعالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ **نبیِّ** کریم، رءُوفٌ رّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ دلنشین ہے: "اَدِّبُوْا اَوْلَادَکُمْ عَلٰی ثَلَاثِ خِصَالٍ"

یعنی اپنے بچوں کو تین چیزیں سکھاؤ:

"حُبِّ نَبِيِّكُمْ وَحُبِّ اَهْلِ بَيْتِهٖ وَقِرَاءَةِ الْقُرْاٰنِ"[ii]

(1) اپنے نبی کی مَحَبَّت (2) اَہلِ بیت کی مَحَبَّت (3) قرآنِ پاک پڑھنا۔

(الصواعق المحرقہ، المقصد الثانی فیما تضمنتہ تلک الآیۃ من طلب محبۃ آلہ، ص ۱۷۲)

ذِکر کردہ روایت سے بخوبی اَندازہ لگایا جاسکتا ہے کہ حُضُور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے اَہلِ بیت سے کس قدر مَحَبَّت فرماتے ہیں کہ صحابہ کرام عَلَیْھِمُ الرِّضْوان کو اس بات کی تعلیم ارشاد فرمارہے ہیں کہ تم تو مجھ سے اور میرے اَہلِ بیت سے مَحَبَّت کرتے ہی ہو اپنی آنے والی نسلوں کے دلوں میں بھی میری اور میرے اَہلِ بیت کی مَحَبَّت راسخ کردینا تاکہ ان کا شُمار بھی نَجات یافتہ لوگوں میں ہوجائے۔

رب تعالیٰ روزِ قیامت تین آدمیوں سے مخاصمہ فرمائے گا

تاجدارِ ختمِ نُبوت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

"اللہ عزوجل فرماتا ہے: قیامت کے دن میں تین شخصوں سے مخاصمہ (جھگڑا) کروں گا اور جس سے میں مخاصمہ (جھگڑا) کروں گا یقیناً اس پر غالب آجاؤں گا:

1. وہ شخص جسے میرے لئے کچھ دیا گیا پھر اس نے اس میں بددیانتی کی۔
2. جس نے کسی آزاد شخص کو بیچا پھر اس کی قیمت کھا گیا۔
3. جس نے کسی کو اجرت پر رکھا پھر اس سے پورا کام لے لیا مگر اس کا پورا حق ادا نہ کیا۔(یعنی پوری مزدوری یا تنخواہ نہ دی)"

(سنن ابن ماجہ، ابواب الرھون، باب اجر الاجراء، الحدیث: ۲۴۴۲، ص ۲۶۲۳، حقہ بدلہ "اجرہ")

مجھے تین چیزیں عطا فرمائی گئیں

نبی رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"بے شک اللہ عزوجل نے مجھے تین چیزیں عطا فرمائی ہیں:

1. مجھے باجماعت نماز عطا فرمائی۔
2. مجھے سلام عطا فرمایا جو کہ اہلِ جنت کی تحیت ہے۔
3. مجھے آمین عطا فرمائی۔

اور یہ چیزیں اللہ عزوجل نے سوائے ہارون علیہ السلام کے کسی بھی نبی کو عطا نہیں فرمائیں، موسیٰ علیہ السلام دعا مانگا کرتے اور ہارون علیہ السلام آمین کہا کرتے تھے۔" (الترغیب والترہیب، کتاب الصلوۃ، الترغیب فی التامین خلف الامام، رقم ۳ ج ۱، ص ۱۹۴)

میں تین چیزوں پر قسم کھا سکتا ہوں

حضور نبیٔ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ والا شان ہے:

"اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! تین چیزیں ایسی ہیں کہ اگر میں قسم کھانا چاہوں تو کھا سکتا ہوں:

1. صدقہ سے مال کم نہیں ہوتا پس صدقہ کیا کرو۔
2. کوئی شخص کسی دوسرے کی زیادتی کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی رضا جوئی کے لئے معاف کر دے تو بروزِ قیامت اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی عزت میں اضافہ فرمائے گا۔
3. جو شخص اپنے اوپر سوال کا دروازہ کھول لیتا ہے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس پر محتاجی کا دروازہ کھول دیتا ہے۔"

(جامع الترمذی، ابواب الزھد، باب ماجاء مثل الدنیا مثل أربعۃ نفر، الحدیث ۲۳۲۵، ص ۱۸۸٦)

رفعت، عزت اور رحم

نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے:

1. عاجزی وانکساری بندے کے مرتبے میں اضافہ کرتی ہے پس تواضع اختیار کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں رفعت عطا فرمائے گا۔
2. درگزر کرنا بندے کی عزت کو بڑھاتا ہے پس معاف کیا کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تمہیں عزت عطا فرمائے گا۔
3. صدقہ مال کو بڑھاتا ہے پس صدقہ کرو اللہ عَزَّوَجَلَّ تم پر رحم فرمائے گا۔"

(لباب الاحیاء: صفحہ 253، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

تین افضل چیزیں

سرکار مدینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

"تین چیزیں افضل ہیں: (1)۔۔۔۔۔۔فقر (2)۔۔۔۔۔۔علم (3)۔۔۔۔۔۔زُہد۔"

(حکایتیں اور نصیحتیں: صفحہ 139، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

تین چیزوں میں کوئی رخصت نہیں

محبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق وامین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "تین چیزیں ایسی ہیں جن میں کسی کو کوئی رخصت نہیں:

1. والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا خواہ وہ مسلمان ہوں یا کافر۔
2. وعدہ پورا کرنا خواہ مسلمان سے کیا ہو یا کافر سے۔

3. امانت کی ادائیگی خواہ مسلمان کی ہو یا کافر کی۔"

(شعب الایمان، باب فی الایفاء بالعقود، الحدیث: ۴۳۶۳، ج۴، ص ۸۲)

جو تین چیزوں سے بری ہو جنت میں داخل ہو گا

تاجدارِ رسالت، شہنشاہِ نُبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

"جو بندہ روح کے جسم سے جدا ہوتے (یعنی موت) وقت تین چیزوں سے بری ہو گا وہ جنت میں داخل ہو گا اور وہ تین چیزیں ہیں:

(1) تکبر (2) قرض (3) خیانت۔

(المستدرک، کتاب البیوع، باب من مات وھو بری۔۔۔۔۔الخ، الحدیث: ۲۲۶۴، ج۲، ص ۳۲۴)

(جامع الترمذی، ابواب السیر، باب ماجاء فی الغلول، الحدیث: ۱۵۷۲، ص ۱۸۱۴)

انسان کا بہترین ترکہ

حضرتِ سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا کہ "انسان کا بہترین ترکہ تین چیزیں ہیں،

1. نیک اولاد جو اس کے لئے دعا کرے۔
2. صدقہ جاریہ جس کا ثواب اس تک پہنچے۔
3. وہ علم جس پر اس کے بعد عمل کیا جائے۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب السنہ، باب ثواب معلم الناس الخیر، رقم ۲۴۱، ج۱، ص ۱۵۷)

تین چیزیں بالکل حق ہیں:

روایت ہے کہ ایک شخص نے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو بُرا کہا اور نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم بیٹھے تعجب و تبسم فرمارہے تھے، تو جب اس نے بہت زیادتی کی تو آپ (حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ) نے اس کی بعض باتوں کا جواب دیا، اس پر نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ناراض ہو کر اٹھ کھڑے ہوئے۔ حضرت ابو بکر صدیق حضور کے پیچھے پہنچے عرض کیا یارسول اللہ وہ مجھے بُرا کہتا رہا آپ بیٹھے رہے جب میں نے اس کی بات کا جواب دیا تو آپ ناراض ہوگئے اور کھڑے ہوگئے۔ فرمایا تمہارے ساتھ فرشتہ تھا جو اسے (تمہاری طرف سے) جواب دے رہا تھا، پھر جب تم نے خود اسے جواب دیا تو (درمیان میں) شیطان پڑ گیا۔

پھر فرمایا اے ابو بکر تین چیزیں بالکل حق ہیں:

1. ایسا کوئی بندہ نہیں جس پر ظلم کیا جائے اور وہ اللہ کے لیے چشم پوشی کرے مگر اس کے ذریعہ اللہ اپنی مدد بڑھادے گا۔

2. کوئی شخص دینے کا دروازہ نہیں کھولتا جس سے صلہ رحمی کا ارادہ کرے مگر اس سے اللہ تعالیٰ اس کے مال میں مزید اضافہ فرمادیتا ہے۔

3. کوئی شخص مانگنے کا دروازہ نہیں کھولتا جس سے مال کی زیادتی کا ارداہ کرے مگر اس سے اللہ تعالیٰ کمی بڑھادیتا ہے۔(احمد)

(مشکوۃ المصابیح: کتاب الآداب، باب الرفق، جلد2، صفحہ447، حدیث4872 مطبوعہ: لاہور)

(مراۃ المناجیح، جلد6، صفحہ506، حدیث5102، نعیمی کتب خانہ: گجرات)

دنیا کی تین پسندیدہ چیزیں

روایت ہے حضرت عائشہ سے فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو دنیا کی تین چیزیں پسند تھیں:

(1) کھانا (2) بیویاں (3) خوشبو

تو آپ نے دو چیزیں تو پالیں اور ایک نہ پائی بیویاں اور خوشبو پالیں اور کھانا نہ پایا۔(رواہ احمد)

(مشکوۃ المصابیح: کتاب الآداب، باب فضل الفقراء، جلد2، صفحہ462، حدیث5027، مطبوعہ: لاہور)

(مراۃ المناجیح، جلد7، صفحہ59، حدیث5260، نعیمی کتب خانہ: گجرات)

نبیٔ کریم، رءُوف رحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

حُبِّبَ إِلَيَّ مِنْ دُنْيَاكُمْ ثَلَاثٌ: اَلطِّيبُ وَالنِسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّةُ عَيْنِيْ فِي الصَّلٰوةِ۔

ترجمہ: مجھے تمہاری دنیا میں سے تین چیزیں محبوب ہیں:

(1)خوشبو (2) عورتیں (3) نماز میں میری آنکھوں کی ٹھنڈک رکھی گئی ہے۔

(سنن النسائی، کتاب عشرۃ النسآء، باب حب النسآء، الحدیث ۳۳۹۱/ ۳۳۹۲، ص ۲۳۰۷)

تین چیزوں سے منع نہ کرو

حضرت سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا، "تین چیزیں (اگر دی جائیں تو) منع نہ کرو:

(1) خوشبو (2)تکیہ (3) دودھ۔"

(ترمذی، کتاب الادب، باب ماجاء فی کراھیۃ رد الطیب، ج۴، رقم ۲۷۹۹، ص ۳۶۲)

"شمائل ترمذی" میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ سرکار مدینہ، سرور قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے کہ تین چیزیں واپس نہیں لوٹانی چاہئیں:

(1) تکیہ (2) خوشبو و تیل (3) دودھ۔

(جامع الترمذی، الشمائل، باب ماجاء فی تعطر رسول اللہ صلی اللہ علیہ والہ وسلم، الحدیث ۲۱۶، ج۵، ص ۵۴۰)

بعض علماء نے فرمایاہے کہ تیل سے مراد خوشبو ہے۔

اور خوشبو، تکیہ اور دودھ (اور ان میں تمام کم قیمت کی چیزیں شامل ہیں) کا ہدیہ قبول کرنے کی حکمت محدثین کرام رحمہم اللہ یہ بیان کرتے ہیں کہ عموماً یہ چیزیں اتنی قیمتی نہیں ہوتیں اور ظاہر ہے جو سستی چیز ہوتی ہے وہ دینے والے کے لئے زیادہ بوجھ ثابت نہیں ہوتی اور قبول نہ کرنے پر دینے والے کا دل ٹوٹنے کا اندیشہ بھی رہتا ہے۔ اور چونکہ ہمارے پیارے آقا صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کسی کا دل توڑنا پسند نہیں کرتے تھے۔ اس لئے آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم خوشبو کا تحفہ رد نہیں فرماتے۔ چنانچہ ہمیں بھی چاہیے کہ اگر ہمیں کوئی خوشبو یا سستی چیز تحفۃً پیش کرے تو اسے سنت سمجھ کر قبول کرلینا چاہیے۔ اگر کوئی قیمتی چیز پیش کرے تو اسے بھی قبول کرنے میں کوئی حرج نہیں مگر غور کرلینا مناسب معلوم ہوتا ہے کہ کہیں مروت وغیرہ میں تو نہیں دے رہا کہ یہ دینا بعد میں خود اسی پر بار پڑ جائے۔

تین چیزیں نیک بختی اور تین بد بختی

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"تین چیزیں آدمی کی نیک بختی سے ہیں اور تین چیزیں بد بختی سے۔

نیک بختی کی چیزوں میں

(1) نیک عورت (2) اچھا مکان (یعنی وسیع یا اس کے پڑوسی اچھے ہوں) (3) اچھی سواری

اور بد بختی کی چیزیں: (1) بد عورت (2) بُرا مکان (3) بُری سواری۔"

("المسند"، للإمام أحمد بن حنبل، مسند أبي اسحاق سعد بن أبي وقاص، الحدیث: ۱۴۴۵، ج۱، ص۳۵۷)

(موسوعۃ الامام ابن ابي الدنیا، کتاب اصلاح المال، باب العقارات، الحدیث: ۲۹۲، ج۷، ص۴۶۷)

ایمان کی لذت پالیتا ہے:

رَسُوْلُ اللہِ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان اقدس ہے:

"ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ وَجَدَبِهِنَّ حَلَاوَةَ الْاِیْمَانِ مَنْ کَانَ اللّٰهُ وَرَسُوْلُهٗ اَحَبَّ اِلَیْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَمَنْ اَحَبَّ عَبْدًا لَا یُحِبُّهٗ اِلَّا لِلّٰهِ وَمَنْ یَکْرَهُ اَنْ یَّعُوْدَ فِی الْکُفْرِ بَعْدَ اَنْ اَنْقَذَهُ اللّٰهُ مِنْهُ کَمَا یَکْرَهُ اَنْ یُّلْقٰی فِی النَّارِ"۔

تین چیزیں جس میں ہوں وہ لذت وشیرینی ایمان کی پالیتا ہے۔

1. جس کو اللہ ورسول سارے عالم سے زیادہ پیارے ہوں۔
2. اور جو کسی بندے کو خاص اللہ کے لئے محبوب رکھتا ہو۔
3. جو کفر سے رہائی پانے اور مسلمان ہونے کے بعد کفر میں لوٹنے کو ایسا برا جانتا ہو جیسا اپنے آپ کو آگ میں ڈالے جانے کو برا جانتا ہے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال... الخ، الحدیث: ۶۷، ص۴۱)

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب من کرہ ان یعود فی الکفر... الخ، الحدیث:۲۱، ج۱، ص۱۹)

ایک روایت میں ہے کہ "تین خصلتیں جس میں ہوں گی وہ ایمان کی حلاوت اور ذائقہ چکھ لے گا:

1. جو ساری کائنات سے زیادہ اللہ عزوجل اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو محبوب رکھتا ہے۔
2. تمہارا اللہ عزوجل کے لئے کسی سے محبت کرنا۔
3. اللہ عزوجل کے لئے ہی کسی سے بغض رکھنا۔

(سنن النسائی، کتاب الایمان، باب طعم الایمان، ج۸، ص۹۴)

مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا

مصطفیٰ جانِ رحمت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "تین چیزیں ایسی ہیں جن میں کسی مسلمان کا دل خیانت نہیں کرتا:

1. اللہ عزوجل کے لئے اخلاص کے ساتھ عمل کرنا۔
2. حکمران کی خیر خواہی۔
3. جماعت کا لازم پکڑنا، کیونکہ ان کی دُعا رائیگاں نہیں جاتی۔"

(المستدرک، کتاب العلم، الحدیث:۳۰۲، ج۱، ص۲۷۴، بتغیرٍ قلیلٍ)

ہلاکت میں ڈالنے والی چیزیں

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے مروی ہے کہ نبیِّ کریم، رء ُوف رحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

"ثَلَاثٌ مُّهْلِكَاتٌ شُحٌّ مُّطَاعٌ وَّهَوًى مُّتَّبَعٌ وَعُجْبُ كُلِّ ذِىْ رَاْیٍ بِرَاْیِه"

"تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی ہیں:

1. لالچ کی اطاعت کرنا۔
2. نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا۔
3. بندے کا اپنے عمل کو پسند کرنا یعنی خود پسندی۔"

(المعجم الاوسط، الحدیث ۵۷۵۴، ج۴، ص۲۱۲)

(مسند البزار، مسند ابی حمزۃ انس بن مالک، ۱۳/ ۴۸۶، حدیث:۷۲۹۳، بتغیر)

(مجمع الزوائد، کتاب الایمان، باب فی المنہیات والمہلکات، الحدیث:۳۱۳، ج۱، ص۲۶۹)

بَلغم کا خاتمہ

امیر المؤمنین حضرت سیّدنا علی المرتضٰی کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرماتے ہیں: حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

دوا استعمال کئے بغیر تین چیزیں بلغم ختم کر دیتی ہیں:

(1) مسواک کرنا (2) روزہ رکھنا (3) تلاوتِ قرآن مجید کرنا۔

(العلاج بالاغذیۃ والاعشاب فی بلاد المغرب، ماجاء فی علاج البلغم۔۔۔الخ، ص ۴۱)

ہر مسلمان پر حرام

حضورِ پاک، صاحبِ لَولاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ حرمت نشان ہے:

"کُلُّ الْمُسْلِمِ عَلَی الْمُسْلِمِ حَرَامٌ دَمُہٗ وَمَالُہٗ وَعِرْضُہٗ"

یعنی ہر مسلمان کا (1) خون (2) مال (3) عزت

دوسرے مسلمان پر حرام ہے۔ (مسلم، کتاب البر والصلۃ، باب تحریم ظلم المسلم۔۔۔الخ، ص ۱۳۸۶، حدیث: ۲۵۶۴)

مُفَسِّرِ شَہِیر حکیمُ الْاُمَّت حضرتِ مفتی احمد یار خان علیہ رحمۃُ الحنّان اِس حدیثِ پاک کے تحت لکھتے ہیں:

کوئی مسلمان کسی مسلمان کا مال بغیر اس کی اجازت نہ لے، کسی کی آبروریزی نہ کرے، کسی مسلمان کو ناحق اور ظُلمًا قتل نہ کرے، کہ یہ سب سخت جُرم ہیں۔ (مراٰۃ المناجیح، ۶/ ۵۵۳)

تین چیزیں لعنت کا سبب

ابوداود و ابن ماجہ معاذ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "تین چیزیں جو سببِ لعنت ہیں، ان سے بچو:

(1) گھاٹ پر پیشاب کرنے سے (2) بیچ راستہ میں پیشاب کرنے سے (3) درخت کے سایہ میں پیشاب کرنا۔"

("سنن أبي داود"، کتاب الطھارۃ، باب المواضع التي نھی عن البول فیھا، الحدیث: ۲۶، ج ۱، ص ۴۳)

تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں

ترمذی ابوسعید رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: "تین چیزیں روزہ نہیں توڑتیں:

(1) پچھنا (2) قے (الٹی) (3) احتلام۔"

("جامع الترمذي"، ابواب الصوم، باب ماجاء في الصائم یذرعہ القيئ، الحدیث: ۷۱۹، ج ۲، ص ۱۷۲)

ابن آدم کا حق صرف تین چیزوں میں ہے:

دو عالَم کے مالک و مختار باِذنِ پَروَرد گار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"لَاحَقَّ لِابْنِ اٰدَمَ اِلَّا فِیْ ثَلَاثٍ طَعَامٌ یُّقِیْمُ صُلْبَہٗ وَثَوْبٌ یُّوَارِیْ عَوْرَتَہٗ وَبَیْتٌ یَّکُنُّہٗ فَمَازَادَ فَھُوَ حِسَابٌ"

یعنی ابن آدم کا حق صرف تین چیزوں میں ہے:

1. اتنا کھانا جو اس کی پیٹھ سیدھی رکھے۔
2. اتنا لباس جو اس کی سَتر پوشی کرے۔
3. ایک گھر جو اس کو سردی گرمی سے محفوظ رکھے، اور جو اس سے زائد ہے اس کا حساب ہو گا۔

(سنن الترمذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی الزھادۃ فی الدنیا، ۴/ ۱۵۲، حدیث:۲۳۴۸، بتغیر)

اس حدیثِ پاک سے یہ درس ملا کہ مذکورہ تین چیزیں بقدرِ حاجت استعمال کرنے پر ثواب حاصل ہو گا جبکہ ضرورت سے زیادہ استعمال کرنا دو حال سے خالی نہیں: گناہ و نافرمانی کے کاموں میں استعمال کیا تو عذابِ نار کا حق دار ہو گا اور گناہوں میں استعمال نہ کیا تو پھر بھی حساب دینا ہو گا۔

مفسر شہیر، حکیم الامت مفتی احمد یار خان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْحَنَّان **مراٰۃ المناجیح، جلد 7، صفحہ 23** پر اس کے تحت فرماتے ہیں: ان تین چیزوں کے سوا اور کسی چیز کی ضرورت نہیں قیامت میں ان تین کا حساب نہ ہو گا ان کے سوا اور چیزوں کا حساب دینا ہو گا۔ رب تعالیٰ فرماتا ہے:

"ثُمَّ لَتُسْـَٔلُنَّ یَوْمَىٕذٍ عَنِ النَّعِیْمِ ﴿۸﴾"

ترجمۂ کنز الایمان: پھر بے شک ضرور اس دن تم سے نعمتوں سے پرسش ہو گی۔ (پ۳۰، التکاثر:۸)

وہاں نعیم سے مراد عیش و عشرت کی چیزیں ہیں خیال رہے کہ شخصی زندگی فانی ہے قومی اور دینی زندگی باقی ہے لہٰذا مسلمان اپنی شخصی زندگی کے لئے معمولی سامان اختیار کرے قومی و دینی زندگی کے لئے قیامت تک کا انتظام کرے حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے دین اور قوم کے لئے ممالک فتح کئے مگر اپنی ذات کے لئے آرام دہ مکان بھی نہ بنایا یہاں شخصی زندگی اور شخصی حاجتوں کا ذکر ہے۔

مرنے کے بعد جو چیزیں فائدہ پہنچاتی ہیں:

نبی رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے:

"اِذَا مَاتَ الْعَبْدُ انْقَطَعَ عَمَلُهٗ اِلَّا مِنْ ثَلَاثٍ وَلَدٌ صَالِحٌ یَدْعُوْ لَهٗ"

یعنی انسان کے مرنے کے بعد اس کے عمل کا سلسلہ منقطع ہو جاتا ہے البتہ تین چیزیں فائدہ پہنچاتی ہیں:

(1) صدقہ جاریہ (2) علم جس سے نفع حاصل کیا جاتا ہو (3) اولاد صالح جو اس کے لیے دعا کرتی رہتی ہے۔

("صحیح مسلم"، کتاب الوصیۃ، باب مایلحق الإنسان من الثواب بعد وفاتہ، الحدیث:۱۴۔(۱۶۳۱)، ص۸۸۶)

("سنن أبي داود"، کتاب الوصایا، باب ماجاء في الصدقۃ عن المیت، الحدیث:۲۸۸۰، ج۳، ص۱۶۱)

علم دین تین ہیں:

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت کیا کہ رسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ آیَةٌ مُّحْکَمَةٌ أَوْ سُنَّةٌ قَائِمَةٌ أَوْ فَرِیضَةٌ عَادِلَةٌ وَمَاسِوٰی ذٰلِکَ فَهُوَ فَضْلٌ

1. یعنی یہ کہ علم دین تین چیزیں ہیں:
2. قرآن پاک کی آیات محکمہ جو منسوخ نہیں ہیں۔
3. صحیح وثابت شدہ احادیث۔
4. وہ احکام جو قیاس واجتہاد سے مستنبط ہوں اور جو ان کے علاوہ علوم ہیں وہ مد زائد ہیں۔

("سنن ابن ماجہ"، کتاب السنۃ، باب اِجتناب الرأی والقیاس، الحدیث:۵۴، ج۱، ص۴۱)

("سنن ابی داوٗد"، کتاب الفرائض، باب (ماجاء) فی تعلیم الفرائض، الحدیث:۲۸۸۵، ج۳، ص۱۶۴)

یعنی علم دین اور علم شریعت تو یہی تین علوم ہیں۔ رہے دیگر علوم تو ان کا حاصل کرنا اگر جائز بھی ہو وہ علمِ شریعت میں داخل نہیں مد زائد میں شامل ہیں کہ اگر کسب معاش کے لئے کوئی علم حاصل کیا جائے اور اس کا حاصل کرنا شرعاً ممنوع نہ ہو اور وہ حاصل کیا جاتا ہے، وہ ایک مد زائد ہے۔ ان تفصیلات سے ان حضرات کی یہ غلط فہمی دور ہونی چاہیے کہ حدیث:

طَلَبُ الْعِلْمِ فَرِیْضَۃٌ عَلٰی کُلِّ مُسْلِمٍ وَّ مُسْلِمَۃٍ ("المعجم الکبیر"، الحدیث:۱۰۴۳۹، ج۱۰، ص۱۹۵)

("روح البیان"، الجزء الحادی عشر، سورۃ التوبۃ، تحت الآیۃ ۱۲۲، ج۳، ص۵۳۶)

میں طلب العلم سے مراد کوئی سا بھی علم حاصل کرنا ہے اگر ایسا ہو تو پھر قرآنِ پاک کا نزول اور رسول پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ارشادات یعنی ذخیرہ حدیث بے مقصد ہو کر رہ جائیں گے کیونکہ نزول قرآن کا مقصد ہی یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ کے احکام اس کے بندوں تک پہنچیں ارشادات رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم ان کی تشریح و عملی تفسیر بیان کریں تاکہ امت ان کا علم حاصل کرے اور ان پر رضائے الٰہی حاصل کرنے کے لئے عمل پیرا ہو۔

عرش کے سائے تلے

حضرت عبد الرحمن بن عوف رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی، کہ نبی صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:"تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی۔

1. قرآن کہ یہ بندوں کے لیے جھگڑا کریگا، اس کے لیے ظاہر و باطن ہے۔
2. امانت۔
3. رشتہ پکارے گا کہ جس نے مجھے ملایا، اُسے اللہ (عزوجل) ملائے گا اور جس نے مجھے کاٹا، اللہ (عزوجل) اُسے کاٹے گا۔"

("شرح السنۃ"، کتاب البر والصلۃ، باب ثواب صلۃ الرحم...اِلخ، الحدیث:۳۳۲۷، ج۶، ص۴۳۸)

امت میں تین چیزیں لازمار ہیں گی:

حضرت سیدنا حارثہ بن نعمان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

"میری امت میں تین چیزیں لازِمًا رہیں گی:

(1) بدفالی (2) حَسَد (3) بدگُمانی۔"

ایک صحابی رضی اللہ عنہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ جس شخص میں یہ تین خصلتیں ہوں وہ انہیں کس طرح دور کرے؟

"ارشاد فرمایا: "جب تم حَسَد کرو تو اللہ تعالیٰ سے اِستِغفار کرو اور جب تم کوئی بدگُمانی کرو تو اس پر جمے نہ رہو اور جب تم بدفالی نکالو تو اس کام کو کرلو۔" (المعجم الکبیر، الحدیث ۳۲۲۷، ج۳، ص۲۲۸)

علامہ محمد عبد الرؤوف مناوی علیہ رحمۃ اللہ الھادی (اَلْمُتَوَفّٰی ۱۰۳۱ھ) فیض القدیر میں لکھتے ہیں:

اس حدیث میں اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ یہ تینوں خصلتیں امراضِ قلب میں سے ہیں جن کا عِلاج ضروری ہے جو کہ حدیث میں بیان کر دیا گیا ہے۔ بدگُمانی سے بچنے کا طریقہ یہ ہے کہ دِل یا اعضاء سے اس کی تصدیق نہ کرے۔ تصدیق قلبی سے مراد یہ ہے کہ اس گُمان کو دِل پر جمالے اور اسے ناپسند نہ جانے اور اس (یعنی تصدیقِ قلبی) کی علامت یہ ہے کہ بدگُمانی کرنے والا اس برے گُمان کو زبان سے بیان کردے۔ (فیض القدیر، الحدیث ۳۴۶۵، ج۳، ص۴۰۱)

ہلاک کرنے اور نجات دینے والی چیزیں

حضرت سیِّدُنا قتادہ بن دعامہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیہ حضرت سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت کرتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے پیارے حبیب ﷺ نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ہلاکت میں ڈالنے والی اور تین نجات دلانے والی ہیں۔

نجات والی چیزیں یہ ہیں:

1. "فَتَقْوَی اللّٰہِ فِی السِّرِّ وَالْعَلَانِیَۃِ"

یعنی پوشیدہ اور ظاہر میں اللہ (عزوجل) سے تقویٰ اختیار کرنا۔

2. "وَالْقَوْلُ بِالْحَقِّ فِی الرِّضٰی وَالسَّخَطِ"

یعنی خوشی وناخوشی میں حق بات بولنا

3. "وَالْقَصْدُ فِی الْغِنٰی وَالْفَقْرِ"

یعنی مالداری اور تنگی کی میں (خرچ کرنے میں) درمیانی چال چلنا۔

ہلاک کرنے والی یہ ہیں:

1. "فَھَوًی مُتَّبَعٌ" یعنی نفسانی خواہشات کی پیروی کرنا۔

2. "وَشُحٌ مُطَاعٌ" بخل کی اطاعت کرنا۔
3. "وَاِعْجَابُ الْمَرْءِ بِنَفْسِہٖ وَھِیَ اَشَدُّھُنَّ"

یعنی اپنے نفس کے ساتھ گھمنڈ کرنا، یہ سب میں سخت ہے۔ (فردوس الاخبار، الحدیث:۲۲۹۴، ج۱، ص۳۱۴)

(مشکوۃ المصابیح، کتاب الآداب، باب الغضب والکبر، الحدیث:۵۱۲۲، ج۲، ص۲۳۵)

("شعب الإیمان"، باب في معالجۃ کل ذنب بالتوبۃ، فصل في الطبع علی القلب، الحدیث:۷۲۵۲، ج۵، ص۴۵۲)

وہ ہم میں سے نہیں

سرکارِ ابد قرار، شافعِ روزِ شمار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"ثَلَاثٌ مَنْ لَّمْ یَکُنْ فِیْہِ فَلَیْسَ مِنِّیْ وَلَا مِنَ اللّٰہِ قِیْلَ وَمَاھُنَّ قَالَ حِلْمٌ یَرُدُّ بِہٖ جَھْلَ الْجَاھِلِ اَوْ حُسْنُ خُلُقٍ یَعِیْشُ بِہٖ فِی النَّاسِ اَوْ وَرَعٌ یَحْجِزُہٗ عَنْ مَعَاصِی اللّٰہِ"

یعنی جس آدمی میں تین خصلتیں نہ ہوں وہ مجھ سے نہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کا ایسے آدمی سے کوئی تعلق نہیں، عرض کی گئی: وہ کیا خصلتیں ہیں؟ ارشاد فرمایا:

1. ایسا حِلم جس کے ذریعے جاہل کی جہالت کو دور کیا جائے۔
2. حسنِ اخلاق جس کے ذریعے لوگوں میں اچھے طریقے سے زندگی بسر کی جائے۔
3. ایسا تقویٰ جو آدمی کو گناہوں سے بچائے۔

(المعجم الأوسط، ۳/ ۳۶۲، حدیث:۴۸۴۸)

میت کے ساتھ کیا جاتا ہے؟

حضرت اَنَس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ تاجدارِ رِسالت، شہنشاہِ نبوت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"یَتْبَعُ الْمَیِّتَ ثَلَاثَۃٌ فَیَرْجِعُ اثْنَانِ وَیَبْقٰی مَعَہٗ وَاحِدٌ یَتْبَعُہٗ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَعَمَلُہٗ فَیَرْجِعُ اَھْلُہٗ وَمَالُہٗ وَیَبْقٰی عَمَلُہٗ"

یعنی میت کے ساتھ تین چیزیں جاتی ہیں جن میں سے دو واپس آجاتی ہیں اور ایک چیز میت کے ساتھ رہتی ہے۔

(1) میت کے اہل و عیال (یعنی گھر کے افراد) (2) مال (3) عمل ساتھ جاتے ہیں۔

پس اس کے اہل و مال واپس لوٹ جاتے ہیں اور اس کا عمل ساتھ رہتا ہے۔"

(صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن.....الخ، الحدیث:۷۴۲۴، ص۱۱۹۱)

میرا مال میرا مال

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ ذیشان ہے:

"بندہ کہتا ہے **"میرا مال میرا مال"** لیکن اس کا مال تو صرف تین طرح کا ہے:

(1)جو کھا کر ختم کر دیا (2)جو پہن کر بوسیدہ کر دیا (3)جو کسی کو صدقہ دے کر آگے (آخرت کے لئے) بھیج دیا۔

اس کے علاوہ جو بھی مال ہے وہ تو جانے والا ہے اور وہ اسے لوگوں کے لئے چھوڑ دے گا۔"

(صحیح مسلم، کتاب الزھد، باب الدنیا سجن......الخ، الحدیث:۲۲ ۷۴ ص ۱۱۹۱)

تین ناپسندیدہ چیزیں

"ان اللّٰہ کرہ لکم ثلثا العبث فی الصلاۃ و الرفث فی الصیام و الضحک فی المقابر رواہ القضاعی"

حدیث میں ہے: "بیشک اللہ نے تمہارے لئے تین چیزیں ناپسند فرمائیں:

(1) نماز میں عبث (2) روزے میں بے ہودہ باتیں (3) قبرستانوں میں ہنسنا۔

(البحر الرائق بحوالہ القضاعی فی مسند الشہاب کتاب الصلوۃ باب مایفسد الصلوۃ ایچ ایم سعید کمپنی کراچی ۲ / ۲۰)

مجھ پر فرض اور تمہارے لئے سنت

طبرانی معجم اوسط، بیہقی سنن میں اُمّ المؤمنین صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے راوی حضور اقدس صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"ثلث ھن علیّ فرائض و ھن لکم سنۃ الوتر و السواک و قیام اللیل"

ترجمہ: تین چیزیں مجھ پر فرض اور تمہارے لئے سنت ہیں:

(1) وتر (2) مسواک (3) قیام اللیل (تہجد)

(تفسیر درمنثور بحوالہ معجم اوسط و سنن بیہقی زیر آیہ و من الیل فتہجد بہ نافلۃ لک مطبوعہ: قم ایران ۴ / ۱۹۶)

(تفسیر خازن سورہ بنی اسرائیل میں مذکور ہے مطبوعہ مصطفی البابی مصر ۴ / ۱۷۴)

(کنز العمال بحوالہ بیہقی الاکمال من وقت الوتر ۱۹۵۴۰ مطبوعہ مکتبۃ التراث الاسلامی: بیروت ۷ / ۴۰۷)

(مجمع الزوائد بحوالہ معجم الاوسط باب ماجاء فی الخصائص مطبوعہ دار الکتاب: بیروت ۷ / ۴۰۷)

(المعجم الاوسط حدیث ۳۲۹۰، مکتبۃ المعارف الریاض ۴ / ۱۶۵)

جن پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے:

نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا: اسلام اور دین کی بنیاد تین چیزیں ہیں جن پر اسلام کی عمارت کھڑی ہے ان میں سے اگر کسی نے ایک کو ترک کر دیا تو وہ کافر ہو گا اور اس کا خُون مباح ہو گا:

(1) کلمہ توحید کی شہادت (2) نمازِ فرض (3) روزہ رمضان۔

اور ایک روایت میں ہے کہ جو ان میں سے کسی کو بجانہ لایا وُہ خدا کا منکر ہے، اس کا کوئی نفل و فرض قبول نہیں کیا جائے گا اور اس کا خون و مال مباح ہو گا۔

ابو یعلی باسناد حسن و قال المنذری ایضا اسنادہ حسن عن ابن عباس رضی اﷲ تعالیٰ عنھما قال حماد بن زید و لا اعلمہ الاقد رفعہ الی النبی صلی اﷲ تعالیٰ علیہ و سلم قال عری الاسلام و قواعد الدین ثلثۃ علیھن اسس الاسلام، من ترک منھن واحدۃ فھو بھا کافر حلال الدم، شھادۃ ان لا الٰہ الّا اﷲ و الصلٰوۃ المکتوبۃ و صوم رمضان۔

اسے ابو یعلیٰ نے اسناد حسن کے ساتھ ذکر کیا، منذری نے بھی اسے سند حسن کے ساتھ حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کیا ہے، حماد بن زید کہتے ہیں کہ میں اسے نہیں جانتا مگر یہ کہ اس کی نسبت رسالتمآب ﷺ کی طرف ہے کہ آپ نے فرمایا کہ اسلام اور دین کے ستون تین ہیں جن پر اسلام کی بنیادیں ہیں جس نے بھی ان میں سے کسی ایک کو ترک کیا وُہ کافر ہے اور اس کا خون مباح ہے:

(1) لا الٰہ الّا اللہ کی شہادت (2) نماز فرض (3) رمضان کا روزہ۔

(مسند ابو یعلی الموصلی ترجمہ ۲۳۴۵ مؤسسۃ علوم القرآن بیروت ۳ / ۱۳)

"وفی روایۃ من ترک منھن واحدۃ فھو باﷲ کافر و لا یقبل منہ صرف و لا عدل و قد حل دمہ و مالہ و روی ھذہ سعید بن زید بن عمرو بن مالک النکری عن ابی الجوازء عن ابن عباس عن النبی صلی اﷲ تعالیٰ علیہ و سلم و لم یشک فی رفعہ"

دوسری روایت میں ہے کہ جس نے ان میں سے کسی ایک کو چھوڑا وُہ اللہ کا منکر ہے، اس کا کوئی نفل و فرض قبول نہیں، اس کا خون و مال مباح ہے۔ یہ روایت سعید بن زید نے عمرو بن مالک النکری سے انھوں نے ابو الجوزاء سے انھوں نے حضرت ابن عباس سے انھوں نے رسولِ خدا ﷺ سے روایت کیا ہے اور اس کے مرفوع ہونے میں شک نہیں کیا۔

(الترغیب والترھیب من ترک الصلٰوۃ عمداً الخ مصطفی البابی مصر ۱ / ۳۸۲ و ۲ / ۱۱۰)

بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا

شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم ﷺ کا فرمانِ عالیشان ہے:

"ثَلَاثٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ لَمْ یَنَلِ الدَّرَجَاتِ الْعُلٰی مَنْ تَکَھَّنَ أَوِ اسْتَقْسَمَ اَوْ رَدَّہُ مِنْ سَفَرِہٖ طِیَرَۃٌ"

یعنی تین چیزیں جس شخص میں ہوں وہ بلند درجات تک نہیں پہنچ سکتا:

1. جو اپنی اَٹکل سے غیب کی خبر دے (یعنی آیندہ کی بات بتائے)
2. فال کے تیروں سے اپنی قسمت معلوم کرے۔
3. بد شگونی کے سبب اپنے سفر سے رُک جائے۔

(تاریخ ابن عساکر، رجاء بن حیوۃ، ۱۸ / ۹۸)

تین چیزیں مانگیں دو مل گئیں:

❖ روایت ہے حضرت سعد رضی اللہ عنہ سے کہ رسول اللہ ﷺ بنی معاویہ کی مسجد پر گزرے، اس میں تشریف لے گئے وہاں دو رکعتیں پڑھیں اور ہم نے حضور کے ساتھ نماز پڑھی، حضور نے اپنے رب سے دراز دعا مانگی پھر فارغ ہوئے تو فرمایا کہ میں نے اپنے رب سے تین چیزیں مانگیں، اس نے مجھے دو عطا فرما دیں اور ایک سے منع فرما دیا:

1. میں نے اپنے رب سے یہ سوال کیا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے اس نے مجھے یہ عطا فرما دیا۔
2. میں نے سوال کیا کہ میری امت کو ڈبو کر ہلاک نہ کرے اس نے مجھے یہ بھی عطا فرما دیا۔
3. میں نے اس سے یہ سوال کیا کہ ان کی آپس میں جنگ نہ ہو مجھے اس سوال سے منع فرما دیا۔(مسلم)

(مشکوۃ المصابیح:باب فضائل سید المرسلین ﷺ، جلد2، صفحہ522، حدیث5502، مطبوعہ:لاہور)

(مراۃ المناجیح، جلد8، صفحہ11، حدیث5753 نعیمی کتب خانہ: گجرات)

❖ روایت ہے حضرت خباب ابن ارت سے فرماتے ہیں ہم کو رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی تو اسے بہت لمبا فرمایا: صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ آپ نے ایسی نماز پڑھی جو کبھی نہ پڑھتے تھے، فرمایا ہاں یہ نماز رغبت اور ڈر کی ہے، میں نے اس میں اللہ سے تین چیزیں مانگیں تو اس نے مجھے دو عطا فرما دیں اور ایک سے منع فرما دیا:

1. میں نے اس سے مانگا کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ فرمائے اس نے مجھے عطا فرما دیا۔
2. میں نے اس سے مانگا کہ ان پر ان کا غیر دشمن مسلط نہ فرمائے، مجھے عطا فرما دیا۔
3. میں نے اس سے مانگا کہ ان کے بعض کو بعض کی سختی نہ چکھائے اس سے مجھے منع فرما دیا(ترمذی، نسائی)

(مشکوۃ المصابیح:باب فضائل سید المرسلین ﷺ، جلد2، صفحہ522، حدیث5504، مطبوعہ:لاہور)

(مراۃ المناجیح، جلد8، صفحہ15، حدیث5754، نعیمی کتب خانہ: گجرات)

شب معراج تین چیزیں دی گئیں:

روایت ہے حضرت عبد اللہ سے فرمایا جب رسول اللہ ﷺ کو معراج کرائی گئی تو آپ کو سدرۃ المنتہٰی لے جایا گیا یہ چھٹے آسمان میں ہے جو چیزیں زمین سے اوپر اٹھائی جاتی ہیں وہ وہاں تک ہی پہنچتی ہیں پھر وہاں سے لے لی جاتی ہیں اور جو چیزیں اوپر سے اتاری جاتی ہیں وہ وہاں تک ہی پہنچتی ہیں پھر وہاں سے لے لی جاتی ہیں، فرمایا کہ اچانک سدرہ پر چھاگئی جو چھاگئی فرمایا وہ سونے کے پتنگے تھے، پھر فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ کو تین چیزیں دی گئیں:

1. آپ کو پانچ نمازیں دی گئیں۔
2. سورۂ بقرہ کی آخری آیات دی گئیں۔

3. اور آپ کی امت میں سے جو اللہ کے ساتھ کسی چیز کو شریک نہ کریں ان کے گناہ بخشے گئے۔(مسلم)

(مشکوۃ المصابیح: باب فضائل سید المرسلین ﷺ، جلد2، صفحہ538، حدیث5612، مطبوعہ: لاہور)

(مراۃ المناجیح، جلد8، صفحہ148، حدیث5865، مطبوعہ: گجرات)

تین معجزات مصطفیٰ ﷺ

روایت ہے حضرت یعلیٰ ابن مرہ ثقفی سے فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے تین چیزیں دیکھیں:

1. جب کہ ہم حضور کے ساتھ چل رہے تھے کہ ہم ایک اونٹ پر گزرے جس پر پانی دیا جارہا تھا، تو جب حضور کو اونٹ نے دیکھا تو چیخا اپنی گردن رکھ دی، اس پر نبی ﷺ کھڑے ہوگئے، فرمایا اس اونٹ کا مالک کہاں ہے وہ حضور کے پاس آیا فرمایا: اسے میرے ہاتھ بیچ دے، اس نے کہا یا رسول اللہ ہم یہ حضور کو ہبہ کرتے ہیں یہ ایسے گھر والوں کا ہے جن کے پاس اس کے سوا کوئی ذریعہ معاش نہیں، فرمایا: جب تم نے اس کا یہ حال بیان کیا تو اس نے زیادتی کام اور چارہ کی کمی کی شکایت کی تم اس سے اچھا سلوک کرو۔
2. پھر ہم چلے حتی کہ ایک منزل میں اترے تو نبی ﷺ سوگئے ایک درخت زمین چیرتا ہوا آیا حتی کہ آپ پر سایہ کرلیا پھر اپنی جگہ لوٹ گیا، پھر جب بیدار ہوئے تو میں نے حضور سے یہ ذکر کیا فرمایا: یہ وہ درخت ہے جس نے اپنے رب سے یہ اجازت چاہی کہ رسول اللہ ﷺ کو سلام کرے تو اسے اجازت دے دی۔
3. راوی نے کہا کہ پھر ہم ایک گھاٹ پر گزرے تو آپ کے پاس ایک عورت اپنا بچہ لائی جسے دیوانگی تھی، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کا بانسہ پکڑا پھر فرمایا کہ نکل میں محمد رسول اللہ ﷺ ہوں، پھر ہم چلے تو جب لوٹے تو اس گھاٹ پر گزرے اس سے بچہ کے متعلق پوچھا وہ بولی اس کی قسم جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا آپ کے بعد ہم نے اس سے کوئی شبہ کی چیز نہ دیکھی۔

(شرح سنہ)(مشکوۃ المصابیح: باب فضائل سید المرسلین ﷺ، جلد2، صفحہ549، حدیث5667، مطبوعہ: لاہور)

(مراۃ المناجیح، جلد8، صفحہ221، حدیث5922، مطبوعہ: گجرات)

تین باتیں بالکل حق ہیں:

امیر المؤمنین حضرت سیدنا علی بن ابی طالب کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم سے روایت ہے کہ خاتَمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلمین ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تین باتیں بالکل حق ہیں:

1. جس کا اسلام میں کوئی حصہ ہو گا اللہ عزوجل اسے ان لوگوں کی طرح نہیں کریگا جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں۔
2. اللہ عزوجل جس بندے کی ذمہ داری لے لیتا ہے اسے غیر کے سپرد نہیں کرتا۔

3. جو شخص کسی قوم سے محبت کرتا ہے اس کا حشر اسی کے ساتھ ہو گا۔

(المعجم الاوسط، الحدیث:٦٤٥٠، ج٥، ص١٩)

اسلام کے تین حصے

سیِّدُ المبلغین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے: "تین باتوں پر میں قسم اٹھاتا ہوں:

1. جس کا اسلام میں حصہ ہو گا اللہ عزوجل اسے ان لوگوں کی طرح نہ کرے گا جن کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں اور اسلام کے تین حصے ہیں:

(1) روزہ (2) نماز (3) زکوٰۃ

2. اللہ عزوجل دنیا میں جس بندے کی ذمہ داری لے لیتا ہے قیامت کے دن اسے غیر کے سپرد نہیں کرے گا۔

3. جو شخص جس قوم سے محبت کرے گا اللہ عزوجل اسے اُسی میں شامل کر دے گا۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند السیدۃ عائشۃ، الحدیث:٢٥١٧٥، ج٩، ص٤٧٨)

کفر کے مترادف باتیں

نبیِّ مُکَرَّم، نُورِ مُجسَّم، رسولِ اَکرم، شہنشاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان ہے: "تین باتیں اللہ تبارک وتعالیٰ سے کفر کرنے کے مترادف ہیں:

(1) گریبان پھاڑنا (2) بال مونڈنا یا (فرمایا) رخسار پیٹنا (3) نوحہ کرنا۔

(آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مزید فرمایا:) "فرشتے نوحہ کرنے والی اور گانا گانے والی کے لئے دعائے رحمت نہیں کرتے، اس لئے کہ اللہ تبارک وتعالیٰ نوحہ کرنے والی، گانے والی، گودنے والی اور گدوانے والی پر لعنت فرماتا ہے اور رخساروں پر طمانچے مارنے والی، اپنی مصیبت پر چیخنے چلانے والی، نوحہ کرنے والی اور نوحہ سننے والی پر لعنت فرماتا ہے۔" (نیکیوں کی جزائیں اور گناہوں کی سزائیں: صفحہ 58،59)

کسی کو حلال نہیں

ابو داود ثوبان رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے راوی، کہ حضور (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم) فرماتے ہیں: کہ "تین باتیں کسی کو حلال نہیں:

1. جو کسی قوم کی اِمامت کرے تو ایسا نہ کرے کہ خاص اپنے لیے دُعا کرے، اُنہیں چھوڑ دے، ایسا کیا تو ان کی خیانت کی۔

2. کسی کے گھر کے اندر بغیر اجازت نظر نہ کرے اور ایسا کیا تو ان کی خیانت کی۔

3. پاخانہ پیشاب روک کر نماز نہ پڑھے، بلکہ ہلکا ہولے یعنی فارغ ہولے۔"

("سنن أبي داود"، کتاب الطہارۃ، باب أیصلی الرجال وھو حاقن، الحدیث:٩٠، ج١، ص٦٦)

ایمانِ کامل کی نشانی

سرکارِ مدینہ، سُرورِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

"ثَلَاثَۃٌ مَنْ کُنَّ فِیْہِ اسْتَکْمَلَ اِیْمَانَہُ لَایَخَافُ فِی اللّٰہِ لَوْمَۃَ لَائِمٍ وَلَایُرَائِی بِشَیْءٍ مِّنْ عَمَلِہٖ وَاِذَا عُرِضَ لَہٗ اَمْرَانِ اَحَدُھُمَا لِلدُّنْیَا وَالْآخَرُ لِلْآخِرَۃِ اِخْتَارَ الْآخِرَۃَ عَلَی الدُّنْیَا۔"

تین باتیں ایسی ہیں کہ جس شخص میں پائی جائیں اس کا ایمان کامل ہو جاتا ہے:

1. وہ اللہ تعالیٰ کے معاملات میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہیں ڈرتا۔
2. اپنے کسی عمل میں ریاکاری نہیں کرتا۔
3. جب اس کے سامنے دو باتیں پیش ہوں، ایک کا تعلق دنیا سے ہو اور دوسری کا آخرت سے تو وہ دنیا پر آخرت کو ترجیح دیتا ہے۔

(کنز العمال، کتاب المواعظ والرقائق، ج۱۵، ص۳۴۵، رقم الحدیث ۴۳۲۴۰)

تین چیزیں جُوا ہیں:

حضور نبی کریم، رءُوف رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں جُوا ہیں:

(1) شرطیہ بازیاں (2) چھوٹے چھوٹے تیروں کو پھینک کر جوا کھیلنا (3) سیٹیاں بجابجا کر کبوتر اڑانا۔

(کنز العمال، کتاب اللھو واللعب والتغنی من قسم الأقوال، ۸/۹۴، الجزء الخامس عشر، الحدیث ۴۰۶۳۲)

(الجامع الصغیر للسیوطی، الحدیث: ۳۴۳۳، ص۲۰۶۔)

ہر صورت میں واقع ہو جاتی ہیں:

❖ حدیث میں ارشاد ہوا:

"ثلاث جدھن جدو ھزلھن جد النکاح و الطلاق و العتاق"

تین چیزیں جن میں سنجیدگی اور مذاق سنجیدگی ہے (یعنی ہر صورت میں واقع ہو جاتی ہیں)

(1) نکاح (2) طلاق (3) عتاق۔

(جامع الترمذی ابواب الطلاق باب ماجاء فی الھزل والجد فی الطلاق امین کمپنی کتب خانہ رشیدیہ دہلی ۱/۱۴۲)

(سنن ابی داوٗد کتاب الطلاق باب الطلاق فی الھزل آفتاب عالم پریس لاہور ۱/۲۹۸)

(الدر المنثور زیر آیۃ ولاتتخذوا آیات اللہ ھزوا مکتبہ آیۃ اللہ العظمی قم ایران ۱/۲۸۶)

❖ فائدہ: درمنثور کے الفاظ یہ ہیں:

"ثلاث من قالھن لاعبا اوغیر لاعب فھن جائزات علیہ الطلاق و العتاق و النکاح"۔

اور جامع الترمذی اور سنن ابی داؤد میں "العتاق" کے بجائے "الرجعة" کا ذکر ہے۔

نصب الرایۃ میں ان دونوں لفظوں سے متعلق تفصیلی بحث کی ہے مطالعہ کے لئے جلد سوم کتاب ایمان صفحہ ۲۹۳ و ۲۹۴ ملاحظہ ہو۔

رحمت کے فرشتے نہیں آتے

احمد ونسائی وابن اماجہ وابن خزیمہ وسعید بن منصور حضرت امیر المومنین علی مرتضی کرم اللہ تعالٰی وجہہ سے راوی رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: جبریل امین نے عرض کی:

"انہاثلث لم یلج ملک مادام فیہا واحدمنہا کلب او جنابۃ او صورۃ روح"۔

تین چیزیں ہیں کہ جب تک ان میں سے ایک بھی گھر میں ہوگی کوئی فرشتہ رحمت وبرکت کا اس گھر میں داخل نہ ہوگا:

(1) کتا (2) جنب (3) جاندار کی تصویر۔

(مسند احمد بن حنبل از مسند علی رضی اللہ تعالٰی عنہ المکتب الاسلامی بیروت ۱ / ۸۵)

ایمان کی بنیاد

روایت ہے حضرت انس سے فرماتے ہیں کہ فرمایا نبی ﷺ نے تین چیزیں ایمان کی بنیاد ہیں:

1. جو لَااِلٰہَ اِلَّا اللہ کہے اس سے زبان روکنا (یعنی صرف کسی گناہ کی وجہ سے اُسے کافر نہ کہے اور نہ اسے اسلام سے خارج جانے)
2. جہاد جاری ہے جب سے مجھے رب نے بھیجا یہاں تک کہ اس امت کی آخری جماعت دجال سے جہاد کرے گی، جہاد کو ظالم کا ظلم، منصف کا انصاف باطل نہیں کر سکتا۔
3. تقدیر پر ایمان رکھنا۔ (مراۃ المناجیح: جلد 1، صفحہ 63، حدیث 59، مطبوعہ: گجرات)

(مشکوۃ المصابیح: کتاب الایمان، باب الکبائر، جلد 1، صفحہ 18، حدیث 52، مطبوعہ: لاہور)

تین چیزوں سے بزرگی دی گئی:

روایت ہے حضرت حذیفہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ ہم کو دوسروں لوگوں پر تین چیزوں سے بزرگی دی گئی:

1. ہماری صفیں فرشتوں کی صفوں کی طرح کی گئیں۔
2. ہمارے لیئے ساری زمین مسجد بنادی گئی۔
3. جب پانی نہ پائیں تو اس کی مٹی پاک کرنے والی کر دی گئی۔ (مسلم)

(مراۃ المناجیح: جلد 1، صفحہ 327، حدیث 527، مطبوعہ: گجرات)

(مشکوۃ المصابیح: کتاب الایمان، باب الکبائر، جلد 1، صفحہ 55، حدیث 482، مطبوعہ: لاہور)

جو جنت میں پہلے داخل ہوں گے:

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا مجھ پر وہ تین شخص پیش کیے گئے جو جنت میں پہلے داخل ہوں گے:

(1) شہید (2) پاکدامن و پاکباز (3) وہ غلام جو اللہ کی عبادت اچھی طرح کرے اور اپنے مولاؤں کی خیر خواہی کرے۔ رواہ الترمذی۔ (مشکوۃ المصابیح: کتاب الایمان، باب الکبائر، جلد 2، صفحہ 344، حدیث 3653، مطبوعہ: لاہور)

اس وقت ایمان نفع نہ دے گا

روایت ہے حضرت ابو ہریرہ سے فرماتے ہیں فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ تین چیزیں جب نمودار ہوں گی تو کسی کو اس کا ایمان نفع نہ دے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا تھا یا اپنے ایمان میں بھلائی نہ کمائی تھی:

(1) سورج کا مغرب سے نکلنا (2) دجال اور (3) دابۃ الارض کا نکلنا (مسلم)

(مشکوۃ المصابیح: کتاب الایمان، باب الکبائر، جلد 2، صفحہ 484، حدیث 5230، مطبوعہ: لاہور)

جنتی اور جہنمی لوگ

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اے سراقہ! کیا میں تمہیں جنتی اور جہنمی لوگوں کے بارے میں نہ بتاؤں؟ عرض کی: یارسول اللہ ﷺ! ضرور بتایئے۔ ارشاد فرمایا:

(1) ہر سختی کرنے والا (2) اکڑ کر غرور و تکبر سے چلنے والا (3) اپنی بڑائی چاہنے والا جہنمی ہے جبکہ

(1) کمزور (2) مغلوب لوگ جنتی ہیں۔ (معجم الکبیر: علی بن رباح عن سراقۃ بن مالک، ۷/۱۲۹ الحدیث: ۶۵۸۹)

ان میں مومن خیانت نہیں کرتا:

حضرت جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:

" تین چیزیں ایسی ہیں کہ مومن کا دل ان پر خیانت نہیں کرتا

1. اللہ تعالیٰ کے لیے عمل خالص کرنا۔
2. علماء کی اطاعت کرنا
3. (مسلمانوں کی) جماعت کو لازم پکڑنا۔ (مسند احمد: مسند المدنیین، حدیث جبیر بن مطعم، ۵/۶۱۵ الحدیث: ۱۶۷۳۸)

کامل مومن کی نشانیاں

حضور نبی کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ بر کت نشان ہے:
بندہ اس وقت تک کامل مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ

(1) ٹھٹھا کرنا (2) جھوٹ بولنا (3) جھگڑ نا نہ چھوڑ دے اگر چہ حق پر ہو۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الصدق۔۔ الخ، الحدیث: ۴۵۱۲، ج ۳، ص ۴۵۵)

کامل الایمان بنانے والی تین باتیں:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:
بندے کا ایمان اس وقت تک کامل نہیں ہو تا جب تک اس میں تین باتیں نہ پائی جائیں:

1. مفلسی میں خرچ کرنا۔
2. اپنی ذات کے معاملے میں انصاف کرنا۔
3. سلام عام کرنا۔

(فردوس الاخبار للدیلمی، باب اللام الف، ۴۳۳/۲، الحدیث: ۷۷۸۰)

(مسند البزار، مسند عمار بن یاسر، ۲۳۲/۴، الحدیث: ۱۳۹۶)

منافق کی تین علامتیں:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور، دو جہاں کے تاجور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا ارشادِ حقیقت بنیاد ہے:
"آیَۃُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ کَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ"
"تین باتیں ایسی ہیں کہ جس میں ہوں گی وہ منافق (عملی) ہو گا:

1. جب بات کرے تو جھوٹ بولے۔
2. جب وہ وعدہ کرے تو خلاف ورزی کرے۔
3. جب امانت اس کے سپرد کی جائے تو خیانت کرے۔

(صحیح البخاری، کتاب الایمان، باب علامۃ المنافق، ۲۴/۱، الحدیث: ۳۳، بتغیر)

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی ھریرۃ، ۳۵۶/۳، الحدیث: ۹۱۶۹)

ایک روایت میں ہے: جس میں یہ تین باتیں ہوں وہ منافق ہے اگر چہ روزہ رکھے اور نماز پڑھے۔

(صحیح مسلم، کتاب الایمان، باب بیان خصال المنافق، رقم ۵۹، ص ۵۰)

وضاحت:

اس حدیث میں منافق کی تین ایسی علامتیں بیان کی گئیں جن کا تعلق قول عمل نیت میں سے ایک ایک سے ہے، کذب فسادِ قول ہے ،خیانت فسادِ عمل ہے اور وعدہ خلافی فسادِ نیت ہے۔ جو منافق ہو گا اس میں یہ تین باتیں ضرور ہوں گی لیکن یہ ضروری نہیں کہ جس میں یہ تین باتیں پائی جائیں وہ منافق بھی ضرور ہو جیسے کفار و مشرکین اس لیے اگر کسی مسلمان میں یہ باتیں پائی جائیں اسے منافق کہنا جائز نہیں ہاں یہ کہہ سکتے ہیں کہ اس میں نفاق کی علامت ہے۔ (نزہۃ القاری، ج ۱، ص ۳۴۸)

کُتا اس سے بہتر ہے:

خاتَمُ المُرسَلین، رَحمۃٌ لِّلعٰلمین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ عالیشان ہے:

"تین خصلتیں ایسی ہیں کہ جس میں ان میں سے ایک بھی نہ ہو کُتّا اس سے بہتر ہے:

1. ایسا تقوی جو اسے اللہ عزوجل کی حرام کردہ اشیاء سے بچائے۔
2. ایسا حلم (یعنی بردباری) جس سے وہ جاہل کی جہالت کا جواب دے۔
3. ایسا حسنِ اخلاق جس سے وہ لوگوں کے ساتھ پیش آئے۔

(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی الحلم۔۔۔۔۔۔الخ، الحدیث: ۸۴۲۳، ج ۶، ص ۳۳۹)

❖ حضرتِ سیدنا عبد اللہ بن سلام رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب و سینہ، صاحبِ معطر پسینہ، باعثِ نُزولِ سکینہ، فیض گنجینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"بے شک کچھ لوگ (گویا) مساجد کے ستون ہوتے ہیں، ملائکہ ان کے ہم نشین ہوتے ہیں اگر وہ غائب ہو جائیں تو ملائکہ انہیں تلاش کرتے ہیں اور اگر بیمار ہوں تو ان کی عیادت کرتے ہیں اور اگر انہیں کوئی حاجت در پیش ہو تو ان کی مدد کرتے ہیں۔"

(مستدرک للحاکم، کتاب التفسیر، رقم ۳۵۵۹، ج ۳، ص ۱۶۲)

❖ حضرتِ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ کی روایت میں یہ اضافہ ہے کہ "پھر فرمایا کہ مسجد میں بیٹھنے والے میں تین خصلتیں ہوتی ہیں

1. اس سے فائدہ حاصل کیا جاتا ہے۔
2. یا وہ حکمت بھرا کلام کرتا ہے۔
3. یا رحمت کا منتظر ہوتا ہے۔

(الترغیب والترہیب، کتاب الصلوۃ، رقم ۸، ج ۱، ص ۱۳۸)

مرد کے عاجز ہونے کی تین علامات:

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سرور صَلَّی اللہُ تَعَالٰی عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

”مرد میں تین خصلتیں اس کے عاجز ہونے کی علامت ہیں:

1. وہ ایسے شخص سے ملاقات کرے جس سے جان پہچان اسے پسند ہے، پھر اس کا نام و نسب پوچھنے سے پہلے ہی اس سے جدا ہو جائے۔
2. کوئی شخص اِس کی عزّت کرے اور یہ اُس کی عزت کو اُسے واپس لوٹا دے۔
3. (صحبت کے ارادے سے) اپنی لونڈی یا بیوی کے پاس جائے اور گفتگو، موانست اور اس کے ساتھ لیٹنے سے پہلے ہی اس سے جماع کر لے اور عورت کی حاجت پوری ہونے سے پہلے ہی اس سے اپنی حاجت پوری کر لے۔“

(تزیین الاسواق فی اخبار العشاق للداود الانطاکی، خاتمۃ، فصل فی النوادر الحکم، فائدۃ، ص ۱۹۵)

(علل الحدیث لابن ابی حاتم، علل اخبار رویت فی الادب والطب، ۳۰۸/۲، الحدیث: ۲۴۳۷، بتغیر قلیل)

تین آدمی جنت داخل کرے گا:

حضرتِ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ آقائے مظلوم، سرورِ معصوم، حسنِ اخلاق کے پیکر، نبیوں کے تاجور، محبوبِ رَبِّ اکبر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، :

'' بیشک اللہ عزوجل روٹی کے ایک لقمے اور کھجوروں کے ایک خوشے اور مساکین کے لئے نفع بخش اشیاء کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرمائے گا:

1. گھر کے مالک کو جس نے صدقے کا حکم دیا۔
2. اس کی زوجہ کو جس نے وہ چیز درست کرکے دی۔
3. اس خادم کو جس نے مسکین تک وہ صدقہ پہنچایا۔

'' پھر رسول اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّم نے فرمایا، ''اس اللہ عزوجل کی حمد ہے جو ہمارے خادموں کو نہیں بھولا۔ ''

(مجمع الزوائد، کتاب الزکاۃ، باب اجر الصدقۃ رقم ۴۶۲۲، ج ۳، ص ۲۸۸)

اللہ رحمت نازل فرمائے گا:

حضرتِ سیدنا جابر رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ تمام نبیوں کے سَرْوَر، دوجہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر و بَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

تین خصلتیں جس میں ہونگی اللہ عزوجل اس پر اپنی رحمت نازل فرمائے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل فرمائے گا:

(1) کمزوروں پر رحم کرنا (2) والدین پر شفقت کرنا (3) حکمرانوں کے ساتھ بھلائی کرنا۔

(الترغیب والترھیب، کتاب الادب، باب الترغیب فی الرفق، رقم ۱۰، ج۳، ص۲۷۹)

اللہ کی رحمت اور عرش کے سائے میں

حضرتِ سیدنا جابر بن عبد اللہ رضی اللہ تعالی عنہ سے روایت ہے کہ نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر، دو جہاں کے تاجْوَر، سلطانِ بَحر وبَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"تین خصلتیں جس میں ہوں گی اللہ عزوجل اس پر اپنی رحمت فرمائے گا اور اسے اپنی جنت میں داخل فرمائے گا:

1. کمزور پر نرمی کرنا۔
2. والدین کے ساتھ اچھا برتاؤ کرنا۔
3. غلاموں کے ساتھ بھلائی کا سلوک کرنا۔

اور تین خصلتیں جس میں ہوں گی تو اللہ عزوجل اسے اس دن اپنے عرش کے سائے میں جگہ عطا فرمائے گا جس دن کوئی اور سایہ نہ ہو گا

1. مشقت کے وقت کامل وضو کرنا۔
2. اندھیری رات میں مسجد کی طرف چلنا۔
3. بھوکے کو کھانا کھلانا۔"

(ترمذی، کتاب صفۃ القیامۃ، رقم ۲۵۰۲، ج۴، ص۲۲۲)

جس حور سے چاہے نکاح کرے:

حضرت سیِّدُنا جابر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

جس شخص میں ایمان کے ساتھ ساتھ تین باتیں پائی جائیں وہ جنت کے جس دروازے سے چاہے داخل ہو اور جس حور سے چاہے نکاح کرے:

1. جو پوشیدہ قرض ادا کرے۔
2. جو ہر نماز کے بعد **10** مرتبہ سورۂ اِخلاص (قُلْ ہُوَ اللہُ اَحَدٌ) پڑھے۔
3. جو اپنے قاتل کو معاف کردے۔ (مقتول کے معاف کرنے سے مراد یہ ہے کہ قاتل کسی کو جان لیوا ضرب لگائے اور وہ مرنے سے قبل اسے معاف کردے۔)

حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے عرض کی: یارسولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اگر کوئی ایک پر عمل کرے تو؟

فرمایا: ایک پر عمل کرنے والا بھی۔ (الدعاء للطبرانی، ص۲۱۴، حدیث:۶۷۳)

نوٹ: پوشیدہ قرض سے مراد یہ ہے کسی مستحق کو اس قرض کی ادائیگی کر دینا جس کے بارے میں اسے علم نہ ہو جیسے کسی شخص کا انتقال ہوا اور اس شخص کا کسی پر قرض تھا۔ بعد انتقال مقروض نے وہ قرض آکر اس کے وارث کو دے دیا حالانکہ وارث کو اس کے بارے میں علم نہ تھا۔ (ماخوذ از اتحاف السادۃ المتقین، ۹/ ۴۶۲)

شیطانی جال:

حضرت سیّدُنا ابو اُمامہ باہِلی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں: جب رسولِ اکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مبعوث ہوئے تو شیطان کے پاس اس کا لشکر آیا اور کہنے لگا: ایک نبی کی تشریف آوری ہوئی ہے اور ایک امت ظاہر ہوئی ہے۔ اس نے پوچھا: وہ دنیا سے محبت رکھتی ہے؟

شیطانی لشکر نے کہا: ہاں! اس نے کہا: اگر وہ دنیا سے محبت رکھتے ہیں تو مجھے اس بات کی پرواہ نہیں کہ وہ بت پرستی میں مبتلا نہیں اور میں صبح و شام تین باتیں لے کر ان کے پاس جاؤں گا:

1. ناحق مال لینا
2. ناحق مقام پر خرچ کرنا
3. ناحق مال کو روکنا اور یہ (دنیا کی محبت) ایسی برائی ہے کہ تمام برائیاں اس سے پیچھے ہیں۔ (احیاء العلوم: ج3، ص635)

کتّوں کی شکل میں اُٹھیں گے

سرکارِ دوعالم، نُورِ مجسَّم، شاہِ بنی آدم، رسولِ مُحتَشَم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

(1) غیبت کرنے والوں (2) چغل خوروں (3) پاکباز لوگوں کے عیب تلاش کرنے والوں

کو اللہ عَزَّوَجَلَّ (قیامت کے دن) کتّوں کی شکل میں اٹھائے گا۔

(التّوبیخ والتّنبیہ لابی الشیخ الاصبہانی ص۹۷ رقم ۲۲۰، اَلتَّرغِیب وَالتَّرہِیب ج۳ ص۳۲۵ حدیث ۱۰)

اللہ ناپسند فرماتا ہے:

حضور سیّدِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں: "ان اللہ کرہ لکم ثلثا"

اللہ تعالیٰ تین باتیں تمہارے لئے ناپسند رکھتا ہے:

"قیل وقال وکثرۃ السؤال واضاعۃ المال"

(1) فضول بک بک (2) سوال کی کثرت (3) مال کی ضائع کرنا (یعنی فضول خرچی کرنا)۔ رواہ الشیخان وغیرھما۔

(صحیح البخاری کتاب الزکوٰۃ مطبوعہ قدیمی کتب خانہ کراچی ۱ /۲۰۰)

مجھ مسیں تین باتیں ہیں:

ام المومنین سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہا کہ پہلے حضرت ابو سلمہ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے نکاح میں تھیں جب انکی وفات ہوئی اورانکی عدت گزری سید عالم ﷺ نے انہیں پیام نکاح دیا:

انہوں نے عرض کی: یارسول اللہ! مجھ میں تین باتیں ہیں:

1. "انا امرأۃ کبیرۃ" میری عمر زائد ہے۔

سید عالم ﷺ نے فرمایا: "انا اکبر منک" میں تم سے بڑا ہوں۔

2. عرض کی: "وانا امرأۃ غیّور" میں رشکناک عورت ہوں۔ (یعنی ازواج مطہرات کے ساتھ شکر رنجی کا اندیشہ ہے۔)

فرمایا: "ادعو اللہ عزوجل فیذھب عنک غیرتک" میں اللہ عزوجل سے دعا کروں گا وہ تمہارا رشک دور فرمائے گا۔

3. عرض کی: "یارسول اللہ! وانا امرۃ مصیبۃ" یارسول اللہ اور میرے بچے ہیں (یعنی ان کی پرورش کا خیال ہے۔)

فرمایا: "ھم الی اللہ والی رسولہ"۔ بچے اللہ اور اس کے رسول کے سپرد ہیں۔

(مسند احمد بن حنبل عن ام سلمہ رضی اللہ عنہا المکتب الاسلامی بیروت ٦ /۳۲۱)

(المعجم الکبیر عن ام سلمہ حدیث ۴۹۹ و ۵۸۵ و ۹۷۴ المکتبۃ الفیصلیۃ بیروت ۲۳ /۲۴۸ و ۲۷۳ و ۴۰۶)

(الاصابۃ بحوالہ النسائی ترجمہ ۱۲۰۵ ام سلمہ بنت ابی امیہ دارالفکر بیروت ۷ /۳۲۶،۳۲۷)

قربانی کے تین مصرف

مصرف قربانی میں تین باتیں حدیث میں ارشاد ہوئی ہیں:

"کلوا وادخروا وائتجروا"

(1) کھاؤ (2) ذخیرہ کرو (3) ثواب کا کام کرو۔

(سنن ابی داؤد کتاب الضحایا باب حبس لحوم الاضاحی آفتاب عالم پریس لاہور ۲ / ۳۳)

عرش سے لٹکتی ہیں:

بزّار کی روایت ہے: تین چیزیں عرشِ خدا سے لٹکی ہوئی ہیں:

1. **قرابت** کہتی ہے: اے اللہ! میں تیرے ساتھ ہوں، کبھی تجھ سے جدا نہ ہوں گی

2. **امانت** کہتی ہے: اے اللہ! میں تیرے ساتھ ہوں، میں تیری رحمت سے کبھی جدا نہ ہوں گی

3. **نعمت** کہتی ہے: اے اللہ! میں تیری رحمت سے جدائی نہیں چاہتی، میرا انکار نہ کیا جائے۔

(مسند البزار، ج 10، ص 117، حدیث: 4181)

(البحر الزخار المعروف بمسند البزار، حدیث ثوبان، ۱۰/۱۱۷، الحدیث: ۴۱۸۱)

اللہ اپنے محبوب بندوں میں شامل فرمائے گا:

حضرتِ سیدنا ابن عباس رضی اللہ تعالی عنہما سے روایت ہے کہ خاتِمُ الْمُرْسَلین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمین، شفیعُ المذنبین، انیسُ الغریبین، سراجُ السالکین، مَحبوبِ ربُّ العلمین، جنابِ صادق و امین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے فرمایا:

"تین خصلتیں ایسی ہیں جس میں ہوں گی اللہ عزوجل اسے اپنی پناہ میں لے لے گا اور اسے اپنی رحمت سے ڈھانپ دے گا اور اسے اپنے محبوب بندوں میں شامل فرمائے گا:

1. وہ شخص جسے عطا کیا جائے تو شکر ادا کرے۔
2. جب کسی چیز پر قادر ہو تو معاف کر دے۔
3. جب غضب ناک ہو تو نرمی کرے۔"

(المستدرک کتاب العلم ثلاثۃ من کن فیہ ... الخ، رقم ۴۴۴، ج ا، ص ۳۳۲)

تمام برائیوں کی بنیاد

حضرتِ ابو امامہ باہلی رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ سے مروی ہے کہ جب حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو مبعوث فرمایا گیا تو شیطان اپنے لشکر کے پاس آیا، انہوں نے شیطان سے کہا: ایک نبی مبعوث ہوا ہے اور اس کے ساتھ اس کی امت بھی ہے۔ شیطان نے پوچھا: کیا وہ لوگ دنیا کو پسند کرتے ہیں؟ اُنہوں نے کہا: ہاں۔ شیطان نے کہا: پھر تو کوئی پروا نہیں، اگر وہ بتوں کو نہیں پوجتے تو نہ پوجیں، ہم انہیں تین باتوں میں پھنسائیں گے:

1. دوسرے کی چیز لے لینا۔
2. غیر پسندیدہ جگہوں پر خرچ کرنا۔
3. لوگوں کے حقوق ادا نہ کرنا۔

یہی تین چیزیں تمام برائیوں کی بنیاد ہیں۔

(شعب الایمان، الحادی والسبعون من شعب الإیمان، باب فی الزہد و قصر الامل، ۷/۳۳۸، الحدیث ۱۰۵۰۲)

تین آنکھیں نہیں روئیں گی:

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم فرماتے ہیں کہ قیامت کے دن سب آنکھیں رونے والی ہوں گی مگر تین آنکھیں نہیں روئیں گی،

1. جو خوفِ خدا سے روئی
2. جو اللہ تعالٰی کی حرام کردہ چیزوں سے بند ہو گئی
3. جو راہِ خدا میں بیدار ہوئی۔

(کنز العمال، کتاب المواعظ۔۔۔ الخ، الباب الاول۔۔۔ الخ، الفصل الثالث۔۔۔ الخ، ۸/۳۵۶، الجزء الخامس عشر، الحدیث ۴۳۳۵۰)

تین چیزوں کا خوف:

فرمانِ نبوی ہے کہ اللہ تعالٰی کسی صاحب بدعت کا روزہ، حج، عمرہ، جہاد، حیلہ اور انصاف کچھ بھی قبول نہیں کرتا وہ اسلام سے ایسے نکل جاتا ہے جیسے آٹے سے بال نکلتا ہے، میں تمہیں سفید اور واضح دین پر چھوڑ رہا ہوں، اس کا دن اور رات برابر ہیں، اس سے وہی پھرے گا جو ہلاک ہو گا، ہر زندگی کیلئے ایک ہمت ہے اور ہر ہمت کیلئے ایک کمزوری ہے، جسکی ہمت میری سنت کی طرف ہے وہ ہدایت پا گیا اور جسکی ہمت دوسری طرف راغب ہوئی وہ ہلاک ہوا، میں اپنی امت پر تین چیزوں سے ڈرتا ہوں:

1. عالم کی لغزش
2. قابلِ تقلید خواہشات
3. ظالم حاکم۔

(ابن ماجہ، کتاب السنۃ، باب اجتناب البدع والجدل، ۱/۳۸، الحدیث ۴۹)

(المرجع السابق، باب اتباع سنۃ الخلفائ۔۔۔ الخ، ۱/۳۲، الحدیث ۴۳)

(شعب الایمان، الباب الثالث والعشرون۔۔۔ الخ، القصد فی العبادۃ، ۳/۴۰۰، الحدیث ۳۸۷۸)

(مسند البزار، ۸/۳۱۴، الحدیث ۳۳۸۴)

جنت میں نہیں جائے گا:

حضور نبی پاک صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: "لَا یَدْخُلُ الْجَنَّۃَ بَخِیْلٌ وَّ لَا خَبٌّ وَ لَا سَیِّئُ الْمَلَکَۃ"

ترجمہ: (1) بخیل (2) دھوکے باز (3) بد اخلاق جنت میں نہیں جائیں گے۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی بکر الصدیق، ۱/۲۰، حدیث: ۱۳)

ایک روایت میں: "سرکش" (مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی ذمّ البخل... الخ، ص۱۶۸، حدیث: ۳۶۱)

اور ایک روایت میں **"احسان جتانے والے"** کا بھی ذکر ہے (کہ یہ دونوں بھی جنت میں نہیں جائیں گے)۔

(مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی ذمّ البخل... الخ، ص۱۶۸، حدیث: ۳۶۲)

تین بندے اللہ کو ناپسند ہیں:

ایک روایت میں ہے: "اِنَّ اللّٰہَ یَبۡغَضُ ثَلَاثَۃً اَلشَّیۡخَ الزَّانِیَ وَ الۡبَخِیۡلَ الۡمَنَّانَ وَ الۡمُعِیۡلَ الۡمُخۡتَالَ"

یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ تین قسم کے لوگوں کو ناپسند فرماتا ہے:

(1) ... بوڑھا زانی (2) ... احسان جتانے والا بخیل (3) ... مُتَکَبِّر فقیر۔

(مساوئ الاخلاق للخرائطی، باب ماجاء فی الزنا من التغلیظ، ص ۲۱۲، حدیث: ۵۰۵ بتغیر)

تین چیزوں کا خوف

حضرتِ سیِّدُنا عمرو بن عوف رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ بیان کرتے ہیں: میں نے اللہ پاک کے پیارے حبیب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم کو ارشاد فرماتے سنا کہ مجھے اپنے بعد امت پر تین چیزوں کا خوف ہے۔ صحابہ کرام رِضۡوَانُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیۡہِمۡ اَجۡمَعِیۡن نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم وہ تین چیزیں کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا:

(1) عالم کی لغزش (2) حاکم کا فیصلہ (3) خواہش کی پیروی۔

(المعجم الکبیر، الحدیث: ۱۴، ج ۱۷، ص ۱۷)

تین چیزیں ایمان اور تین امانت

حضرتِ سیِّدُنا سلیمان بن یسار رَحۡمَۃُ اللّٰہِ علیہ حضرتِ سیِّدُنا ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنۡہُ سے روایت کرتے ہیں کہ حضور نبیِّ رحمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیۡہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا: تین چیزیں ایمان ہیں اور تین چیزیں امانت۔

1. اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر ایمان لانا
2. تمام رسولوں عَلَیۡہِمُ السَّلَام کی تصدیق کرنا
3. اس بات کا یقین رکھنا کہ دوبارہ زندہ کیا جائے گا،

یہ ایمان ہیں اور امانت یہ ہیں: اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ نے بندے کو

(1) نماز (2) وضو (3) روزے پر امین بنایا ہے۔

بندے کی مرضی ہے عمل نہ کرے اور بیان کرتا پھرے کہ عمل کیا ہے (البتہ نہ کرنے پر پکڑ ہے)۔

(اللباب فی علوم الکتاب، پ ۳۰، الطارق، تحت الایۃ: ۹، ج ۲۰، ص ۲۶۶-۲۶۷، بتغیر قلیل)

تین چیزوں سے بہتر کچھ نہ ہوگا:

حضرتِ سیّدُنا حُذیفہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غیوب صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:
عنقریب تم پر ایک زمانہ آئے گا جس میں تین چیزوں سے بہتر کچھ نہ ہوگا:
(1) وہ بھائی جس سے محبت ہو (2) رزق حلال (3) وہ سنت جس پر عمل ہو۔
(معجم اوسط،۱/ ۳۸،حدیث:۸۸،بتقدم و تاخر)

ان کا حساب آسان ہوگا:

حضرت ابوہریرہ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے، نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:
جس میں تین چیزیں ہوں گی اللہ تعالیٰ اس کا آسان حساب لے گا اور اسے جنت میں داخل فرمائے گا۔ میں نے عرض کی: یارسولَ اللہ! صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم، وہ تین چیزیں کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا:
1. جو تم سے رشتہ توڑے تم اس سے رشتہ جوڑو۔
2. جو تمہیں محروم کرے تم اسے عطا کرو۔
3. جو تم پر ظلم کرے تم اسے معاف کر دو۔ (معجم الاوسط، باب الالف، من اسمہ: احمد، ۱/ ۲۶۳، الحدیث:۹۰۹)

داؤد علیہ السلام کی صفات

رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسَّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمانِ خوشبودار ہے: تین باتیں ایسی ہیں کہ جس کو عطا کی گئیں اس کو داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام کی مثل عطا کیا گیا:
1. رضا اور غصے کی حالت میں انصاف کرنا۔
2. مالداری اور غربت کی حالت میں میانہ روی اختیار کرنا۔
3. باطن اور ظاہر میں اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا۔

(نوادر الاصول للحکیم ترمذی، الاصل الثانی والتسعون، ۱/ ۳۹۵، حدیث:۵۶۷)

اس کے تحت امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:
یہ وہ شرطیں ہیں جو رسولِ اَکرم، شاہِ بنی آدم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اہلِ ایمان کے لئے ارشاد فرمائیں تو اس شخص پر تعجب ہے جو عِلمِ دین کا دعوٰی تو کرتا ہے لیکن اپنے آپ میں ان شرائط میں سے ایک ذرہ نہیں پاتا پھر وہ اپنے علم اور عقل سے اسی قدر حصہ رکھتا ہے کہ جو بات ایمان لانے کے بعد بڑے بڑے مقامات طے کر کے حاصل ہوتی ہے اس کا انکار کر دے۔ (احیاء العلوم: ج5، ص205)

تین چیزیں نیکی کا خزانہ ہیں:

حضرت سیّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ پیارے آقا، مدینے والے مصطفٰے صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:
تین چیزیں نیکی کے خزانے ہیں:

(1)... پوشیدہ صدقہ (2)... شکوہ نہ کرنا (3)... مصیبت کو چھپانا۔

اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے: میں جب کسی بندے کو مصیبت (بیماری وغیرہ) میں مبتلا کروں اور وہ صبر کرے اور اپنے ملنے والوں سے شکوہ نہ کرے تو میں پہلے سے بہتر گوشت اور بہتر خون عطا فرماتا ہوں پھر اگر اسے صحت عطا کروں تو اس پر کوئی گناہ باقی نہیں رہتا اور اگر اُسے موت دوں تو اس کا ٹھکانا میری رحمت ہوتی ہے۔ (مسند الشھاب، ۱ / ۶۲، حدیث: ۴۶)

نجات دِلانے والی تین چیزیں

حضرتِ سیّدُنا عُقبہ بن عامر رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یارَسُولَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نَجات کیا ہے؟ فرمایا:

1. اپنی زَبان کو روک رکھو (یعنی اپنی زَبان وہاں کھولو جہاں فائدہ ہو، نقصان نہ ہو)،
2. تمہارا گھر تمہیں کِفایت کرے (یعنی بِلا ضَرورت گھر سے نہ نکلو) اور
3. گناہوں پر رونا اِختیار کرو۔

(تِرمِذی، کتاب الزھد، باب ماجاء فی حفظ اللسان، ۴ / ۱۸۲، حدیث: ۲۴۱۴ دار الفکر بیروت)

گناہوں کو مٹانے، درجات بلند کروانے والی چیزیں

حضرت سیّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی رحمت، شفیع امت صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:
تین چیزیں گناہوں کو ختم کرنے والی ہیں، تین درجات بلند کرنے والی ہیں، تین نجات دینے والی ہیں اور تین ہلاک کرنے والی ہیں۔

گناہوں کو ختم کرنے والی یہ ہیں:

(1)... ٹھنڈ میں وضو کرنا (2)... ایک نماز کے بعد دوسری کا انتظار کرنا (3)... جماعت کی طرف پیش قدمی کرنا۔

درجات بلند کرنے والی یہ ہیں:

(1)... کھانا کھلانا (2)... سلام عام کرنا (3)... رات میں نوافل پڑھنا جب کہ لوگ سو رہے ہوں۔

نجات دینے والی یہ ہیں:

(1)... غصہ اور خوشی دونوں حالتوں میں انصاف کرنا

(2)... فراخی و تنگ دستی میں میانہ روی اختیار کرنا

(3)... علانیہ اور پوشیدہ طور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہنا۔

ہلاک کرنے والی یہ ہیں:

(1) ... بخل جس کی پیروی کی جائے (2)... خواہشات جن کے پیچھے چلا جائے (3) ... خود پسندی۔

(مسند بزار، مسند انس بن مالک، ۱۳/ ۱۱۴، حدیث:۶۴۹۱)

جس پر بدن خوش ہوتا ہے:

امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر بن خطاب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:
تین چیزیں ہیں جن سے بدن خوش ہوتا اور بڑھتا ہے:

(1)... خوشبو (2) ... نرم کپڑا (3)... شہد پینا۔

(المجروحین لابن حبان، باب الیاء، ۲/ ۴۹۴، رقم:۱۲۴۲: یونس بن ھارون الاردنی)

اللہ، محمد، چار یار

ایک بار حضور نبیِّ کریم، رءُوفٌ رَّحیم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اپنے اَصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے، آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے گفتگو شروع فرمائی۔ سب سے پہلے خود ہی ارشاد فرمایا:

☆۔۔۔ "حُبِّبَ اِلَیَّ مِنْ دُنْیَاکُمْ ثَلَاثٌ اَلطِّیْبُ وَالنِّسَاءُ وَجُعِلَتْ قُرَّۃُ عَیْنِیْ فِی الصَّلٰوۃِ"

یعنی مجھے تمہاری دنیا میں تین چیزیں پسند ہیں:

(1) خوشبو لگانا (2) بیویاں (3) نماز میری آنکھوں کی ٹھنڈک ہے۔

☆ ... یہ سن کر حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بارگاہِ رسالت میں عرض کیا:
"صَدَقْتَ یَارَسُوْلَ اللہِ! وَحُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلَاثٌ"

یعنی یَارَسُوْلَ اللہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم آپ نے سچ فرمایا اور مجھے بھی دنیا کی تین چیزیں محبوب ہیں۔

1. "اَلنَّظْرُ اِلٰی وَجْہِ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"
یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کے محبوب، دانائے غُیوب صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے رُخِ روشن کی زیارت کرنا۔
2. "وَاِنْفَاقُ مَالِیْ عَلٰی رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"
اور اپنا مال دوعالم کے مالِک ومختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی ذات مبارکہ پر نچھاور کرنا۔
3. "وَاَنْ یَکُوْنَ ابْنَتِیْ تَحْتَ رَسُوْلِ اللہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"
اور اپنی بیٹی کو خَاتَمُ الْمُرْسَلِین، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِین صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے نکاح میں دینا۔

☆ ۔۔۔ یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بار گاہِ صدیقی میں عرض کیا:

"صَدَقْتَ یَا اَبَابَکْرٍ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ وَ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلَاثٌ"

یعنی اے صدیق اکبر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ نے سچ فرمایا اور مجھے بھی دنیا کی تین چیزیں محبوب ہیں۔

1. "اَلْاَمْرُ بِالْمَعْرُوْفِ" یعنی نیکی کا حکم دینا۔
2. "وَ النَّھْیُ عَنِ الْمُنْکَرِ" اور برائی سے منع کرنا۔
3. "وَ الثَّوْبُ الْخَلَقُ" اور پرانے کپڑے پہننا۔

☆ ۔۔۔ یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بار گاہِ فاروقی میں عرض کیا:

"صَدَقْتَ یَا عُمَرُ وَ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلَاثٌ"

یعنی اے فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ نے سچ فرمایا اور مجھے بھی دنیا کی تین چیزیں محبوب ہیں۔

1. "اِشْبَاعُ الْجِیْعَانِ" یعنی بھوکے کا پیٹ بھرنا۔
2. "وَ کِسْوَۃُ الْعُرْیَانِ" اور ننگے کو کپڑے پہنانا۔
3. "وَ تِلَاوَۃُ الْقُرْاٰنِ" اور قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔

☆ ۔۔۔ یہ سن کر امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا مولا علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے بار گاہِ عثمانی میں عرض کیا:

"صَدَقْتَ یَا عُثْمَانُ وَ حُبِّبَ اِلَیَّ مِنَ الدُّنْیَا ثَلَاثٌ"

یعنی اے عثمان غنی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ! آپ نے سچ فرمایا اور مجھے بھی دنیا کی تین چیزیں محبوب ہیں۔

1. "اَلْخِدْمَۃُ لِلضَّیْفِ" یعنی مہمان کی خدمت کرنا۔
2. "وَ الصَّوْمُ فِی الصَّیْفِ" اور گرمیوں میں روزے رکھنا۔
3. "وَ الضَّرْبُ بِالسَّیْفِ" اور تلوار کے ساتھ جہاد کرنا۔

☆ ۔۔۔ بار گاہِ رسالت کے اِس علمی وروحانی مدنی مکالمے کو سن کر سیّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام حاضر ہوئے اور عرض کرنے لگے:

"اَرْسَلَنِیَ اللّٰہُ تَبَارَکَ وَ تَعَالٰی لِمَا سَمِعَ مَقَالَتَکُمْ وَ اَمَرَکَ اَنْ تَسْاَلَنِیْ عَمَّا اُحِبُّ اِنْ کُنْتُ مِنَ الدُّنْیَا یعنی یَا رَسُوْلَ اللّٰہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

اللہ تبارک وتعالیٰ نے آپ حضرات کا یہ مکالمہ سن کر آپ کے پاس بھیجا ہے تاکہ آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم مجھ سے بھی یہ استفسار فرمائیں کہ اگر میں دنیاوالوں میں سے ہوتا تو مجھے کون سی چیزیں محبوب ہوتیں۔

دوعالم کے مالِک ومختار، مکی مَدَنی سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے اِستفسار فرمایا:

"مَا تُحِبُّ اِنْ کُنْتَ مِنْ اَھْلِ الدُّنْیَا"

یعنی اے جبریل! اگر تم دنیاوالوں میں سے ہوتے تو تمہیں کون سی چیزیں محبوب ہوتیں: عرض کی:

1. "اِرْشَادُ الضَّالِّیْنَ" یعنی راہ بھولنے والوں کو راہ دکھانا۔

2. "وَمُوَانَسَۃُ الْغُرَبَاءِ الْقَانِتِیْنَ" اور فرمانبردار اجنبیوں سے ہمدردی کرنا۔

3. "وَمُعَاوَنَۃُ اَھْلِ الْعَیَالِ الْمُعْسِرِیْنَ" اور تنگ دستوں کی مدد کرنا۔

☆... سیّدُنا جبریل امین عَلَیْہِ السَّلَام پھر عرض گزار ہوئے:

"یُحِبُّ رَبُّ الْعِزَّۃِ جَلَّ جَلَالُہٗ مِنْ عِبَادِہٖ ثَلَاثَ خِصَالٍ"

یعنی اللہ رَبُّ الْعِزَّت جَلَّ جَلَالُہٗ کو بھی اپنے بندوں کی تین خصلتیں محبوب ہیں۔

1. "بَذْلُ الْاِسْتِطَاعَۃِ" یعنی (نیکیوں کے معاملے میں) اپنی طاقت کو خرچ کرنا۔

2. "وَالْبُکَاءُ عِنْدَ النَّدَامَۃِ" اور ندامت کے وقت رونا۔

3. "وَالصَّبْرُ عِنْدَ الْفَاقَۃِ" اور فاقے کی حالت میں صبر کرنا۔ (المنبہات لیوم الاستعداد، ص۲۷، مطبوعہ: پشاور)

فرامینِ انبیاءِ کرام علیھم الصلوۃ والسلام

شیطان کشتی نوح میں سوار

منقول ہے حضرت سیدنا نوح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے شیطان کو اپنے ساتھ کَشتی میں سوار پایا تو اس سے پوچھا:

"تو کیوں داخل ہوا؟"

اس نے جواب دیا:

"اس لئے کہ آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے دوستوں کے دلوں میں وسوسے ڈالوں تا کہ ان کے دل میرے ساتھ ہو جائیں اور جسم آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے ساتھ رہ جائیں۔

آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے ارشاد فرمایا:

اے اللہ عزوجل کے دشمن! سفینے سے اُتر جا کیونکہ تو مردود ہے۔

شیطان نے کہا:

میں لوگوں کو پانچ چیزوں سے ہلاکت میں ڈالتا ہوں، تین چیزیں تو آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو ابھی بتا سکتا ہوں صرف دو نہیں بتاؤں گا۔

اللہ عزوجل نے حضرت سیدنا نوح (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کی طرف وحی فرمائی:

"شیطان سے کہو کہ وہ دو چیزیں آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کو بتا دے اور تین چیزوں کی مجھے کوئی حاجت نہیں۔

آپ (علیہ الصلوٰۃ والسلام) نے اس سے پوچھا:

وہ دو چیزیں کون سی ہیں؟

شیطان نے جواب دیا:

"وہ دو چیزیں ایسی ہیں نہ تو مجھے جھٹلاتی ہیں اور نہ ہی میرے خلاف جاتی ہیں، ان کے ذریعے میں لوگوں کو ہلاکت میں ڈالتا ہوں، وہ حرص اور حسد ہیں، حسد ہی کی وجہ سے مجھ پر لعنت ہوئی اور میں مردود شیطان بن گیا اور حرص کی وجہ سے میں نے (حضرت سیدنا) آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) سے اپنی حاجت پوری کی کیونکہ (حضرت سیدنا) آدم (علیہ الصلوٰۃ والسلام) کے لئے ایک درخت کے علاوہ ساری جنت مباح کر دی گئی تھی مگر وہ اس پر صبر نہ کر سکے۔" (تفسیر حقی، سورۂ ھود، تحت الآیۃ:۴۰، ج۵، ص۴۱۷)

شیطان کے خطرناک ہتھیار

منقول ہے کہ حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلٰی نَبِیِّنَا وَعَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام کے سامنے ابلیس آیا اس کے سر پر کئی رَنگوں کی ٹوپی تھی۔ جب وہ آپ کے قریب ہوا تو ٹوپی اتار کر رکھ دی اور کہا: اے موسیٰ! آپ پر سلام ہو!

حضرتِ سَیِّدُنا موسیٰ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: تو کون ہے؟ کہا:

میں ابلیس ہوں۔

آپ نے فرمایا: اللہ پاک تجھے زندہ نہ رکھے! تو کیوں آیا ہے؟

کہا: آپ کو اللہ پاک کے ہاں ایک خاص مقام و مرتبہ حاصل ہے اس لئے آپ کی خدمت میں سلام عرض کرنے حاضر ہوا ہوں۔

آپ نے پوچھا: میں تیرے سر پر جو چیز دیکھ رہا ہوں وہ کیا ہے؟

بولا: یہ ٹوپی ہے جس کے ذریعے میں لوگوں کے دلوں کو اُچک لیتا ہوں۔

آپ عَلَیْہِ السَّلَام نے پوچھا: وہ کونسا عمل ہے کہ جب انسان کرتا ہے تو تُو اس پر غالب آجاتا ہے؟

شیطان نے کہا:

جب وہ اپنے آپ پر اِترائے (یعنی تکبر کرے) اپنے اعمال کو زیادہ جانے اور گناہوں کو بھول جائے۔

پھر اس نے کہا: اے موسی! (عَلَیْہِ السَّلَام) میں آپ کو تین باتیں بتاتا ہوں

1. کسی غیر محرم عورت کے ساتھ علیحدگی اختیار نہ کرنا کیونکہ جو شخص ایسی عورت کے ساتھ علیحدگی میں ہوتا ہے جو اس کے لئے حلال نہیں تو میں خود وہاں موجود ہوتا ہوں اپنے چیلوں کو نہیں بھیجتا یہاں تک کہ میں ان دونوں کو ایک دوسرے کے فتنے میں مبتلا کر دیتا ہوں۔
2. جب بھی اللہ تعالی سے کوئی وعدہ کرو تو اسے پورا کرنا۔
3. جب صدقہ کا مال نکالو تو اسے خرچ کر دینا (یعنی مستحقین تک پہنچا دینا) کیونکہ جب کوئی شخص صدقہ کا مال الگ کر کے رکھتا ہے اور اسے خرچ نہیں کرتا وہاں بھی میں اپنے کارندوں کو بھیجنے کے بجائے خود جاتا ہوں یہاں تک کہ اسکے خرچ کرنے میں رکاوٹ بن جاتا ہوں۔

پھر شیطان یہ کہتا ہوا واپس ہو گیا کہ ہائے افسوس! موسیٰ (عَلَیْہِ السَّلَام) کو وہ بات معلوم ہو گئی جس کے ذریعے انسان کو ڈرایا جاتا ہے۔

(احیاء العلوم: ۳/ ۱۲۳)

تین چیزوں سے افضل کچھ نہ پایا

حضرت سیِّدُنا ابن ابو نَجِیح رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیِّدُنا سلیمان بن داود عَلَیْہِمَا السَّلَام نے فرمایا: ہمیں وہ نعمتیں ملیں جو لوگوں کو دی گئیں اور وہ بھی جو انہیں نہیں دی گئیں اور ہمیں وہ علم عطا ہوا جو لوگوں کو دیا گیا اور وہ بھی جو انہیں نہیں دیا گیا، ہم نے تین چیزوں سے افضل کچھ نہ پایا:

(1)... غصے اور رضا دونوں حالتوں میں حکمت والی بات کہنا

(2)... غربت اور مالداری دونوں حالتوں میں میانہ روی اختیار کرنا اور

(3)... تنہائی میں اور لوگوں کے سامنے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے ڈرنا۔

(حلیۃ الاولیاء: جلد 7، صفحہ 301)

مومن کی پرہیزگاری پر دلالت

حضرتِ داوٗد عَلَیْہِ السَّلَام نے حضرتِ سلیمان عَلَیْہِ السَّلَام سے فرمایا: تین چیزیں مومن کی پرہیزگاری پر دلالت کرتی ہیں:

(1)... اس چیز کے بارے میں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر توَکُّل کرنا جو اس کے پاس نہیں ہے۔

(2)... جو کچھ اس کے پاس ہے اس پر راضی رہنا

(3)... جو اس سے لے لیا جائے اس پر صبر کرنا۔ (احیاء العلوم: جلد 4، صفحہ 219)(مکاشفۃ القلوب، صفحہ 182)

فرامینِ صحابہ کرام علیهم الرضوان

خلفاء ثلاثہ کی موافقت

☆...حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں دنیا کی تین چیزوں سے محبت کرتا ہوں:
"اَلنَّظْرُ اِلَیکَ وَاِنْفَاقُ مَالِیْ عَلَیکَ وَالْجُلُوسُ بَیْنَ یَدَیْکَ"

1. آپ ﷺ کے چہرۂ انور کی زیارت کرنا
2. آپ ﷺ پر خرچ کرنے کے لیے مال جمع کرنا
3. آپ ﷺ کی طرف آپ کی قرابت کے ساتھ توسل حاصل کرنا۔

☆...حضرت سیدنا عمر فاروق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں دنیا کی تین چیزوں سے محبت کرتا ہوں:

1. بھوکے کو کھانا کھلانا
2. پیاسے کو پانی پلانا
3. برہنہ کو کپڑے پہنانا۔

☆...حضرت سیدنا علی المرتضی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنۡہ نے عرض کی: یارسول اللہ ﷺ میں نے دنیا سے تین چیزیں پسند کی ہیں:
"اکرام الضیف، صیام الصیف، جهاد بالسیف"

1. گرمی میں روزے رکھنا
2. مہمان کو کھانا کھلانا
3. آپ کے سامنے تلوار کی ضرب لگانا۔

(الریاض النضرۃ، ج۱، ص ۶۰)

(السنن الکبری للبیھقی، کتاب النکاح، الرغبۃ فی النکاح، الحدیث: ۱۳۴۵۴، ج۷، ص ۱۲۵)

مرے تو آپ ہی سب کچھ ہیں رحمتِ عالَم ☆ میں جی رہا ہوں زمانے میں آپ ہی کے لئے
تمہاری یاد کو کیسے نہ زندگی سمجھوں ☆ یہی تو ایک سہارا ہے زندگی کے لئے

تینوں آرزوئیں بر آئیں

اللہ تعالٰی نے حضرتِ سیّدُنا صِدّیقِ اکبر رضی اللہ تعالٰی عنہ کی یہ تینوں خواہشیں حُبِّ رسولِ انور ﷺ کے صدقے پوری فرمادیں

1. آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کو سَفَر وحَضَر میں **رَفاقتِ حبیب** ﷺ نصیب رہی، یہاں تک کہ **غارِ ثور** کی تنہائی میں آپ رضی اللہ تعالٰی عنہ کے سوا کوئی اور زِیارت سے مُشَرَّف ہونے والا نہ تھا۔

2. اِسی طرح مالی قربانی کی سعادت اِس کثرت سے نصیب ہوئی کہ اپنا سارا مال وسامان سرکارِ دوجہاں ﷺ کے قدموں پر قربان کردیا۔

3. مزارِ پُرانوار میں بھی اپنی دائمی رَفاقت و قُربت عنایت فرمائی۔

محمد ہے متاعِ عالَمِ ایجاد سے پیارا
پدر مادر سے مال و جان سے اَولاد سے پیارا

ابو بکر صدیق کی تین خصوصیات بزبان فاروق اعظم

حضرت سیدنا عمر فاروق اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیدنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا ہاتھ تھام کر ارشاد فرمایا: جو تین خصلتیں اِنہیں حاصل ہیں وہ کسی اور کو حاصل نہیں۔

1. "اِذْهُمَا فِي الْغَارِ "یعنی یارِ غار ہونا۔
2. "اِذْ يَقُوْلُ لِصَاحِبِهٖ "یعنی رسول اللہ کا صاحب ہونا۔
3. "اِنَّ اللهَ مَعَنَا "یعنی اللہ عَزَّوَجَلَّ کی معیت کا ہونا۔

پھر فرمایا: یہ تین خصوصیات ان کے علاوہ کس میں ہیں؟

(السنن الکبری للنسائی، کتاب المناقب، باب فضل ابی بکر صدیق، الحدیث:۸۱۰۹، ج۵، ص۳۷)

(اسد الغابۃ، عبد اللہ بن عثمان خلافتہ، ج۳، ص۳۳۸)

مولا علی کی تین خصوصیات بزبان فاروقِ اعظم

حضرت سیّدُنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے امیر المومنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا:

"لَقَدْ اُعْطِيَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ ثَلَاثُ خِصَالٍ لَاَنْ تَكُوْنَ لِي خَصْلَةٌ مِّنْهَا اَحَبُّ اِلَيَّ مِنْ اَنْ اُعْطِيَ حُمُرَ النِّعَمِ"

یعنی حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو تین باتیں وہ دی گئیں کہ ان میں سے مجھے ایک بھی مل جاتی تو وہ مجھے سرخ اونٹوں سے زیادہ محبوب ہوتی۔

کسی نے عرض کیا: "مَا هُنَّ يَا اَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ"

حضور وہ تین باتیں کون سی ہیں؟ فرمایا:

☆... "تَزَوُّجُهُ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ"

یعنی دوعالم کے مالِک و مختار، مکی مَدَنی سرکار ﷺ کی لاڈلی شہزادی حضرت سیدہ فاطمۃ الزہراء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہَا سے نکاح کرنا۔

☆... "سُكْنَاهُ الْمَسْجِدَ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ يَحِلُّ لَهُ فِيْهِ مَا يَحِلُّ لَهُ"

یعنی حضرت علی رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کا خَاتَمُ الْمُرْسَلِیْن، رَحْمَۃٌ لِّلْعٰلَمِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے ساتھ مسجد میں بحالت جنابت رہنا کہ حضرت علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ ورسول اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم دونوں کے لیے یہ حلال تھا۔

☆... "وَالرَّایَۃُ یَوْمَ خَیْبَرَ"

یعنی خیبر کے روز شَفِیْعُ الْمُذْنِبِیْن، اَنِیْسُ الْغَرِیْبِیْن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا مولا علی شیر خدا کَرَّمَ اللہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم کو فتح کا جھنڈا عطا فرمانا۔

(مستدرک حاکم، کتاب معرفۃ الصحابۃ، سدوا ھذہ الابواب۔۔۔ الخ، ج ۴، ص ۹۴، حدیث: ۶۴۸۹)

تین چیزیں نہ ہوتیں تو۔۔

حضرت عمر فاروق رَضِیَ اللہ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں:

اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں ضرور اللہ تعالیٰ سے ملاقات (یعنی وفات پاجانے) کو پسند کرتا۔

1. اللہ تعالیٰ کے لئے اپنی پیشانی کو (سجدے میں) نہ رکھنا۔
2. ایسی مجلسوں میں نہ بیٹھنا جن میں اچھی باتیں اس طرح چنی جاتی ہیں جیسے عمدہ کھجوریں چنی جاتی ہیں۔
3. راہِ خدا میں سفر کرنا

(حلیۃ الاولیاء، عمر بن الخطاب، ۱/۸۷، الحدیث: ۱۳۰)

تین چیزیں محبت پیدا کرتی ہیں:

حضرت عمر فاروق فرماتے ہیں کہ تین چیزیں محبت پیدا کر دیتی ہیں:

1. سلام میں ابتداء کرنا
2. اپنے مسلمان بھائی کو اچھے لقب سے پکارنا
3. جب وہ آئے اسے مجلس میں جگہ دے دینا۔ (مرقات)

(مراۃ المناجیح، جلد 6، صفحہ 483)

عذابِ الٰہی سے بچانے والی تین خصلتیں:

حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ کو ابو لولو نے جب زخمی کر دیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے بلا کر ارشاد فرمایا: "میری ان تین باتوں سے حفاظت کیجئے،: "میری ان تین باتوں سے حفاظت کیجئے، اگر کوئی شخص یہ تین باتیں میری جانب منسوب کرے تو آپ سمجھ لیں کہ وہ جھوٹا ہے۔" پھر یہ تین باتیں ارشاد فرمائی:

1. میں نے کوئی مملوک (غلام) چھوڑا ہے۔"
2. میں نے "کلالہ" کے بارے میں کسی چیز کا کوئی فیصلہ کیا ہے۔"

3. میں اپنے بعد کسی کو خلیفہ مقرر کر چکا ہوں ۔"

جو بھی ان تینوں باتوں میں سے کوئی بھی بات کہے تو سمجھ لینا کہ بلاشبہ وہ جھوٹا ہے۔ یہ فرمانے کے بعد آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ زار و قطار رونے لگے۔"

حضرت سیّدُنا عبد اللہ بن عباس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ فرماتے ہیں کہ جب میں نے اس گریہ وزاری کا سبب دریافت کیا تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ارشاد فرمایا: "مجھے آخرت میں پیش آنے والا معاملہ رُلا رہا ہے۔" میں نے عرض کی: "اے امیر المومنین! آپ میں تین خصلتیں ایسی ہیں جن کی وجہ سے اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ کو کبھی عذاب نہیں دے گا۔" آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "وہ کون سی خصلتیں ہیں؟" میں نے عرض کی: "

1. آپ بات کرتے ہیں تو سچ بولتے ہیں ۔
2. فیصلہ کرتے ہوئے عدل کرتے ہیں۔
3. رحم کی اپیل کی جاتی ہے تو رحم کرتے ہیں ۔

آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:

"اے ابن عباس! کیا تم کل بروز قیامت رب العلمین کی بارگاہ میں ان تینوں باتوں کی گواہی دوگے؟" میں نے عرض کیا: "جی۔"

(کنز العمال، کتاب الفضائل، وفاتہ، الجزء: ۱۲، ج۶، ص۳۰۷، حدیث: ۳۶۰۶۸)

(موسوعۃ آثار الصحابۃ، مسند آثار الفاروق، ج۱، ص۱۲۷، الرقم: ۵۸۲)

نوٹ: "کَلالَہ" اس مرد یا عورت کو کہتے ہیں جو اپنے بعد نہ تو ماں باپ چھوڑے اور نہ ہی اولاد۔ (پ۴، النساء: ۱۲)

تین باتیں نہ ہوتیں تو بہتر تھا:

حضرت سیّدُنا حمزہ بن صہیب رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھ سے ارشاد فرمایا:

"اگر تین باتیں تم میں نہ ہوتیں تو بہتر ہوتا۔" میں نے پوچھا: "حضور وہ تین باتیں کون سی ہیں؟" فرمایا:

1. تم نے اپنی کنیت بنالی ہے جب کہ تمہاری اولاد نہیں۔
2. تم خود کو عربی کہتے ہو حالانکہ تم تو رومی ہو۔
3. کھانے میں اضافی خرچ کرتے ہو۔

میں نے تینوں باتوں کی وضاحت کرتے ہوئے عرض کیا:

"حضور آپ کا پہلا سوال یہ ہے کہ

میں نے کنیت بنالی ہے جب کہ میری اولاد نہیں۔

1. اس کی وجہ یہ ہے کہ خود حضور نبیٔ رحمت، شفیعِ اُمت صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے میری کنیت ابو یحییٰ رکھی ہے۔

آپ کا دوسرا سوال یہ ہے کہ

2. میں رومی ہو کر خود کو عربی کہتا ہوں تو اس کی وجہ یہ ہے کہ میں نمر بن قاسط کی اولاد میں سے ہوں (جو عربی ہے)۔ مجھے رومیوں نے موصل شہر سے گرفتار کرلیا تھا حالانکہ میں اس وقت معروف النسب لڑکا تھا۔(اس سبب سے میں رومی مشہور ہو گیا حالانکہ نسب کے اعتبار سے عربی ہوں)

باقی رہا آپ کا تیسرا سوال کہ

3. میں کھانے میں اضافی خرچ کرتا ہوں تو اس کے متعلق عرض یہ ہے کہ میں نے خود رحمتِ عالَم، نُورِ مُجسّم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کو یہ فرماتے سنا:

"اِنَّ خِیَارَکُمْ مَنْ اَطْعَمَ الطَّعَامَ"

یعنی تم میں سے بہتر وہ ہے جو لوگوں کو کھانا کھلاتا ہے۔

(مستدرک حاکم، خیرکم من اطعم الطعام، کتاب الادب، ج۵، ص۳۹۶، حدیث:۷۸۱۰)

توبہ کے بعد حسنِ سلوک کی تاکید:

مجرم اگر اپنے گناہ سے توبہ کرلے تو اب اس کے ساتھ مسلمانوں کو میل جول رکھنے کی اجازت ہے،:

سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کی طرف سے بھی قاضیوں کو یہی ہدایت تھی کہ اگر کسی مجرم کے ساتھ اس کے گناہ کے سبب مسلمانوں کو میل جول سے منع کر دیا ہو تو اس مجرم کی توبہ کے بعد لوگوں کو اس سے میل جول کی اجازت دے دی جائے۔ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے اس حکم میں بے شمار حکمتیں آپ کے پیش نظر تھیں۔

چنانچہ حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عمر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ ایک بار ہم امیر المؤمنین حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے ساتھ حج یا عمرہ کے سفر میں تھے کہ ایک سوار کو دیکھا۔ سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا: "میں اس سوار کو دیکھ رہا ہوں اسے ہم سے ہی کوئی کام ہے۔

"پھر واقعی وہ سوار سیّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے پاس آیا اور رونے لگا۔ آپ نے اس سے ہمدردی کرتے ہوئے استفسار فرمایا:

"کیا بات ہے؟ تم کیوں رو رہے ہو، اگر تمہیں کسی مدد کی ضرورت ہے تو ہم ضرور تمہاری مدد کریں گے، تمہیں کسی کا خوف ہے تو اس سے امن دلائیں گے، ہاں اگر تم نے کسی کو قتل کیا ہے تو بطور قصاص تمہیں قتل کیا جائے گا، اگر تم اپنے پڑوسیوں سے تنگ ہو تو تمہیں کسی اور جگہ منتقل کر دیں گے۔ "

اس نے عرض کی: ”حضور! میں بنی تیم سے تعلق رکھتا ہوں، میں نے شراب پی لی تھی، حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے حد جاری کرتے ہوئے مجھے کوڑے لگائے، پھر مجھے گنجا کیا، میرا منہ کالا کیا اور مجھے لوگوں کے درمیان گھما پھرا کر ذلیل و رسوا کیا اور لوگوں کو مجھ سے ملنے، کھانے پینے سے بھی منع کر دیا۔ حضور! اُس وقت میرے ذہن میں تین باتیں آئیں:

1. یا تو میں تلوار لے کر اُن کا سر قلم کر دوں۔
2. یا آپ کی بارگاہ میں حاضر ہو جاؤں اور آپ مجھے شام بھیج دیں کیونکہ وہ لوگ مجھے نہیں جانتے۔
3. یا یہ کہ میں دشمنوں کے ساتھ مل جاؤں اور ان کے ساتھ ہی کھاؤں پیوں۔ “

یہ سن کو سیِّدُنا فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ رونے لگے اور ارشاد فرمایا:

"مَایَسُرُّنِی اَنَّکَ فَعَلْتَ "یعنی مجھے کوئی خوشی نہیں ہے کہ تم یہ کام کرو۔“

پھر آپ نے چند باتیں اس کی حوصلہ افزائی کے لیے فرمانے کے بعد حضرت سیِّدُنا ابو موسیٰ اشعری رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کو ایک مکتوب لکھا جس کا مضمون کچھ یوں تھا:

”اے ابو موسیٰ اشعری! تم پر سلام ہو، حمد وصلاۃ کے بعد! مجھے فلاں بن فلاں تیمی نے اِس اِس طرح کا معاملہ بیان کیا ہے۔ اگر تم نے میری حکم عدولی کی تو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی قسم! میں تمہارا چہرہ کالا کر کے لوگوں میں گھماؤں گا، جو میں حق بات تم سے کہہ رہا ہوں اگر وہ تم جان چکے ہو تو فوراً لوگوں کو حکم دو کہ اِس شخص کے ساتھ اُٹھیں بیٹھیں اور کھائیں پیں اور اگر یہ توبہ کر چکا ہے تو اس کی شہادت بھی قبول کرو اور اسے دو سو درہم دو۔“ (سنن کبری، کتاب الشھادات، باب شھادۃ اھل الاشربۃ، ج۱۰، ص۳۶۱، حدیث: ۲۰۹۴۸)

فاروقِ اعظم کی تین خصلتیں:

حضرت سیِّدُنا عوف بن مالک اشجعی رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ نے خواب دیکھا کہ ایک جگہ بہت سے لوگ جمع ہیں جن میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ سب سے بلند ہیں۔ عام لوگوں سے تقریباً تین ہاتھ تک آپ رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کا سر اونچا تھا۔“میں نے کہا: ”یہ کون ہیں؟“

لوگوں نے بتایا: ”یہ سیِّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ ہیں۔ “میں نے کہا:”یہ اتنے اونچے کیوں ہیں؟

“لوگ کہنے لگے:”ان میں تین خصلتیں ہیں:

1. اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی شخص کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے۔
2. انہیں خلیفہ بنایا گیا۔
3. شہید کیا گیا ہے۔“

مزید فرماتے ہیں کہ میں امیر المؤمنین حضرت سیِّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس آیا اور انہیں اپنا خواب سنایا۔

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کو بلا بھیجا۔ "ان کے آنے کے بعد حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے مجھے دوبارہ خواب سنانے کا ارشاد فرمایا تو میں نے پھر خواب سنانا شروع کیا اور جب میں نے حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تین خصلتیں بیان کرتے ہوئے کہا:

"انہیں خلیفہ بنایا گیا۔ تو حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے میری طرف دیکھا اور مجھے جھڑکا کہ یہ حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ زندہ ہیں اور یہی خلیفہ ہیں اور تم یہ کیا کہہ رہے ہو؟"

بعد میں حضرت سیّدُنا ابو بکر صدیق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے وصال ظاہری کے بعد حضرت سیّدُنا عمر فاروقِ اعظم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ جب خلیفہ بنے اور منبر پر بیٹھے تو مجھے بلایا اور وہی خواب سنانے کا حکم دیا۔

چنانچہ میں نے خواب سنانا شروع کیا اور جب میں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تین خصلتیں بیان کرتے ہوئے یہ کہا:

"یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے معاملے میں کسی کی پرواہ نہیں کرتے۔"

تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "مجھے امید ہے کہ اللہ عَزَّوَجَلَّ مجھے انہی لوگوں میں شامل فرمادے گا۔

"میں نے دوسری صفت بیان کرتے ہوئے کہا:

"انہیں خلیفہ بنایا گیا۔"

تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا: "بے شک اللہ عَزَّوَجَلَّ نے مجھے یہ منصب عطا فرمایا ہے اور آپ اللہ عَزَّوَجَلَّ سے دعا کریں کہ وہ مجھے اسے صحیح طور پر سنبھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔

"پھر میں نے تیسری صفت بیان کرتے ہوئے کہا:

"انہیں شہید کیا گیا۔"

تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے نہایت ہی عاجزی کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"میرے لیے شہادت کہاں؟

یہ تو تمہارے سامنے ہے کہ جنگوں میں تم لوگ جاتے ہو، میں نہیں۔" پھر فرمایا: "ہاں کیوں نہیں؟

اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ چاہے تو ایسا بھی ہو سکتا ہے، اور جب وہ چاہے گا ایسا ہو جائے گا۔" (الاستیعاب، عمر بن الخطاب، ج۳، ص ۲۴۲)

خصائلِ مولیٰ علی شیر خدا:

حضرتِ سیّدُنا سعد بن ابی وقاص رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے مروی ہے کہ حضور نبیِّ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے حضرتِ علی رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی تین خصلتیں بیان فرمائیں:

(۱) ... صبح جھنڈا اس شخص کے ہاتھ میں دوں گا جس سے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اور اس کا رسول محبت کرتے ہیں۔

(۲)...حدیث طیر۔

(۳)...حدیث غَدیرِ خُم۔(یعنی جس کا میں مولا ہوں اس کے علی مولا ہیں)

(ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۳۹۸، حدیث:۳۷۳۳)

حدیث طیر: حضرتِ سیِّدُنا انس بن مالک رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سے روایت ہے کہ حضور نبیِّ کریم، رَءُوْفٌ رَّحیم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کے پاس ایک چڑیا تھی کہ آپ نے بارگاہ الٰہی میں عرض کی: اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میرے پاس ایسے شخص کو لا جو ساری مخلوق سے تجھے پسند ہو کہ میرے ساتھ یہ چڑیا کھائے تو آپ کے پاس حضرت علی آئے اور آپ کے ساتھ وہ کھائی۔

(ترمذی، کتاب المناقب، باب مناقب علی بن ابی طالب، ۵/ ۴۰۱، حدیث:۳۷۴۲)

رِیاکار کی تین نشانیاں

حضرتِ سَیِّدُنا علی المرتضیٰ شیر خدا کَرَّمَ اللّٰہُ تَعَالٰی وَجْہَہُ الْکَرِیْم فرمایا کرتے تھے کہ ریاکار کی تین نشانیاں ہیں:

1. جب تنہا ہوتا ہے تو عمل میں سستی کرتا ہے۔
2. جب لوگوں میں ہوتا ہے خوشی خوشی عمل کرتا ہے۔
3. تعریف کی جائے تو اس کا عمل بڑھ جاتا ہے اور جب برائی بیان کی جائے تو عمل کم کر دیتا ہے۔ (احیاء العلوم:۳/ ۳۶۴)

گھر کا کل سامان صرف تین چیزیں:

حضرت سَیِّدُنا مَعْمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ اپنی روایت میں بیان کرتے ہیں کہ جب امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمرِ فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ مُلکِ شام تشریف لائے تو وہاں کے خاص و عام تمام لوگوں نے آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کا اِستقبال کیا، آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے دریافت فرمایا: میرا بھائی کہاں ہے؟

لوگوں نے پوچھا: کون؟ فرمایا: ابو عبیدہ بن جَرّاح (رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ)

لوگوں نے عرض کی: وہ ابھی تھوڑی ہی دیر میں آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس پہنچ جائیں گے۔

پھر جب ابو عبیدہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ سواری سے اُترے اور سلام کیا، خیریت وغیرہ دریافت کی اور ان کے گھر تشریف لے گئے۔

امیر المومنین حضرت سَیِّدُنا عمر فاروق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے ان کے گھر میں صرف تین چیزیں دیکھیں:

(1) تلوار (2) تیروں کا ترکش (3) کجاوہ دیکھا۔ (مراٰۃ المناجیح، ج۸، ص۴۳۶)

میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں

حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ کو اشاعت علم کا جذبہ بارگاہِ نبوی عَلٰی صَاحِبِھَا الصَّلٰوۃُ وَالسَّلَام سے ہی ملا تھا اور آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سرکار صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے مسائل پوچھا کرتے تھے۔ چنانچہ

حضرت سیدنا ابو ہریرہ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ سے روایت ہے کہ شہنشاہِ مدینہ، قرارِ قلب وسینہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے ارشاد فرمایا:

جو رمضان کا روزہ رکھے اور تین چیزوں سے بچا رہے تو میں اسے جنت کی ضمانت دیتا ہوں۔

حضرت سیِّدُنا ابو عبیدہ بن جراح رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے عرض کی: یا رسول اللہ! وہ تین چیزیں کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا:

(1) زبان (2) پیٹ (3) شرم گاہ۔ (... تاریخ مدینہ دمشق، ج۵۴، ص۱۶۶ مفھوماً)

تین میں قوی اور باقی میں کمزور

حضرت سیِّدُنا سعد بن مُعاذ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُ فرماتے ہیں: تین باتیں ایسی ہیں کہ میں ان میں قوی ہوں اور ان کے علاوہ میں کمزور ہوں:

1. میں جب سے مسلمان ہوا ہوں کوئی نماز اس طرح نہیں پڑھی کہ اختتامِ نماز تک کوئی خیال آیا ہو۔
2. میں جس جنازہ کے ساتھ گیا فارغ ہونے تک یہی سوچتا رہا کہ یہ (مردہ) کیا جواب دے گا اور اس سے کیا سوال کیا جائے گا۔
3. میں نے آقائے دوجہاں، رحمتِ عالمیاں صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے جو بات بھی سنی تو یقین کر لیا کہ یہ حق ہے۔

(احیاء العلوم: ج5، ص308)

انسان کے کامل ہونے کی تین نشانیاں

حضرت سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

انسان کے کامل ہونے کی تین نشانیاں ہیں:

1. مصیبت کے وقت شکوہ نہ کرنا۔
2. اپنی تکلیف سب کو نہ بتانا۔
3. اپنے منہ میاں مٹھو نہ بننا۔

(الزھد للامام احمد بن حنبل، زھد ابی الدرداء، الحدیث: 773، ص166)

موت کو ترجیح دیتا

حضرت سیِّدُنا ابو دَرْدَاء رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ فرمایا کرتے کہ اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو میں موت کو ترجیح دیتا۔ عرض کی گئی: وہ تین چیزیں کون سی ہیں؟ ارشاد فرمایا:

1. دن رات اپنے ربّ تعالٰی کے حضور سجدے کرنا
2. سخت گرمی کے دنوں میں پیاسا رہنا (یعنی روزے رکھنا)
3. ان لوگوں کے حلقوں میں بیٹھنا جو کلام کو عمدہ پھلوں کی طرح چنتے ہیں۔

پھر فرمایا: کمال درجہ کا تقویٰ یہ ہے کہ بندہ ایک ذرّہ کے معاملے میں بھی اَللّٰہ تعالٰی سے ڈرے اور جس حلال میں ذرہ بھر حرام کا شبہ ہو اسے ترک کر دے، اس طرح وہ اپنے اور حرام کے درمیان مضبوط آڑ بنالے گا۔ چنانچہ

اَللّٰہ تعالٰی نے اپنے مقدّس کلام میں بندوں کے انجام کو بیان کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

فَمَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ خَیْرًا یَّرَهٗ ﴿۷﴾ وَ مَنْ یَّعْمَلْ مِثْقَالَ ذَرَّةٍ شَرًّا یَّرَهٗ ﴿۸﴾

ترجمۂ کنزالایمان: تو جو ایک ذرّہ بھر بھلائی کرے اسے دیکھے گا اور جو ایک ذرّہ بھر برائی کرے اسے دیکھے گا۔

اس لئے تم کسی برائی کو معمولی نہ سمجھو اور نہ ہی کسی نیکی کو حقیر جانو۔

(الزہد الکبیر للبیہقی، الحدیث: 870، ص324)

مجھے بہت محبوب ہیں:

آپ رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ یہ بھی فرمایا کرتے کہ تین چیزیں جنہیں لوگ ناپسند کرتے ہیں مجھے بہت محبوب ہیں:

(1) فقر (2) مرض (3) موت۔

(الزہد للامام احمد بن حنبل، باب زہد ابی الدرداء، الحدیث: 736، ص162، بتغیرٍ)

عرش کے سائے میں

حضرت جابر رضی اللہ تعالٰی عنہ سے مروی ہے:

ثَلٰثٌ مَنْ کُنَّ فِیْهِ اَظَلَّهُ اللّٰهُ تَحْتَ عَرْشِهٖ یَوْمَ لَا ظِلَّ اِلَّا ظِلُّهُ الْوُضُوْءُ عَلَی الْمَکَارِهِ وَالْمَشْیُ اِلَی الْمَسَاجِدِ فِی الظُّلَمِ وَاِطْعَامُ الْجَائِعِ

تین چیزیں جس شخص میں ہوں گی اللہ تعالٰی اس کو اپنے عرش کے نیچے اس دن سایہ دے گا جس دن اس کے سائے کے سوا کوئی سایہ نہ ہو گا۔

1. تکلیفوں کے باوجود وضو کرنا
2. اندھیریوں میں پیدل مسجد تک جانا
3. اور بھوکے کو کھانا کھلانا۔

(کنزالعمال، کتاب المواعظ...الخ، الباب الاول، الحدیث:۴۳۲۱۲، ج۸، الجزئ۱۵، ص۳۴۲)

تین باتوں کی نصیحت:

حضرت سیِّدُنا عامِر شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے والد حضرت سیِّدُنا عبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے انہیں نصیحت کرتے ہوئے فرمایا:

اے میرے بیٹے! میں دیکھ رہا ہوں کہ امیر المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ تمہیں صحابۂ کرام رِضْوَانُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِمْ اَجْمَعِیْن کے ساتھ اپنے پاس بلاتے، قریب بٹھاتے اور تم سے مشورہ بھی کرتے ہیں۔ پس تم اللہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرو اور میری تین باتیں یاد رکھو:

1. امیر المومنین رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ کے سامنے کبھی بھی تم سے ذرّہ برابر جھوٹ صادر نہ ہو۔
2. کبھی ان کا راز کسی پر ظاہر نہ کرنا۔
3. نہ ان کے پاس کسی کی غیبت کرنا۔

حضرت سیِّدُنا عامِر شَعْبِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں: میں نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے عرض کی کہ "ان میں سے ہر بات ایک ہزار (درہم و دینار) سے بڑھ کر ہے"

تو انہوں نے فرمایا: "نہیں! بلکہ میرے نزدیک ان میں سے ہر بات کی قیمت 10 ہزار سے بڑھ کر ہے۔"

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: ج1، ص558،559)

(المعجم الکبیر، الحدیث:۱۰۶۱۹، ج۱۰، ص۲۶۵)

(المصنف لابن ابی شیبۃ، کتاب الادب، باب مایؤمر بہ الرجل فی مجلسہ، الحدیث:۱، ج۶، ص۱۱۳)

گالی دینے والے پر نرمی:

حضرت سیِّدُنا ابنِ بُرَیْدَہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ سے مروی ہے کہ ایک شخص نے حضرت سیِّدُنا عبد اللہ بن عبَّاس رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو گالی دی تو آپ رَضِیَ اللہُ تَعَالٰی عَنْہُ نے فرمایا:

1. تم مجھے گالی دے رہے ہو جبکہ مجھ میں تین خصلتیں ہیں۔

2. میں کتابُ اللہ کی ایک آیت کی تلاوت کرتا ہوں تو میں چاہتا ہوں کہ اس آیت کے بارے میں جو میں جانتا ہوں اسے سب جان لیں۔

3. جب میں سنتا ہوں کہ کوئی مسلمان حکمران عدل وانصاف پر مبنی فیصلہ کرتا ہے تو مجھے خوشی ہوتی ہے اگرچہ میں کبھی اس سے اپنا کوئی فیصلہ نہ کرواؤں۔

4. جب مسلمانوں کے کسی شہر پر بارش برسنے کا سنتا ہوں تو مجھے خوشی محسوس ہوتی ہے اگرچہ میرے جانور وہاں نہ چرتے ہوں۔

(المعجم الکبیر، الحدیث:۱۰۶۲۱، ج۱۰، ص۲۶۶)

افضل حاجی:

حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد بیان کرتے ہیں:

میں نے حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا سے پوچھا:

بیتُ اللہ کا حج کرنے والوں میں سے کون سا شخص افضل اور زیادہ اجر والا ہے؟ فرمایا: وہ شخص جس میں تین خصلتیں جمع ہوں:

(1)... سچی نیت (2)... کامل عقل (3)... حلال خرچ۔

حضرتِ سیِّدُنا امام مجاہد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَاحِد فرماتے ہیں: میں نے یہ بات حضرتِ سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا کو بتائی تو انہوں نے فرمایا: اِبْنِ عُمَر رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہُمَا نے سچ فرمایا۔

میں نے پوچھا: جب آدمی کی نیت درست اور خرچ حلال ہے تو عقل کی کمی سے کیا نقصان ہو گا؟

فرمایا: اے ابو حجاج! تم نے مجھ سے وہی سوال کیا جو میں نے رسولِ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم سے پوچھا تو آپ نے ارشاد فرمایا:

اس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! کوئی بھی شخص اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کی اطاعت اچھی عقل سے زیادہ کسی چیز سے بھی نہیں کر سکتا اور اللہ عَزَّوَجَلَّ بندے کا روزہ، نماز، حج، عمرہ اور صدقہ نیز کسی بھی قسم کی نیکی اس وقت تک قبول نہیں کرتا جب تک بندہ اسے عقل سے سرانجام نہ دے اور اگر کوئی جاہل عبادت میں خوب کوشش کرنے والوں سے بھی بڑھ جائے تو وہ اصلاح سے زیادہ فساد برپا کرے گا۔ (مسند الحارث، کتاب الادب، باب ماجاء فی العقل، ۲/ ۸۰۹، حدیث:۸۳۰)

آدم علیہ السلام کیساتھ اترنے والی چیزیں

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے مروی ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے ساتھ تین چیزیں زمین پر نازل ہوئیں۔

(1) حجر اسود (2) عصاءِ موسوی (3) لوہا۔ (تفسیر صاوی، ج۶، ص۲۱۱۲، پ۲۷، الحدید:۲۵)

خالص محبت کرنے کا ذریعہ

تین چیزیں تیرے لئے تیرے بھائی کی خالص محبت کرنے کا ذریعہ ہیں:

1. جب تو اس سے ملے تو اسے سلام کرے۔
2. تو اس کے لئے مجلس میں (جگہ) کشادہ کرے۔
3. تو اسے اس نام سے بلائے جو اسے پیارا ہو۔

(المستدرک، کتاب معرفۃ الصحابۃ، باب ثلاث...الخ، الحدیث ۵۸۷۰، ج۴، ص۵۳۳)

بطور خاص دی گئیں:

حضرت عبد اللہ ابن مسعود سے مروی ہے کہ رسول اللہ کو تین چیزیں بطور خاص عطا کی گئیں:

(1) پانچ نمازیں (2) سورہ بقر کی آخری آیتیں (3) آپ کی امت کے ہر اس شخص کی مغفرت جو اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہرائے۔ (الصحیح المسلم باب فی قول اللہ تعالٰی ولقد راٰہ نزلۃ اخرٰی مطبوعہ قدیمی کتب خانہ لاہور ۱/۹۷)

اللہ تمہیں فائدہ پہنچائے گا

حضرتِ سیِّدُنا داوٗد بن مُہاجر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ کہتے ہیں:

تین انوکھی باتیں:

حضرت سیِّدُنا سلمان فارسی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْغَنِی فرماتے ہیں: مجھے تین طرح کے آدمیوں نے اتنا حیران کیا حتّٰی کہ مجھے ہنسی آگئی

1. جو دنیا سے امید باندھ رکھے حالانکہ موت اسے ڈھونڈھ رہی ہوتی ہے
2. غافل شخص ہے حالانکہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے غافل نہیں
3. وہ شخص ہے جو دل کھول کر ہنسے حالانکہ اسے معلوم نہیں کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ اس سے راضی ہے یا ناراض؟

یوں ہی تین باتیں ایسی ہیں جنہوں نے اتنا غمگین کیا کہ رونا آگیا

1. پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم اور صحابۂ کرام عَلَیْہِمُ الرِّضْوَان کی جدائی کا غم۔
2. قیامت کا خوف۔
3. **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے سامنے کھڑا ہونے کا ڈر کیونکہ میں نہیں جانتا کہ جنت میں بھیجا جاؤں گا یا جہنم میں۔

(احیاء العلوم: ج5، ص488)

صحابیِ رسول کی نصیحت

حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ مجھے صحابیِ رسول حضرتِ سیِّدُنا فضالہ بن عبید رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ کی صحبت نصیب ہوئی تو میں نے عرض کی:

اللہ عَزَّوَجَلَّ آپ پر رحم فرمائے، مجھے کچھ نصیحت فرمایئے!

انہوں نے فرمایا: تین باتیں یاد کرلو **اللہ** عَزَّوَجَلَّ تمہیں ان سے فائدہ پہنچائے گا:

1. تم دوسروں کو پہچانو لیکن تمہاری کوئی پہچان نہ ہو
2. لوگوں کی بات سنو لیکن تم کلام نہ کرو۔
3. تم بیٹھو لیکن تمہارے ساتھ کوئی نہ بیٹھے۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: ج5، ص181)

جس نے ضائع کیا وہ اس کا دشمن ہے

حضرت سیِّدُنا حمید بن ہلال عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَلَال سے مروی ہے کہ حضرت سیِّدُنا کعب الاحبار رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:

کتابُ اللّٰہ میں تین چیزیں ایسی ہیں جو بڑی عظمت والی ہیں جس نے ان کی حفاظت کی وہ اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا حقیقی بندہ ہے اور جس نے انہیں ضائع کیا وہ اس کا حقیقی دشمن ہے:

(1) نماز (2) روزہ (3) غسل جنابت۔

(شعب الایمان، باب فی الطہارات، الحدیث:۲۷۴۹، ج۳، ص۱۹)

فرامین بزرگان دین رحمۃ اللہ علیہم

تین چیزیں مچھر کے پر کے برابر بھی نہیں

دُرَّۃُ النَّاصِحین میں ہے: "ثَلٰثَۃُ اَشْیَاءٍ لَاتَزِنُ عِنْدَاللّٰہِ جَنَاحَ بَعُوْضَۃٍ"

یعنی تین چیزیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کے نزدیک مچھر کے پَر کے برابر بھی وزن نہیں رکھتیں:

1. "اَحَدُھَا الصَّلٰوۃُ بِغَیْرِ خُضُوْعٍ وَّ خُشُوْعٍ" ان میں سے ایک یہ کہ نماز خُشُوع و خُضُوع کے بغیر پڑھی جائے۔
2. "وَالثَّانِیَ الذِّکْرُ بِالْغَفْلَۃِ لِاَنَّ اللّٰہَ تَعَالٰی لَایَسْتَجِیْبُ دُعَاءَ قَلْبٍ غَافِلٍ" دوسری یہ کہ ذِکر، غفلت کے ساتھ کیا جائے، کیونکہ اللہ عَزَّوَجَلّ دلِ غافل کی دُعا قبول نہیں فرماتا۔
3. "وَالثَّالِثُ الصَّلٰوۃُ عَلَی النبی ﷺ مِنْ غَیْرِ حُرْمَۃٍ وَّنِیَّۃٍ" اور تیسری یہ کہ سرکار ﷺ پر بلا تعظیم وبلانیّت دُرُودِ پاک پڑھنا۔

موت آکر رہے گی:

حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُ اللہ بن عُمیر رَحْمَۃُ اللہِ الْغَفَّار بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْعَزِیْز نے ہمیں ملک شام کے مقامِ طین پر بَرسرِ منبر خطبہ دیا اور حمد و ثناء کے بعد تین باتیں کہیں:

1. اے لوگو! پوشیدہ حالت درست کرو تمہاری ظاہری حالت بھی درست ہو جائے گی
2. آخرت کے لئے عمل کرو دنیا تمہیں کافی ہو جائے گی
3. جان لو! ایسا کوئی شخص نہیں جس کے آباء واَجداد میں سے کوئی ایسا ہو جسے موت نے اپنی آغوش میں نہ لیا ہو۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: ج5، ص344،345)

سیدنا امام جعفر صادق کی نصیحتیں

حضرت سیدنا سفیان ثوری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں: ''میں نے حضرت سیدنا جعفر صادق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس حاضر ہو کر عرض کی: ''اے اللہ کے رسول ﷺ کے شہزادے رضی اللہ تعالیٰ عنہ! مجھے وصیت فرمایئے؟

'' تو انہوں نے دو باتیں ارشاد فرمائیں: ''اے سفیان!

1. مروّت جھوٹے کے لئے اور راحت حاسد کے لئے نہیں ہوتی ۔
2. اخوت تنگ دل لوگوں کے لئے اور سرداری بداخلاق لوگوں کے لئے نہیں ہوتی۔

''میں نے عرض کی: ''اے شہزادۂ رسول ﷺ مزید ارشاد فرمایئے؟

'' تو انہوں نے مزید ارشاد فرمایا: ''اے سفیان!

1. اللہ عزوجل کے حرام کردہ کاموں سے رکے رہو، تدبر والے بن جاؤ گے
2. اللہ عزوجل نے تمہارے لئے جو تقسیم مقرر کی ہے اس پر راضی رہو، سرِ تسلیم خم کرنے والے بن جاؤ گے۔
3. لوگوں سے اسی طرح ملو جس طرح تم چاہتے ہو کہ وہ تم سے ملیں، ایمان والے بن جاؤ گے
4. فاجر کی صحبت میں نہ بیٹھو کہیں وہ تمہیں اپنی بدکاریاں نہ سکھادے، جیساکہ مروی ہے کہ،

سرکارِ والاتَبار، بے کسوں کے مددگار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا فرمانِ عالیشان ہے:

''آدمی اپنے دوست کے دین پر ہوتا ہے، للٰذا تم میں سے ہر ایک کو چاہے کہ وہ دیکھے کس سے دوستی کر رہا ہے۔''

(جامع الترمذی، کتاب الزھد، باب الرجل علی دین خلیلہ، الحدیث: ۲۳۸۷، ص۱۸۹۰)

اپنے معاملات میں اللہ عزوجل کا خوف رکھنے والوں سے مشورہ کرلیا کرو۔

''میں نے عرض کی: ''اے شہزادۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید ارشاد فرمایئے؟'' تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ''اے سفیان!

1. جو خاندان کے بغیر عزت
2. اور حکمرانی کے بغیر ہیبت اور رعب ودبدبہ حاصل کرنا چاہتا ہو

اسے چاہے کہ اللہ عزوجل کی نافرمانی کی ذلت سے نکل کر اس کی فرمانبرداری میں آجائے۔

''میں نے عرض کی: ''اے شہزادۂ رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مزید نصیحت فرمایئے؟

''تو انہوں نے ارشاد فرمایا: ''مجھے میرے والد گرامی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین باتیں سکھاتے ہوئے مجھ سے ارشاد فرمایا:

''اے میرے بیٹے!

1. جو برے آدمی کی صحبت اختیار کرتا ہے، وہ سلامت نہیں رہتا
2. جو برائی کی جگہ جاتا ہے، اس پر تہمت لگتی ہے اور
3. جو اپنی زبان قابو میں نہیں رکھتا، وہ نادم ہوتا ہے۔'' (جہنم میں لے جانے والے اعمال: ج1، ص75،76)

امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان

حضرت سیّدنا امام مالک رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

1. عمامہ شریف باندھنا
2. اِحتِباء کرنا (اِحتِباء کی صورت یہ ہے کہ آدمی سرین کو زمین پر رکھ دے اور گھٹنے کھڑے کرکے دونوں ہاتھوں سے گھیر لے اور ایک ہاتھ کو دوسرے سے پکڑ لے اس قسم کا بیٹھنا تواضُع اور انکسار میں شمار ہوتا ہے۔)
3. جوتے پہننا عرب کا طریقہ ہے۔

یہ وہ کام ہیں جو عجم میں نہ تھے، عمامہ شریف باندھنا تو اسلام کی ابتداء سے ہی ہے جو کہ اب تک بھی جاری وساری ہے۔

(شرح البخاری لابن بطال، کتاب اللباس، باب العمائم، ۸۹/۹)

کس طرح، کتنا اور کب سونے سے نسیان پیدا ہوتا ہے؟

حضرت سیّدنا ابراہیم شافعی عَلَیْہِ رَحمۃُاللّٰہِ الْقَوِی نے تین باتیں ذکر فرمائی ہیں:

(۱) ننگے جسم سونا۔ (۲) بکثرت نیند کرنا (۳) چاشت کے وقت سونا۔

(الکشف والبیان، ص۲۸) (قلائد العقیان، ص۲)

کامل الایمان ہونے کی علامت:

حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن محمد بلوی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ بیان کرتے ہیں کہ میں اور عمر بن نباتہ عابدین وزاہدین کا تذکرہ کررہے تھے کہ عمر نے کہا:

میں نے حضرت سیِّدُنا امام محمد بن ادریس شافعی عَلَیْہِ رَحمۃُاللّٰہِ الْکَافِی سے بڑا فصیح اور پرہیزگار شخص نہیں دیکھا کیونکہ ایک بار میں، حضرت سیّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی اور حارث بن لبید صفا (پہاڑی) کی طرف گئے حارث صالح مری کے شاگرد تھے۔ خوش کن آواز کے مالک تھے۔ انہوں نے قرآنِ پاک کی تلاوت شروع کی جب یہ آیاتِ مبارکہ تلاوت کیں:

"ہٰذَا یَوْمُ لَا یَنْطِقُوْنَ ﴿۳۵﴾ وَلَا یُؤْذَنُ لَهُمْ فَیَعْتَذِرُوْنَ ﴿۳۶﴾ (پ۲۹، المرسلٰت:۳۵،۳۶)

ترجمۂ کنزالایمان: یہ دن ہے کہ وہ بول نہ سکیں گے، اور نہ انہیں اجازت ملے کہ عذر کریں۔

تو میں نے دیکھا کہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی کا رنگ تبدیل ہو گیا، بدن کانپنے لگا، شدید بے قرار ہوگئے اور بیہوش ہو کر گر گئے۔ ہوش آنے پر دعا فرمانے لگے کہ

اے اللہ عَزَّوَجَلَّ! میں جھوٹوں کے مقام اور غافلوں کے اعراض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔ اے پروردگار عَزَّوَجَلَّ! اہلِ معرفت کے دل تیری بارگاہ میں جھک گئے، تیرے آگے طالبین کی گردنیں خم ہو گئیں۔ اے میرے ربّ عَزَّوَجَلَّ! مجھے اپنا جود و کرم عطا فرما، اپنی شانِ ستاری سے مجھے عظمت عطا فرما اور اپنے کرم سے میرے گناہ معاف فرما۔

(تاریخ دمشق لابن عساکر، محمد بن ادریس الشافعی:۷۱۰۶، ج۵۱، ص۳۳۶)

پھر آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ تشریف لے گئے اور ہم بھی چلے گئے۔ جب میں بغداد آیا اس وقت آپ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ عراق میں تھے۔ میں ایک مرتبہ دریا کے کنارے بیٹھا وضو کررہا تھا کہ قریب سے گزرتے ہوئے ایک شخص نے کہا:

"بیٹا! وضو اچھے طریقے سے کرو! اللہ عَزَّوَجَلَّ دنیا و آخرت میں تمہارے ساتھ اچھا معاملہ فرمائے گا۔" میں نے اس طرف توجُّہ کی تو وہ ایک بارعب شخص تھا جس کے پیچھے کئی لوگ تھے۔ میں جلدی سے وضو کرکے ان کے پیچھے چل دیا۔ انہوں نے میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: "کیا تمہیں کوئی کام ہے؟" میں نے کہا: "جی ہاں! اللہ عَزَّوَجَلَّ نے جو کچھ آپ کو سکھایا ہے اس میں سے مجھے بھی کچھ سکھا دیجئے۔" تو انہوں نے فرمایا: "جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی تصدیق کرے گا نجات پا جائے گا، جو اپنے دین کے معاملے میں خوف زدہ رہے گا ہلاکت

وبربادی سے محفوظ رہے گا اور جو دنیا سے بے رغبتی اختیار کرے گا کل بروزِ قیامت اس کی آنکھیں اللہ عَزَّوَجَلَّ کی طرف سے ملنے والے اجروثواب کو دیکھ کر ٹھنڈی ہوں گی۔

"پھر فرمایا: "کیا میں تمہیں مزید نہ بتاؤں؟ "میں نے کہا: "جی بتایئے! "فرمایا: "جس میں تین خصلتیں پائی گئیں اس نے اپنا ایمان مکمل کر لیا:

(1) ...نیکی کا حکم دینا اور اس پر عمل کرنا۔

(2)...برائی سے منع کرنا اور خود بھی باز رہنا۔

(3)...اللہ عَزَّوَجَلَّ کی حدود کی محافظت کرنا۔

"پھر فرمایا: "کیا میں تمہیں مزید کچھ بتاؤں؟ "میں نے کہا: "کیوں نہیں۔ "فرمایا: "دنیا سے بے رغبتی اختیار کرو، آخرت میں رغبت رکھو اور ہر حال میں اللہ عَزَّوَجَلَّ کو سچا جانو نجات پانے والوں میں ہو جاؤ گے۔ "یہ کہہ کر وہ تشریف لے گئے۔ میں نے پوچھا: "یہ کون تھے؟ "تو لوگوں نے بتایا کہ "یہ حضرت سیِّدُنا امام شافعی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْکَافِی تھے۔

(تہذیب الاسماء واللغات، الامام الشافعی، ج۱، ص۷۶۔۷۷، باختصارٍ۔)

تم ان کے بے ہوش ہو کر گرنے پر غور کرو پھر ان کے وعظ کے بارے میں سوچو کہ کس طرح یہ چیز ان کے زہد اور خوفِ خدا رکھنے پر دلالت کرتی ہے۔ خوفِ خدا اور زہد معرفتِ الٰہی کے بغیر حاصل نہیں ہوتے۔ کیونکہ قرآنِ پاک میں ارشاد رب العباد ہے:

"اِنَّمَا یَخْشَی اللّٰہَ مِنْ عِبَادِہِ الْعُلَمٰٓؤُا ؕ (پ۲۲ فاطر:۲۸)

ترجمۂ کنز الایمان: اللہ سے اس کے بندوں میں وہی ڈرتے ہیں جو علم والے ہیں۔ (احیاء العلوم: ج1، ص105)

لوگ تین باتیں صرف زبانی کرتے ہیں:

"**عُیُوْنُ الْاَخْبَار**" میں ہے حضرتِ شقیق بلخی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

لوگ تین باتیں محض زبانی کرتے ہیں مگر عمل اس کے خلاف کرتے ہیں:

1. کہتے ہیں کہ ہم اللہ تَعَالٰی کے بندے ہیں لیکن کام غلاموں جیسے نہیں کرتے بلکہ آزادوں کی طرح اپنی مرضی پر چلتے ہیں۔
2. کہتے ہیں کہ اللہ تَعَالٰی ہی ہمیں رزق دیتا ہے لیکن ان کے دل دنیا اور متاعِ دنیا جمع کئے بغیر مطمئن نہیں ہوتے اور یہ ان کے اقرار کے سراسر خلاف ہے۔
3. کہتے ہیں کہ آخر ہمیں مرجانا ہے مگر کام ایسے کرتے ہیں جیسے انہیں کبھی مرنا ہی نہیں۔ (مکاشفۃ القلوب: ص45)

تین خصلتوں والا رفیق

کسی دیہاتی نے ایک درخت کے پاس سکونت اختیار کی، وہ کہا کرتا تھا: "یہ درخت ایسا رفیق (ساتھی) ہے جس میں تین خصلتیں ہیں:

1. اگر یہ میری کوئی بات سنتا ہے تو اس کی چغلی نہیں کرتا۔
2. اگر میں اس کے چہرے پر تھوک دوں تو یہ میری اس حرکت کو برداشت کرتا ہے۔
3. اگر میں اس کے ساتھ بد خلقی سے پیش آؤں تو یہ مجھ پر غصہ نہیں کرتا۔"

خلیفہ بغداد ہارون الرشید نے جب اس کی یہ بات سنی تو کہا: "

اس دیہاتی نے مجھے دوستوں کے بارے میں زاہد بنا دیا ہے (یعنی جس میں یہ تین خصلتیں نہ ہوں اس کی صحبت اختیار نہ کی جائے)۔"

(احیاء العلوم: ج2، ص848)

سب سے زیادہ نفع مند ہم نشین:

ایک بزرگ کتابوں کا مطالعہ اور زیارتِ قبور کے ہی ہو کر رہ گئے، ان سے اس کی وجہ پوچھی گئی تو جواب دیا:

1. میں نے خلوت (تنہائی) سے زیادہ کسی چیز میں سلامتی نہیں پائی۔
2. قبر سے بڑھ کر کوئی واعظ نہیں پایا۔
3. کتب کے مطالعہ سے زیادہ نفع مند کوئی ہم نشیں نہیں پایا۔

(احیاء العلوم: ج2، ص848)

اللہ پر کامل ایمان والا شخص

حضرت سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی فرماتے ہیں:

جس آدمی میں یہ تین خصلتیں ہوں اس کا **اللہ** عَزَّوَجَلَّ پر کامل ایمان ہوتا ہے:

1. جب وہ حالتِ رضا میں ہو تو اس کی یہ حالت اسے باطل کی طرف نہ لے جائے۔
2. جب غصے میں ہو تو حق سے تجاوز نہ کرے۔
3. جب اسے طاقت حاصل ہو تو وہ چیز نہ لے جو اس کی نہیں۔

(احیاء العلوم: ج3، ص535)

(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، ۶/ ۳۲۰، حدیث: ۸۳۲۹، قول سری سقطی علیہ الرحمہ)

مُحِبّ کی تین خصلتیں:

حضرت سیِّدُنا یحییٰ بن مُعاذ رازی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْہَادِی نے فرمایا:

"مَنْ اَحَبَّ اللّٰہَ اَبْغَضَ نَفْسَہٗ" یعنی جو اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کرتا ہے وہ اپنے نفس سے نفرت کرتا ہے۔

نیز فرماتے ہیں: جس میں تین خصلتیں نہ ہوں وہ محب نہیں:

1. کلامِ الٰہی کو مخلوق کے کلام پر ترجیح دیتا ہو۔
2. اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات کو مخلوق کی ملاقات پر ترجیح دیتا ہو۔
3. عبادت کو مخلوق کی خدمت پر ترجیح دیتا ہو۔ (احیاء العلوم: ج5، ص122)

تین خصلتیں:

جب حضرت سیّدُنا حاتم اصم عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْاَکْرَم بغداد تشریف لائے تو وہاں کے لوگ آپ کے پاس جمع ہو کر کہنے لگے: اے ابو عبدالرحمن عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن! آپ ایک عجمی شخص ہیں اور رک رک کر بات کرتے ہیں لیکن اس کے باوجود جس سے بھی بات کرتے ہیں اسے لاجواب کر دیتے ہیں:

آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: میری تین خصلتیں ہیں جنہیں میں اپنے مقابل پر ظاہر کرتا ہوں:

1. جب میرا مقابل درست ہو تو میں خوش ہوتا ہوں۔
2. غلطی کرے تو غمگین ہوتا ہوں۔
3. اپنے آپ کو اس سے محفوظ رکھتا ہوں کہ اسے اپنی جہالت دکھاؤں۔ (احیاء العلوم: ج1، ص230)

اسلاف کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام کی تین خصلتیں:

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

ہمارے اسلاف کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام (کی تین خصلتیں تھیں:)

1. نیند کے غلبے کے وقت سوتے۔
2. بھوک کی شدت کے وقت کھاتے۔
3. ضرورت کے مطابق کلام کیا کرتے تھے۔ (احیاء العلوم: ج1، ص1021)

مسجد میں صرف تین باتیں جائز

حضرتِ سیِّدُنا عَبْدُ رَبِّہٖ بن سلیمان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا عبد اللہ بن محیریز رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

مسجد میں صرف تین باتیں جائز ہیں:

(1)... نماز پڑھنا (2)... ذکر کرنا (3)... مستحق کا سوال کرنا اور اسے دینا۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء:ج5، ص184)

نوٹ: احناف کے نزدیک: ''مسجد میں اپنے لئے مانگنا جائز نہیں اور اسے دینے سے بھی علماء نے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ امام اسمٰعیل زاہد رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ نے فرمایا: جو مسجد کے سائل کو ایک پیسہ دے اسے چاہئے کہ ستّر(70) پیسے اللہ تعالیٰ کے نام پر اور دے کہ اس پیسہ کا کفارہ ہوں، اور کسی دوسرے کے لئے مانگا یا مسجد خواہ کسی اور ضرورتِ دینی کے لئے چندہ کرنا جائز اور سنت سے ثابت ہے۔''

(فتاوٰی رضویہ، ۱۶/ ۴۱۸)

استاذ اور شاگرد

منقول ہے کہ اگر اُستاذ میں تین باتیں ہوں تو اس کے سبب شاگرد پر نعمت مکمل ہو جاتی ہے:

(1)... صبر (2)... عاجزی (3)... اچھے اخلاق

اور اگر شاگرد میں تین باتیں ہوں تو اس کے سبب اُستاذ پر نعمت کامل ہو جاتی ہے:

(1)... عقل (2)... ادب (3)... اچھی سمجھ۔

(احیاء العلوم: ج1، ص263)(قوت القلوب، ص۲۵۰)

تین چیزیں جنت کے خزانوں میں سے

حضرت سیِّدُنا عبد العزیز بن ابی روّاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد فرماتے ہیں: کہا جاتا ہے کہ تین باتیں جنت کے خزانوں میں سے ہیں:

(1)... بیماری کو چھپانا (2)... صدقہ چھپا کر دینا (3)... مصیبتوں کو چھپانا۔

(اللآلئ المصنوعۃ، کتاب المرض والطب، ج۲، ص۳۲۹، عن ابن عمر)

محتاجی تین چیزیں لاتی ہے

حضرت سیِّدُنا لقمان حکیم رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے اپنے بیٹے سے فرمایا: اے میرے بیٹے! حلال کمائی کے ذریعے محتاجی سے نجات حاصل کر کیونکہ جو بھی محتاج ہوتا ہے اسے تین باتیں پہنچتی ہیں:

1. اس کے دین میں نرمی
2. عقل میں کمزوری آجاتی ہے
3. مروت ختم ہو جاتی ہے۔ پھر ان تینوں سے بڑھ کر یہ کہ لوگ اسے حقیر جانتے ہیں۔ (احیاء العلوم: ج2، ص232)

تین خصلتیں:

حضرتِ سیِّدُنایُونُس بن عَبدہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُنا محمد بن کعب قُرَظِی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَ لِی فرماتے ہیں:

جب اللّٰہ عَزَّ وَجَلَّ کسی بندے سے بھلائی کا ارادہ فرماتا ہے تو اس میں تین خصلتیں پیدا فرما دیتا ہے:

(1)...دین کی سمجھ بوجھ (2)...دنیا سے بے رغبتی (3)...اپنے عیوب کی معرفت۔

(حلیۃ الاولیاء:ج3،ص306)

عالِم کی تین خصلتیں:

حضرتِ سیِّدُنا عُبَیْدُاللہ بن عُمَر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیِّدُناابوحازم رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں:

تم اس وقت تک عالِم نہیں بن سکتے جب تک تم میں تین خصلتیں نہ پائی جائیں:

1. اپنے سے بڑے کی نافرمانی نہ کرو۔
2. اپنے سے چھوٹے کو حقیر نہ جانو۔
3. اپنے علم سے دنیا نہ کماؤ۔ (حلیۃ الاولیاء:ج3،ص349)

مال کی تین صفات:

حضرتِ سیِّدُنامیمون بن مہران عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الْمَنَّان فرماتے تھے:مال کی تین خصلتیں ہیں:

جو ایک میں کامیاب ہو گیا تو دوسری دو میں پھنس جانے کا خوف ہے جو دوسے نکل گیا تو تیسری میں پڑنے کا ڈر ہے

1. مال کی بنیاد حلال ہو لہٰذا تم حلال کمائی ہی کرنا اس میں کامیاب ہو جاؤ تو
2. اس مال سے مالی حقوق ادا کرنا اور اس میں بھی کامیاب ہو جاؤ تو
3. پھر نہ فضول خرچی کرنا اور نہ ہی ہاتھ تنگ کرنا۔

حضرتِ سیِّدُنا جعفر بن بُرقان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن کہتے ہیں:میں نے ان سے یہ بھی سنا کہ سب سے آسان روزہ کھانا پینا چھوڑ دیناہے۔

(حلیۃ الاولیاء:ج4،ص119)

فقراء اور اغنیاء کی تین چیزیں

حضرتِ سیِّدُنا شفیق زاہد علیہ رحمۃ اللہ الواحد سے مروی ہے کہ "فقراء نے تین چیزیں اختیار کیں:

(1)۔۔۔۔۔۔راحتِ نفس (2)۔۔۔۔۔۔دل کی فراغت (3)۔۔۔۔۔۔ہلکا حساب۔

اور اغنیاء نے بھی تین چیزیں اختیار کیں:

(1)۔۔۔۔۔۔نفس کی تھکاوٹ (2)۔۔۔۔۔۔دل کی مشغولیت (3)۔۔۔۔۔۔حساب کی سختی۔"

(احیاء علوم الدین، کتاب الفقر والزھد، بیان فضیلۃ الفقر علی الغنی، ج۴، ص۲۵۱)

ساتھیوں کیساتھ عدل واجب

حضرتِ سیّدُنا علامہ عبد الرءوف مَناوی علیہ رحمۃُ اللّٰہِ الہادی نقل فرماتے ہیں: ساتھیوں کے ساتھ عَدل کرنا واجب ہے اور عدل تین چیزوں کے ذریعے ہو سکتا ہے:

(1) زیادتی نہ کرنا (2) ذلیل کرنے سے بچنا (3) تکلیف نہ دینا۔

کیونکہ زیادتی نہ کرنے سے محبت بڑھتی ہے، ذلیل کرنے سے بچنا سب سے بڑی مہربانی ہے اور تکلیف نہ دینا سب سے بڑا اِنصاف ہے ۔ اگر یہ تین چیزیں نہ چھوڑی جائیں تو آپس میں دشمنیاں جنم لینے لگتی ہیں اور فساد برپا ہو جاتا ہے۔

(فیض القدیر، حرف الہمزۃ، ۳/ ۱۳۲، تحت الحدیث:۲۸۵۷)

صدق کے تین درجے

حضرت سیِّدُنا ابو بکر ورّاق عَلَیہِ رَحمَۃُاللّٰہِ الرَّزاق فرماتے ہیں: صِدق تین ہیں:

(1)...توحید میں صِدق (2)...عبادت میں صِدق (3)...مَعرِفت میں صِدق۔

(احیاء العلوم: ج5، ص309)

عبادت کی بنیاد

حضرتِ ابو الحسن زنجانی رَحمَۃُاللّٰہِ عَلَیہ کا قول ہے:

عبادت کی بنیاد تین چیزیں ہیں:

(1) آنکھ (2) دل (3) زبان۔

آنکھ عبرت کے لئے، دل غور و فکر کے لئے اور زبان سچائی کا گہوارہ اور ذکر و تسبیح کے لئے ہو، چنانچہ فرمانِ الٰہی ہے:

اُذْكُرُوا اللّٰهَ ذِكْرًا كَثِيْرًا ﴿۴۱﴾ وَّ سَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّ اَصِيْلًا ﴿۴۲﴾

ترجمہ: تم اللہ کا بہت زیادہ ذکر کرو اور صبح و شام اس کی تسبیح بیان کرو۔

تمہارے لئے تین چیزیں پسند کرتا ہوں

حضرتِ سیّدُنا یحییٰ بن کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَدِیْر بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا عبد اللہ بن عون رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:

"اے میرے بھائیو! میں تمہارے لئے تین چیزیں پسند کرتا ہوں:

1. قرآن پاک کہ دن رات اس کی تلاوت کرتے رہو
2. مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑو
3. مسلمانوں کی عزتوں کے درپے ہونے سے بچو۔ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: جلد3، صفحہ62)

ابلیس کے تین جال:

حضرتِ سیّدُنا سفیان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن ذکر کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا ابوسنان عَلَیْہِ رَحْمَۃُ الرَّحْمٰن نے فرمایا:

ابلیس کہتاہے کہ میں جب انسان کو تین چیزوں سے قابو میں کرلیتاہوں تب اس سے اپنے کام نکلواتاہوں وہ تین چیزیں یہ ہیں:

1. انسان کا اپنے گناہوں کو بھول جانا
2. اپنے عمل کو زیادہ سمجھنا
3. اپنی رائے پر غرور کرنا۔ (حلیۃ الاولیاء، جلد5، صفحہ119)

تین باتیں خود پر لازم رکھیں

حضرت سیّدُنا ابو وَہب محمد بن مُزاحم رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سیّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِی نے تین باتیں خود پر لازم کرر کھی تھیں:

1. کوئی ان کی خدمت نہیں کرے گا۔
2. ان کے لیے کپڑا نہیں بچھایا جائے گا۔
3. وہ کبھی اینٹ پر اینٹ نہیں رکھیں گے (یعنی گھر نہیں بنائیں گے)۔ (حلیۃ الاولیاء: ج6، ص538)

عاجزی کی بنیاد:

حضرتِ سیّدُنا عمرو بن قیس رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا: عاجزی کی بنیاد تین چیزیں ہیں:

1. ملاقات کے وقت سلام میں پہل کرنا۔
2. اعلیٰ کے بجائے ادنیٰ جگہ بیٹھنا پسند کرنا۔

3. اللہ عَزَّوَجَلَّ کی خاطر کئے جانے والے عمل میں دکھاوے، شہرت اور تعریف کو پسند نہ کرنا۔

(المرجع السابق: جلد5، صفحہ 131)

ان سے چھٹکارا حاصل کرے

حضرتِ سیِّدُنا مکحول دمشقی عَلَیۡہِ رَحۡمَۃُ اللّٰہِ الۡقَوِی فرماتے ہیں: چار چیزیں جس میں ہوں وہ ان پر قائم رہے اور تین چیزیں جس میں ہوں وہ ان سے چھٹکارا حاصل کرے۔ چار چیزیں یہ ہیں:

(1) شکر (2)ایمان (3) استغفار (4)دعا۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

(۱،۲)..."مَایَفۡعَلُ اللّٰہُ بِعَذَابِکُمۡ اِنۡ شَکَرۡتُمۡ وَاٰمَنۡتُمۡ"

ترجمہ: اگر تم شکر گزار بن جاؤ اور ایمان لاؤ تو اللہ تمہیں عذاب دے کر کیا کرے گا۔

(۳)..."وَمَاکَانَ اللّٰہُ مُعَذِّبَہُمۡ وَہُمۡ یَسۡتَغۡفِرُوۡنَ ﴿۳۳﴾"

ترجمہ: اور اللہ انہیں عذاب دینے والا نہیں جبکہ وہ بخشش مانگ رہے ہیں۔

(۴)..."مَایَعۡبَؤُا بِکُمۡ رَبِّیۡ لَوۡلَا دُعَآؤُکُمۡ"

ترجمہ: میرا رب تمہاری کوئی قدر نہیں فرمائے گا اگر تم اس کی عبادت نہ کرو۔

اور تین چیزیں یہ ہیں:

(1) عہد شکنی (2) فریب (3) سرکشی (زیادتی)

اللہ عَزَّوَجَلَّ ارشاد فرماتا ہے:

(1)..."فَمَنۡ نَّکَثَ فَاِنَّمَا یَنۡکُثُ عَلٰی نَفۡسِہٖ"

ترجمۂ کنز الایمان: تو جس نے عہد توڑا اس نے اپنے بڑے عہد کو توڑا۔

(پ۲۶، الفتح:۱۰)

(2)..."وَلَا یَحِیۡقُ الۡمَکۡرُ السَّیِّئُ اِلَّا بِاَہۡلِہٖ"

ترجمۂ کنز الایمان: اور برُا داؤں (فریب) اپنے چلنے والے ہی پر پڑتا ہے۔ (پ۲۲، فاطر:۴۳)

(3)..."اِنَّمَا بَغۡیُکُمۡ عَلٰۤی اَنۡفُسِکُمۡ"

ترجمۂ کنز الایمان: تمہاری زیادتی تمہارے ہی جانوں کا وبال ہے۔ (پ۱۱، یونس:۲۳)(حلیۃ الاولیاء: جلد5، صفحہ 235)

سیِّدُنا محمد بن کعب عَلَیْہِ الرَّحْمَہ کی نصیحت:

قبیلہ بنو سُلیم کے ایک بزرگ شخص کا بیان ہے کہ حضرتِ سیّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز کے پاس حضرت ہشام بن مَصاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد تشریف فرما تھے، دونوں حضرات مَحْوِ گفتگو تھے کہ کسی بات کا تذکرہ ہوا تو حضرتِ سیّدُنا عُمَر بن عبدُ العزیز عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْعَزِیْز رونے لگے۔ اسی دوران آپ کے خادم مُزاحِم آکر کہنے لگے کہ حضرتِ سیّدُنا محمد بن کَعب قُرَظی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِید روازے پر کھڑے ہیں؟

آپ نے فرمایا: انہیں اندر بھیج دو۔ وہ اندر آئے تو آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے اب تک آنسو نہیں پونچھے تھے۔

حضرتِ سیّدُنا محمد بن کعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ کہنے لگے: امیر المؤمنین! آپ کیوں رو رہے ہیں؟

حضرتِ سیّدُنا ہشام بن مَصاد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْجَوَاد نے کہا: فلاں بات کی وجہ سے رو رہے ہیں۔

یہ سن کر حضرتِ سیّدُنا محمد بن کعب رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:

امیر المؤمنین! یہ دنیا ایک بازار ہے جس سے وہ لوگ بھی چلے گئے جن کو اس نے نفع پہنچایا اور وہ بھی جنہیں اس نے نقصان پہنچایا۔ کتنے ہی لوگوں کو اس دنیا نے دھوکے میں مبتلا رکھا جو کہ ہماری طرح اس میں زندگی بسر کر رہے تھے حتّٰی کہ اچانک انہیں موت نے جکڑ لیا اور وہ اس دنیا سے خود کو ملامت کرتے ہوئے رخصت ہو گئے۔ وہ آخرت کے لئے جو چیز پسند کرتے تھے تیار نہ کر سکے اور آخرت میں جس چیز کو ناپسند کرتے تھے اس سے بچنے کا انتظام نہ کر سکے۔ جو لوگ ان کی تعریف تک نہیں کرتے تھے انہوں نے ان کے اموال بانٹ لئے جبکہ وہ اس ذات کی بارگاہ میں چلے گئے جس کے سامنے وہ کوئی بہانہ نہیں بنا سکتے۔

امیر المؤمنین! ہم پر لازم ہے کہ ہم ان کے اعمال کو دیکھیں تاکہ اُن کے اعمال کی مخالفت کرتے ہوئے ہم ان کے نزدیک قابلِ رشک ہو جائیں اور اُن اعمال کی طرف بھی دیکھیں جن کے بارے میں ہم اُن کے متعلق خوف زدہ تھے تاکہ ان سے بچ سکیں۔

امیر المؤمنین! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ سے ڈرتے رہئے اور دو چیزوں کو اپنے دل میں جگہ دیجئے:

1. جن اعمال کے ساتھ رب عَزَّوَجَلَّ کی بارگاہ میں حاضری دینا پسند کرتے ہیں انہیں آگے بھیجئے
2. جن اعمال کے ساتھ بارگاہِ الٰہی میں جانا پسند نہیں کرتے جہاں تک ممکن ہو ان اعمال کو تبدیل کر دیجئے اور جو سامان گزشتہ لوگوں کے لئے فائدے مند نہ تھا اس کا اس امید پر قصد نہ کیجئے کہ وہ آپ سے قبول کر لیا جائے گا۔

امیر المؤمنین! اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ کا خوف رکھیئے اور اپنا دروازہ کُھلا رکھیئے نیز اپنے تک رسائی میں آسانی رکھئے، مظلوم کی مدد کیجئے اور ظالم کو دور کیجئے۔ جس میں تین چیزیں پائی جائیں اس کا ایمان اللّٰہ عَزَّوَجَلَّ پر کامل ہو جاتا ہے:

1. جب کسی سے راضی ہو تو اس کی رضا اسے ناحق کام کی طرف نہ لے جائے
2. جب کسی پر غصہ کرے تو اس کا غصہ اسے حق سے تجاوز نہ کرنے دے اور
3. جب کسی چیز پر قادر ہو تو وہ نہ لے جس کا وہ حق دار نہیں۔

(حلیۃ الاولیاء: جلد 5، صفحہ 410،411)

تین چیزوں پر اللہ عَزَّوَجَلَّ غضب فرماتا ہے:

بعض علمائے کرام رَحِمَہُمُ اللّٰہُ السَّلَام نے فرمایا: تین چیزیں ایسی ہیں جن پر اللہ عَزَّوَجَلَّ غضب فرماتا ہے:

1. تعجب خیز بات کے بغیر ہنسنا۔
2. بغیر بھوک کے کھانا۔
3. بغیر شب بیداری کے دن میں سونا۔ (احیاء العلوم: جلد 1، صفحہ 1009)

دنیاوی لذات میں سے باقی ہیں

حضرت سیّدُنا محمد بن مُنکَدِر رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: دنیاوی لذّات میں سے صرف تین چیزیں باقی ہیں:

(1) رات کا قیام۔ (2) مسلمان بھائی وں سے ملاقات۔ (3) نمازِ باجماعت۔

(احیاء العلوم: جلد 1، صفحہ 1066)

سیّدُنا ابو سلیمان دارانی علیہ الرحمہ کا فرمان:

حضرت سیّدُنا ابو سلیمان دارانی قُدِّسَ سِرُّہُ النُّوْرَانِی سے نکاح کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے فرمایا:

1. عورتوں سے دوری برداشت کرنا ان کی باتیں برداشت کرنے سے بہتر ہے اور ان کی باتیں برداشت کرنا جہنم برداشت کرنے سے بہتر ہے۔
2. عمل کا جو مزہ غیر شادی شدہ شخص پاسکتا ہے وہ شادی شدہ نہیں پاسکتا۔
3. میں نے اپنے دوستوں میں کوئی بھی ایسا نہ پایا جو نکاح کے بعد پہلے والی حالت پر قائم رہا ہو۔

تین چیزیں ایسی ہیں کہ جس نے انہیں طلب کیا وہ دنیا میں مشغول ہو گیا:

(1) طلبِ معاش (2) نکاح (3) فضول باتوں پر مشتمل کتابیں۔ (احیاء العلوم: جلد2، صفحہ 85)

طالب جاہ ومنزلت کے تین اوصاف:

امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ریاکار کی تین علامات ہیں:

1. تعریف کو پسند کرتا ہے۔
2. مذمت کو ناپسند کرتا ہے۔
3. لوگوں کے پاس جو کچھ ہے اس کی لالچ کرتا ہے۔ (احیاء العلوم: ج3، ص917)

جس گھر سے برکت اٹھالی جاتی ہے

حضرتِ سیّدُنا امام اَوزاعی رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ بیان کرتے ہیں کہ حضرتِ سیّدُنا یحیٰی بن ابو کثیر عَلَیْہِ رَحْمَۃُاللّٰہِ الْقَدِیْر فرماتے ہیں:

تین چیزیں جس گھر میں ہوتی ہیں اس سے برکت اٹھالی جاتی ہے:

(1) فضول خرچی (2) زنا (3) خیانت۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: جلد 3، صفحہ 102)

شیطان کے تین جال:

حضرتِ سیّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُاللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: شیطان

(1) شہوت (2) رغبت (3) غصے

کے جال لے کر بیابانوں میں عبادت کرنے والے ایک عابد کے درپے ہوا لیکن اس کا کچھ نہ بگاڑ سکا، وہ عابد جب نماز پڑنے لگا تو شیطان سانپ بن کر اس کے قدموں سے ہوتا ہوا سر تک آگیا لیکن اس عابد کی یکسوئی میں ذرا فرق نہ آیا جب عابد سجدہ کرنے لگا تو سانپ اس کے سجدے کی جگہ بیٹھ گیا عابد نے سجدہ کرنے کے لیے سر جھکایا تو سانپ نے اپنا منہ کھول دیا تاکہ اس کے سر کو اپنا لقمہ بنالے چنانچہ عابد نے اپنا سر رکھا اور خوب زور سے دبایا حتّٰی کہ سجدے کے لئے زمین پر جم گیا۔

شیطان نے اس سے کہا:

میں تیرا وہی ساتھی ہوں جو تجھے ڈراتا رہا، میں نے شہوت، رغبت اور غصے کے ذریعے تجھ پر وار کیا اور میں ہی درندہ اور سانپ بن کر تیرے سامنے آیا لیکن تیرا کچھ نہ بگاڑ سکا، میں نے فیصلہ کیا ہے کہ میں تیرا دوست بن جاؤں اور آج کے بعد کبھی تیری نماز میں خلل نہ ڈالوں۔

عابد نے شیطان سے کہا:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ عَزَّوَجَلَّ میں کبھی تیرے خوف سے خوفزدہ نہیں ہوا اور اُس کا فضل ہے کہ مجھے تیری کوئی حاجت نہیں ہے۔

شیطان نے کہا:

تم مجھ سے جو چاہو پوچھ سکتے ہو میں تمہیں بتاؤں گا۔

عابد نے کہا:

میں نے کچھ نہیں پوچھنا۔

شیطان بولا:

کیا یہ نہیں پوچھو گے کہ تمہارے بعد تمہارے مال کا کیا ہو گا۔

عابد نے کہا:

اگر مجھے مال کی فکر ہوتی تو میں اسے چھوڑتا ہی کیوں۔

شیطان بولا:

کیا اپنے خاندان والوں کا بھی نہیں پوچھو گے کہ ان میں سے پہلے کون مرے گا؟

عابد نے کہا:

میں ان سے پہلے مروں گا۔

شیطان بولا:

کیا یہ بھی نہیں پوچھو گے کہ میں انسان کو کس چیز کے ذریعے گمراہ کرتا ہوں؟

عابد بولا:

کیوں نہیں! چل مجھے وہ چیز بتا جس کے ذریعے تجھے گمراہ کرنے کا یقین ہے۔

شیطان نے کہا:

تین چیزیں ہیں جو ان میں سے کسی ایک کو بھی برداشت نہیں کرتا میں اس پر غالب آجاتا ہوں:

(1) لالچ (2) جذباتی پن (3) نشہ

جب کوئی شخص لالچی ہوتا ہے تو ہم اس کے مال کو اس کی نظروں میں گھٹا دیتے اور اسے لوگوں کے مال کا لالچ دلاتے ہیں، جب وہ جذباتی ہوتا ہے تو ہم اس سے ایسے کھیلتے ہیں جیسے بچہ گیند سے کھیلتا ہے، اگر کوئی اپنی دعا سے مردوں کو زندہ کرنے والا ہو تب بھی ہم اس سے مایوس نہیں ہوتے کیونکہ جو عمارت وہ تعمیر کرتا ہے ایک کلمہ (زبان کی غلطی) کی وجہ سے ہمارے لیے گرا دیتا ہے اور جب کوئی نشہ میں ہو تو ہم اسے جہاں چاہتے ہیں لے جاتے ہیں جیسے بکری کے چھوٹے بچے کو کان سے پکڑ کر جہاں چاہو لے جاؤ۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: جلد 4، صفحہ 76)

نیکی کی دعوت دیتے وقت تکبر سے بچانے والی باتیں:

امام غزالی رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرماتے ہیں:

اس وقت تکبر سے نجات پانے کا طریقہ یہ ہے کہ جب تم کسی بدعتی یا فاسق کو دیکھو یا انہیں نیکی کی دعوت دو اور بُرائی سے منع کرو تو تین باتیں ذِہن نشین رکھو:

☆... **پہلی بات:** یہ ہے کہ تم اپنے سابِقہ گناہوں اور خطاؤں کی طرف نَظر کرو جو تم سے سَرزَد ہو چکی ہیں تاکہ تم خود اپنی نظروں میں حقیر ہو جاؤ۔

☆... **دوسری بات:** یہ کہ جن باتوں کی وجہ سے تمہیں ان پر فضیلت حاصل ہے مثلاً: علم، صحیح عقیدہ اور عمل صالح تو ان کے متعلق یوں تَصَوُّر کرو کہ تمہیں **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے یہ نِعْمَتیں عطا فرمائی ہیں، لہٰذا یہ اس کا اِحسان ہے اس میں تمہارا کوئی کمال نہیں۔ جب تم یہ خَیال کروگے تو تم خود پسندی سے محفوظ ہو جاؤ گے اور جب تم خود پسندی سے محفوظ ہو جاؤ گے تو تکبر سے بھی بچ جاؤ گے۔

☆... **تیسری بات:** یہ ہے کہ نہ تمہیں اپنے انجام کی خبر ہے نہ اس کے انجام کی جس پر تم تکبر کر رہے ہو۔ ممکن ہے کہ تمہارا خاتِمہ اچھا نہ ہو اور اس کا خاتمہ اچھا ہو۔

یہ تین باتیں پَیشِ نَظر رکھنے سے تم تکبر سے بچ جاؤ گے۔

ایک سوال اور اس کا جواب:

اگر تم کہو کہ میں جب ان باتوں کا لحاظ رکھوں گا تو فاسِق وبِدْعَتی پر غُصّہ کیسے کروں گا؟

تو اس کا **جواب** یہ ہے کہ تمہیں اپنے ربّ عَزَّوَجَلَّ کے لئے غصہ کرنا چاہئے کہ اس نے تمہیں اپنے لئے غُصّہ کرنے کا حکم دیا ہے نہ کہ اپنے نفس کے لئے اور جب تمہیں کسی بدعتی یا فاسق پر غصہ آئے تو اس وقت یہ تَصَوُّر نہ کرو کہ تم نجات پا جاؤ گے اور وہ ہلاک ہو جائے گا بلکہ تمہیں اپنے نفس پر ان گناہوں کا خوف ہونا چاہئے جو تم سے مخفی ہیں اور اللہ عَزَّوَجَلَّ انہیں جانتا ہے اور اس سے بڑھ کر تمہیں یہ خوف ہونا چاہئے کہ معلوم نہیں تمہارا خاتمہ ایمان پر ہو گا یا نہیں۔ اور اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے غصہ کرنے کا یہ مَطْلَب نہیں کہ جس پر غصہ کیا جائے تم اس پر تکبر کرو اور خود کو اس پر فائِق سمجھو۔ (احیاء العلوم: ج3، ص1078، 1079)

حضرت رابعہ بصریہ کے فرمان کا مطلب

حضرت سیِّدَتُنا رابعہ بصریہ عدویہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہَا کے فرمان **"ہمارا استغفار خود کئی استغفار کا محتاج ہے"** سے ہر گز تم یہ گمان نہ کرنا کہ انہوں نے (غافل شخص کے) زبانی ذکر کی مذمت کی ہے بلکہ انہوں نے دل کی غفلت کی مذمت کی ہے تو مزید استغفار کی حاجت دل کی غفلت کی وجہ سے ہے نہ کہ زبان کی حرکت کی وجہ سے اور اگر انسان زبانی استغفار سے بھی خاموش ہو جائے تو اب ایک نہیں بلکہ دوہرے استغفار کا محتاج ہو گا۔ تمہیں چاہئے کہ جب کسی کی مذمت یا تعریف کی جائے تو اسے اچھی طرح سمجھو ورنہ ہمیشہ سچ کہنے والی ذات حضور نبیّ اکرم صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کی اس حدیث کا درست مطلب سمجھ نہ پاؤ گے:

"حَسَنَاتُ الْاَبْرَارِ سَیِّئَاتُ الْمُقَرَّبِیْن"

یعنی نیک لوگوں کی نیکیاں مقربین کے لئے خطا کا درجہ رکھتی ہیں۔

ایسی باتوں کی حقیقت اسی وقت واضح ہوتی ہے جب انہیں دوسری باتوں کی طرف نسبت کرتے ہوئے سمجھا جائے۔ بغیر نسبت ایسی باتوں سے گریز کرنا چاہئے بلکہ مناسب تو یہ ہے کہ عبادات اور گناہوں کے ذرّات کو بھی حقیر نہ جانا جائے۔

اسی لئے حضرت سیّدُنا امام جعفر صادق رَضِیَ اللّٰہُ تَعَالٰی عَنْہ نے فرمایا:

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے تین چیزیں تین چیزوں میں چھپار کھی ہیں

1. اپنی رضا کو اپنی اطاعت میں تو کسی نیکی کو حقیر نہ جانو ممکن ہے اس کی رضا اسی میں ہو
2. اپنے غضب کو اپنی نافرمانی میں پوشیدہ رکھا ہے تو کسی گناہ کو ہلکا نہ جانو ممکن ہے اس کا غضب اسی میں ہو
3. اپنی ولایت کو اپنے بندوں میں چھپار کھا ہے تو کسی کو حقیر نہ جانو ممکن ہے وہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کا ولی ہو۔

مزید فرمایا کہ قبولیت کو دعا میں پوشیدہ رکھا ہے تو دعا کبھی نہ چھوڑو قبولیت کی گھڑی کوئی بھی ہو سکتی ہے۔

(احیاء العلوم: جلد 4، صفحہ 149)

تین چیزیں مانگیں دو عطا فرمادیں

حضرتِ سیّدُنا عمرو بن عتبہ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے **اللہ** عَزَّوَجَلَّ سے تین چیزیں مانگی ہیں دو اس نے مجھے عطا فرمادیں اور تیسری کا میں منتظر ہوں:

1. میں نے اس سے دنیا میں فراخی کا سوال کیا تو اب مجھے یہ پروا نہیں ہوتی کہ کتنا مال خرچ کیا اور کتنا باقی رہ گیا
2. میں نے اس سے نماز پر قوت مانگی تو اس نے مجھے نماز پر قوت عطا فرمادی
3. تیسرا سوال میں نے شہادت کا کیا ہے جس کے ملنے کی میں امید لگائے ہوئے ہوں۔

(المرجع السابق: جلد 4، صفحہ 200)

مجھے پرواہ نہ ہوتی

حضرتِ سیّدُنا معضد عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الصَّمَد نے فرمایا: اگر تین چیزیں نہ ہوتیں تو مجھے اپنے شہد کی مکھی ہونے کی بھی پروا نہیں ہوتی:

(1) گرمیوں کی دوپہر کی پیاس (2) سردیوں کی لمبی راتیں (3) نمازِ تہجد میں کِتَابُ اللہ کی لذت۔

(المرجع السابق: جلد 4، صفحہ 204)

ایک صدیق کا اِلہام اور صدیقین کی صفات:

ایک مرد صالح سے مروی ہے کہ حضرتِ رب العزت نے ایک صدیق پر اِلہام فرمایا کہ میرے بندوں میں کچھ ایسے بندے بھی ہیں جو مجھے محبوب رکھتے ہیں، میں انہیں محبوب رکھتا ہوں، وہ میرے مشتاقِ دیدار ہیں، میں ان کا مشتاقِ دیدار ہوں، وہ مجھے یاد کرتے ہیں، میں انہیں یاد فرماتا ہوں، وہ میری طرف دیکھتے ہیں اور میں ان پر نگاہِ رحمت ڈالتا ہوں، اگر تو ان کے راستہ پر چلے گا تو میں تجھے محبوب بناؤں گا

اور اگر تو نے ان کا راستہ نہ اپنایا تو میں تجھ سے دشمنی رکھوں گا۔ اس صدیق نے پوچھا: یا اللہ! ان کی علامتیں کیا ہیں ؟ تو ربِّ ذوالجلال نے فرمایا:

1. وہ دن ڈھلنے کا ایسا خیال رکھتے ہیں جیسے مہربان چرواہا اپنی بکریوں کا خیال رکھتا ہے
2. وہ غروبِ شمس کے ایسے مشتاق ہوتے ہیں جیسے سورج ڈوبنے کے بعد پرندہ اپنے آشیانے میں پہنچنے کا مشتاق ہوتا ہے۔
3. جب رات بھیگ جاتی ہے، تاریکی بڑھ جاتی ہے، بستر بچھا دیئے جاتے ہیں، لوگ اٹھ جاتے ہیں اور دوست دوستوں کے ساتھ خوش گپیاں کرتے ہیں تو وہ میرے لئے کھڑے ہو جاتے ہیں، میرے لئے چہروں کا فرش بچھا دیتے ہیں (سجدے کرتے ہیں) میرے کلام میں مجھ سے ہم کلام ہوتے ہیں، میرے انعامات کی آرزو کرتے ہیں، ان کی ساری رات گریہ وزاری کرتے، رحمت کی امید رکھتے اور خوفِ عذاب سے ڈرتے ہوئے، قیام و قعود، رکوع و سجود میں گزر جاتی ہے۔

مجھے اپنی نظرِ رحمت کی قسم! وہ میری وجہ سے گناہ کا بوجھ نہیں اٹھاتے اور مجھے اپنی سماعت کی قسم! وہ میری محبت کا شکوہ نہیں کرتے، میں پہلے پہل انہیں تین چیزیں عطا کرتا ہوں:

1. ان کے دلوں میں اپنا نور ڈال دیتا ہوں جس سے وہ میری خبر پالیتے ہیں جیسے میں ان کی خبر پاتا ہوں۔
2. اگر زمین و آسمان اپنی تمام تر اشیاء کے ساتھ ان کے میزانِ عمل میں رکھ دیئے جائیں تب بھی ان کے پلّے ہلکے ہوں گے اور میں ان کی نیکیاں بھاری کر دوں گا۔
3. میں اپنی رحمت کو اس کی طرف متوجہ کر دیتا ہوں اور وہ اس بات کو جان لیتا ہے کہ وہ جو کچھ مانگے گا میں اسے دے دونگا۔

تین خطرات:

حضرت سیِّدُنا ابراہیم زَیّات رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ وہ میت کے لئے رحمت کی دعا مانگ رہے ہیں۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے ان سے فرمایا:

اگر تم اپنے لئے رحمت کی دعا مانگو تو یہ زیادہ بہتر ہے کیونکہ یہ (مردہ) تو تین خطرات سے نجات پا گیا ہے:

1. ملک الموت کا چہرہ دیکھ چکا
2. موت کا مزہ چکھ چکا
3. خاتمہ کے خوف سے مامون ہو چکا ہے۔

(احیاء العلوم: جلد 2، صفحہ 760)

شہوت کو جڑ سے ختم کرو اگرچہ نکاح کے ذریعے:

مرید کو اپنی حالت اور اپنے دل پر نظر کرنی چاہئے اگر وہ شادی نہ کرنے میں ہی اپنے دل میں سکون پائے تو یہ آخرت کے راستے پر چلنے کے زیادہ قریب ہے۔ اگر اس معاملے میں وہ بے بس ہو تو نکاح اس کے لئے بہتر ہے اور اس بیماری کی دوا تین چیزیں ہیں:

(1)... بھوک (2)... نگاہیں نیچی رکھنا (3)... ایسے کام میں مشغول ہو جانا جو اس کے دل پر غالب آجائے۔

اگر یہ تینوں چیزیں بھی نفع نہ دیں تو صرف نکاح ہی ہے جو شہوت کو جڑ سے ختم کر سکتا ہے۔ (احیاء العلوم: جلد3، صفحہ319)

حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے تین چیزیں چھوڑی تھیں:

ایک بے علم مُدّعی نے ایک بزرگ سے دریافت کیا: حضرت آپ نے سیاہ پوشی کیوں اختیار فرمائی ہے، بزرگ نے جواب دیا: حضور عَلَیْہِ الصَّلٰوۃُ وَالسَّلام نے تین چیزیں چھوڑی تھیں:

(1) فقر (2) علم (3) شمشیر

1. شمشیر تو بادشاہوں نے لے لی مگر اسے صحیح طور پر استعمال نہ کیا۔
2. علم علماء نے اختیار کیا مگر اسے پڑھنے پڑھانے تک ختم کر دیا
3. فقر کو فقراء نے اختیار کیا مگر اسے وسیلہ حصولِ مال و جاہ بنالیا

میں نے ان تینوں کے غم میں سیاہ پوشی اختیار کی۔ (کشف المحجوب، باب لبس المرقعات، ص ۵۱)

دوست کی تین باتیں برداشت کرو:

حضرت سیّدُنا اَحنف بن قیس رَحمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا: دوست کے حق میں سے ہے کہ تو اس کی طرف سے تین باتوں کو برداشت کرے۔

(1) غصے کو (2) نازو نخرے کو (3) بد کلامی کو۔

ایک بزرگ فرماتے ہیں: میں نے کبھی کسی کو گالی نہیں دی اس لئے کہ اگر اچھے شخص نے مجھے گالی دی تو ایسے شخص کو معاف کرنے کا میں زیادہ حق دار ہوں اور اگر کسی کمینے شخص نے دی تو میں اپنی عزت و آبرو کو اس کا نشانہ نہیں بناتا۔ اس کے بعد آپ نے یہ شعر پڑھا:

وَاَغْفِرُ عَوْرَاءَ الْکَرِیْمِ اِدْخَارَہُ ☆ وَاَعْرِضُ عَنْ شَتْمِ اللَّئِیْمِ تَکَرُّمَا

ترجمہ: میں عزت دار کی خطا کو معاف کرتا ہوں تاکہ اجر پاؤں اور کمینے کی گالی، گلوچ سے پاک باز رہنے کی خاطر اعراض کرتا ہوں۔

ایک اور شاعر نے کہا:

خُذْ مِنْ خَلِیْلِکَ مَا صَفَا ☆ وَدَعِ الَّذِیْ فِیْہِ الْکَدَر

فَالْعُمْرُ اَقْصَرُ مِنْ مُّعَا ☆ تَبَۃِ الْخَلِیْلِ عَلَی الْغِیَرْ

ترجمہ: اپنے دوست کی جو بات اچھی لگے اسے لے لو اور جو اس میں بُرائی ہو اسے چھوڑ دو کیونکہ زندگی اس قدر نہیں کہ دوسروں کی باتوں پر دوست کو ملامت کرو۔

اپنے بھائی کا عذر قبول کرو:

جب تمہارا بھائی تمہارے سامنے کوئی عذر پیش کرے چاہے سچا ہو یا جھوٹا اس کا عذر قبول کرو۔

نور کے پیکر، تمام نبیوں کے سَرْوَر صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان عالیشان ہے:

"مَنِ اعْتَذَرَ اِلَیْهِ اَخُوْهُ فَلَمْ یَقْبَلْ فَعَلَیْهِ مِثْلُ اِثْمِ صَاحِبِ مَکْسٍ"

یعنی جس کے پاس اس کا بھائی عذر لائے اور وہ قبول نہ کرے تو اس پر ظلماً ٹیکس لینے والے کی مثل گناہ ہو گا۔

(سنن ابن ماجہ، کتاب الادب، باب المعاذیر، ۴/۲۱۱، الحدیث: ۳۷۱۸)

سرکارِ مدینہ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم کا فرمان مکرم ہے:

"اَلْمُوْءمِنُ سَرِیْعُ الْغَضَبِ سَرِیْعُ الرِّضَا"

یعنی مومن جلدی غصہ کرنے والا اور جلد راضی ہونے والا ہے۔

(المسند للامام احمد بن حنبل، مسند ابی سعید الخذری، ۴/۳۹، الحدیث: ۱۱۱۴۳، ملتقطاً)

آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّم نے مومن کا یہ وصف بیان نہیں فرمایا کہ اسے غصہ آتا ہی نہیں۔ اسی طرح **اللہ** عَزَّوَجَلَّ قرآن پاک میں ارشاد فرماتا ہے:

"وَالْکٰظِمِیْنَ الْغَیْظَ" (پ۴، اٰل عمرٰن: ۱۳۴) ترجمۂ کنزالایمان: اور غصہ پینے والے۔

اللہ عَزَّوَجَلَّ نے یہ ارشاد نہیں فرمایا: "وَالْفٰقِدِیْنَ الْغَیْظَ" یعنی غصہ نہ کرنے والے۔

اس کی وجہ یہ ہے کہ عادتاً یہ ناممکن ہے کہ انسان کو زخم لگے لیکن تکلیف نہ ہو، ہاں یہ ممکن ہے کہ اس تکلیف پر صبر کرے اور تحمل سے کام لے، تو جس طرح زخم کے وقت تکلیف ہونا بدنی طبیعت کا تقاضا ہے اسی طرح غصے کے اسباب کے وقت تکلیف ہونا قلبی طبیعت کا تقاضا ہے۔ (فیضان احیاء العلوم: ص 307)

بری صحبت سے بچو:

حضرتِ سیِّدُنا وہب بن منبہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں:

جو یہ جان لیتا ہے کہ میرا آگے بھیجا ہوا ہی میرا مال ہے اور جو پیچھے چھوڑ دیا وہ غیر کا مال ہے تو وہ ضرور صدقہ کرتا ہے، آپ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے بر سر منبر لوگوں کو خطبہ دیتے ہوئے فرمایا: مجھ سے تین باتیں اچھی طرح یاد کر لو:

(1) پیروی والی خواہش سے بچو (2) برے ہم نشین سے بچو (3) خود پسندی سے بچو۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء:ج4،ص82)

تین باتیں:

حضرتِ سیِّدُنا عون بن عبد اللہ رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: فقہا ایک دوسرے کو تین نصیحتیں کرتے اور بعض تو انہیں ایک دوسرے کو لکھ کر بھیجا کرتے تھے:

1. جو آخرت کے لئے عمل کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کی دنیا کے لئے کافی ہو جاتا ہے
2. جو اپنے پوشیدہ اعمال کی اصلاح کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے ظاہری اعمال کی اصلاح فرما دیتا ہے اور
3. جو اللہ عَزَّوَجَلَّ اور اپنے درمیان تعلق کی اصلاح کرے اللہ عَزَّوَجَلَّ اس کے اور لوگوں کے درمیان تعلق کی اصلاح فرما دیتا ہے۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء:ج4،ص308)

پرندے کی نصیحت

حضرتِ سیِّدُنا امام شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْقَوِی فرماتے ہیں:

ایک شخص نے پرندے کا شکار کیا جب اس کو ہاتھ میں پکڑا تو پرندے نے کہا: تو میرے ساتھ کیا کرے گا؟ شکاری نے کہا: تجھے ذبح کروں گا اور کھاؤں گا۔ پرندے نے کہا: نہ میں تیری بیماری دور کر سکتا ہوں اور نہ تیری بھوک مٹا سکتا ہوں لیکن میں تجھے ایسی تین باتیں بتا سکتا ہوں جو تیرے لئے مجھے کھانے سے زیادہ بہتر ہیں، ایک بات تو تیرے ہاتھ میں ہی بتاؤں گا۔ دوسری پہاڑ پر اور تیسری درخت پر۔

شکاری نے کہا: پہلی بات بتا؟

1. پرندے نے کہا: جو تیرے ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرنا۔
2. پہاڑ پر آکر پرندے نے کہا: جو ناممکن ہو اس کی تصدیق نہ کرنا۔
3. درخت پر آکر پرندے نے کہا: او نامراد! اگر تو مجھے ذبح کر لیتا تو میرے پیٹ سے دو موتی نکلتے اور ہر ایک موتی 20 مثقال کا ہے۔

شکاری اپنے ہونٹ کاٹنے لگا اور افسوس کرنے لگا اور کہا:

تیسری بات بتا؟ پرندے نے کہا: تو میری پہلی دو باتیں تو بھول گیا تو تیسری کیسے بتاؤں؟

کیا میں نے تجھے نہیں کہا تھا کہ جو ہاتھ سے نکل جائے اس پر افسوس نہ کرنا؟ جو ممکن نہ ہو اس کی تصدیق نہ کرنا؟

میں، میرے پر، میرا گوشت اور میرا خون سب ملا کر بھی 20 مثقال کا نہیں، اتنا کہہ کر پرندہ پرواز کر گیا۔

(حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء:ج4،ص393،394)

امام شعبی رَحْمَۃُ اللّٰہِ عَلَیْہ کی نصیحت:

حضرتِ سیِّدُنا ابو زید رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ فرماتے ہیں: میں نے حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی سے ایک چیز کے بارے میں سوال کیا تو آپ غصہ میں آ گئے اور مجھ سے بات نہ کرنے کی قسم کھالی، میں آپ کے دروازے پر جا بیٹھا۔ آپ رَحْمَۃُ اللّٰہِ تَعَالٰی عَلَیْہ نے فرمایا:

اے ابوزید! میری قسم میری نیت کے مطابق ہے تم اپنا دل میری طرف سے صاف کر لو اور میری تین باتیں یاد رکھنا:

1. **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی کسی بھی تخلیق کے بارے میں یہ نہ کہنا کہ اسے کیوں اور کس مقصد کے لیے بنایا گیا ہے؟
2. جس چیز کے بارے میں تمہیں علم نہ ہو اس کے بارے میں یہ نہ کہنا کہ میں جانتا ہوں۔
3. دین میں قیاس کرنے سے بچنا کہ تم حلال کو حرام اور حرام کو حلال ٹھہرا دو گے اور ثابت قدمی کے بعد ہی قدم پھسلتا ہے۔

اے ابوزید! اب چلے جاؤ۔ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: ج4، ص396)

تین بہترین باتیں:

حضرتِ سیِّدُنا داوٗد داوٗدی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْوَلِی فرماتے ہیں: حضرتِ سیِّدُنا شعبی عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللّٰہِ الْقَوِی نے فرمایا:

کیا میں تمہیں تین بہترین باتیں نہ بتاؤں؟ میں نے عرض کی: کیوں نہیں۔ آپ نے فرمایا:

1. جب تم کسی مسئلے کے بارے میں سوال کرو اور تمہیں اس کا جواب دے دیا جائے تو پھر اپنی خواہش کی پیروی نہ کرو، کیا تم نے نہیں دیکھا کہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ نے اپنی کتاب میں کیا ارشاد فرمایا ہے:

"اَرَءَیْتَ مَنِ اتَّخَذَ اِلٰـهَهٗ هَوٰىهُ ؕ اَفَاَنْتَ تَكُوْنُ عَلَیْهِ وَكِیْلًا ﴿۴۳﴾" (پ۱۹، الفرقان: ۴۳)

ترجمۂ کنزالایمان: کیا تم نے اُسے دیکھا جس نے اپنے جی کی خواہش کو اپنا خدا بنالیا تو کیا تم اس کی نگہبانی کا ذمّہ لوگے۔

2. جب تم سے مسئلہ پوچھا جائے تو اسے کسی پر قیاس مت کرنا کہ کسی حرام کو حلال اور حلال کو حرام ٹھہرا دو گے
3. جب تم سے ایسا مسئلہ پوچھا جائے جس کے بارے میں تم نہیں جانتے تو کہہ دو میں اس بارے میں نہیں جانتا میں بھی تمہاری طرح ہوں۔ (حلیۃ الاولیاء وطبقات الاصفیاء: ج4، ص396، 397)

جب تو اپنے بھائی میں تین خصلتیں دیکھے تو اس سے امید رکھ (وہ تین چیزیں یہ ہیں)

(1) حیاء (2) امانت (3) سچائی

اور جب تو (ان تین چیزوں) کو نہ دیکھے تو اس سے امید نہ رکھ۔ (الکامل فی ضعفاء الرجال، رشدین بن کریب، ج۴، ص۶۵)

(کنزالعمال، کتاب الصحبۃ، قسم الاقوال، الباب الثانی فی آداب الصحبۃ...الخ، الحدیث: ۲۴۷۵۰، ج۹، ص۱۳)

بدگُمانی، بدشگونی اور حسد سے بچنے کا طریقہ:

تین چیزیں ایسی ہیں جن سے کوئی بھی نجات حاصل نہیں کر سکتا:

(1)بدگمانی (2)بدشگونی (3) حسد۔

میں تمہیں ان سے بچنے کا طریقہ بتاتا ہوں کہ جب تمہارے دل میں بدگمانی آئے تو اسے سچ نہ جانو، جب کوئی بدشگونی لو تو اپنا کام جاری رکھو اور جب حسد پیدا ہو تو حد سے نہ بڑھو۔ (الجامع الصغیر، ص۲۰۹، حدیث:۳۴۶۶)

ایک روایت میں ہے: تین باتیں ایسی ہیں کہ بہت کم کوئی ان سے خالی ہوتا ہے۔

اس روایت سے ثابت ہوتا ہے کہ حسد سے نجات ممکن ہے۔ (احیاء العلوم: جلد3، صفحہ572)

بعدِ موت ساتھ رہنے والی تین چیزیں:

موت کے بعد انسان کے ساتھ تین چیزیں باقی رہتی ہیں:

1. دل کی صفائی یعنی دنیاوی میل کچیل سے طہارت
2. **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے اُنسِیَّت
3. **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی محبت۔

دل کی صفائی اور طہارت شہوات سے بچے بغیر حاصل نہیں ہو سکتی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے اُنسِیَّت بغیر ذکر کی کثرت اور پابندی کے نہیں ہو سکتی اور **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کی محبت بغیر معرفت کے نہیں ہو سکتی اور مَعْرِفَت اس وقت تک حاصل نہیں ہو سکتی جب تک ہمیشہ **اللہ** عَزَّوَجَلَّ کے عَظَمت و جلال میں مُتَفَکِّر نہ رہا جائے۔

اعمال انسان کا دفاع کرتے ہیں:

مذکورہ تینوں چیزیں موت کے بعد نجات دینے والی اور سعادت کا باعث ہیں۔ جہاں تک شہواتِ دنیا سے قَلْب کی صفائی کی بات ہے تو یہ نجات دینے والی چیزوں میں سے ہے کہ بندے اور عذابِ الٰہی کے درمیان آڑ بنتی ہے جیسا کہ روایت میں ہے:

"اِنَّ اَعْمَالَ الْعَبْدِ تَنَاضِلُ عَنْهُ فَاِذَا جَآءَ الْعَذَابُ مِنْ قِبَلِ رِجْلَیْهِ جَآءَ قِیَامُ اللَّیْلِ یَدْفَعُ عَنْهُ وَاِذَا جَآءَ مِنْ جِهَةِ یَدَیْهِ جَآءَتِ الصَّدَقَةُ تَدْفَعُ عَنْهُ"

یعنی انسان کے اعمال اس کا دفاع کرتے ہیں جب پاؤں کی طرف سے عذاب آتا ہے تو شب بیداری آتی ہے جو اسے دور کر دیتی ہے اور ہاتھوں کی طرف سے عذاب آتا ہے تو صَدَقہ آکر اسے دور کر دیتا ہے۔

جہاں تک اللہ عَزَّوَجَلَّ کے ذکر سے اُنسِیَّت اور اللہ عَزَّوَجَلَّ سے محبت کا تعلُّق ہے یہ دونوں سعادت کی علامات ہیں اور انسان کو اللہ عَزَّوَجَلَّ کی ملاقات اور مشاہدے کی لذت تک پہنچاتی ہیں اور یہ سعادت موت کے فوراًبعد حاصل ہو جاتی ہے حتّٰی کہ جنت میں دیدارِ الٰہی سے مشرف ہو جائے اوراس کی قبر جنت کے باغوں میں سے ایک باغ بن جاتی ہے اورایسا کیوں نہ ہو جبکہ دنیا میں اس کا محبوب ایک ہی تھااور دنیاوی معاملات اس کے محبوب کے دائمی اُنس اور ذکر کی راہ میں رکاوٹ تھے اور جمال الٰہی کی زیارت سے روکے ہوئے تھے۔اب یہ رکاوٹیں ختم ہو گئیں اور وہ قید سے رہائی پا گیا اور اب اس کے اور محبوب کے درمیان کوئی نہ رہا اور وہ اس کی بارگاہ میں خوشی خوشی رکاوٹوں اور آفتوں سے بچ کر حاضر ہو گیا۔ نیز دنیا سے محبت کرنے والے کو موت کے وقت عذاب کیوں نہ ہو جبکہ دنیا ہی اس کی محبوب تھی اور اب وہ اس سے چھین لی گئی،اس کے اور دنیا کے درمیان رکاوٹ ڈال دی گئی اور واپسی کے تمام راستے بند کر دیئے گئے۔

اسی سلسلے میں کہا گیا ہے:

مَاحَالُ مَنْ کَانَ لَـہٗ وَاحِدٌ ☆ غِیبَ عَنْہُ ذٰلِکَ الْوَاحِدُ

ترجمہ:اس کا کیا حال ہو گا جس کا ایک ہی محبوب تھا اور وہ بھی اس سے پوشیدہ ہو گیا۔

موت بالکل ختم ہونے کا نام نہیں بلکہ وہ دنیا کی محبوب چیزوں سے جدا ہو کر بارگاہِ الٰہی میں حاضر ہونے کا نام ہے۔تو جو راہِ آخرت کا مسافر ہو تا ہے وہ ان تین اسباب پر پابندی رکھتا ہے:

(1)...ذکر (2)...فکر (3)...ایسے عمل پر جو اسے دنیا کی خواہشات سے دور اور اس کی لذات سے نفرت کرنے پر اُبھارتا ہے۔

یہ تمام باتیں اسی صورت میں ممکن ہیں جب بدن تندرست ہو اور بدن کی تندرستی کھانے،لباس اور رہائش کے بغیر ممکن نہیں اور ان میں سے ہر ایک کا حصول اسباب پر موقوف ہے تو ان میں سے جس قدر بندے کو حاجت ہو اس قدر آخرت کی نیت سے لینے پر وہ دنیادار شمار نہیں ہو گا اور دنیا اس کے حق میں آخرت کی کھیتی کی طرح ہو گی، اگر اس نے لذتِ نفس اور فائدہ اٹھانے کی نیت سے یہ چیزیں لیں تو وہ دنیادار اور دنیا کی لذتوں سے رغبت رکھنے والا ہو گا۔ (احیاء العلوم: جلد4، صفحہ670)

لوگوں میں زاہد مشہور ہونا

وہ اشیاء جو اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے صورتاً ہو سکتیں ہیں اور غیرُ اللہ کے لئے بھی اس کا ہونا ممکن ہے، یہ تین چیزیں ہیں:

(1)ذکر (2) فکر (3) خواہشات سے بچنا۔

جب یہ تینوں امور پوشیدہ ہوں اور حکمِ الٰہی اور خوفِ آخرت کے علاوہ اِن کا کوئی باعث نہ ہو تو یہ اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہیں اور اگر فکر سے اس کی غرض ایسے علم کا حصول ہے جس کے ذریعے اس کی شہرت اور مخلوق کے درمیان پذیرائی ہو اور اس کا چرچا ہو یا ترک خواہش سے

اس کی غرض مال بچانا یا اپنے کو تندرست رکھنا یا لوگوں میں زاہد مشہور ہونا ہو تو یہ معنیً کے لحاظ سے دنیا ہے اگرچہ صورتاً اسے اللہ عَزَّوَجَلَّ کے لئے ہی گمان کیا جائے گا۔ (احیاء العلوم: جلد 3، صفحہ 673)

غم دور کرنے والی چیزیں

کسی دانا شخص سے مروی ہے کہ تین چیزیں غم و آلام کو دور کر دیتی ہیں۔

(1) اللہ تعالیٰ کا ذکر (2) اللہ تعالیٰ کے دوستوں کی ملاقات (3) دانا حضرات کی گفتگو۔

دل کو سخت کرنے والی چیزیں

کہا گیا ہے کہ تین چیزیں دل کو سخت کرتی ہیں:

1. بغیر کسی تعجب کے ہنسنا
2. بھوک کے بغیر کھانا
3. بغیر کسی ضرورت کے باتیں کرنا۔

ان کے ذریعے انسان کی حیثیت کم کر دی

حضرت سیِّدُنا سفیان بن عُیَیْنَہ رَحْمَۃُاللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ نے فرمایا:

اگر اللہ عَزَّوَجَلَّ تین چیزوں کے ذریعے انسان کی حیثیت کم نہ کرتا تو کوئی بھی چیز انسان کو قابو نہ کر سکتی وہ تین چیزیں لازمی طور پر انسان میں ہیں مگر پھر بھی بہت اچھلتا ہے:

(1) محتاجی (2) بیماری (3) موت۔ (حلیۃ الاولیاء: جلد 7، صفحہ 287)

تین چیزوں سے محروم کر دیتا ہے

ایک بزرگ فرماتے ہیں: جب اللہ عَزَّوَجَلَّ کسی بندے کو ناپسند فرماتا ہے تو اسے تین چیزیں عطا فرما کر تین چیزوں سے محروم کر دیتا ہے:

1. صالحین کی صحبت عطا فرماتا ہے لیکن ان کی بات قبول کرنے سے محروم کر دیتا ہے۔
2. اعمالِ صالحہ کی توفیق بخشتا ہے لیکن اخلاص سے محروم فرما دیتا ہے۔
3. حکمت عطا فرماتا ہے لیکن صِدق سے محروم کر دیتا ہے۔ (احیاء العلوم: جلد 5، صفحہ 263)

عقل کیلئے فائدہ مند اور نقصان دہ چیزیں

کسی دانا سے پوچھا گیا کونسی چیز عقل کی زیادہ مُؤیِّد اور کونسی زیادہ مُضِرّ ہے۔ کہا:

عقل کے لئے زیادہ مفید تین چیزیں ہیں:

(1) علماءِ کرام سے مشورہ کرنا۔ (2) امور کا تجربہ ہونا۔ (3) کام میں ٹھہراؤ سلجھاؤ ہونا

اور زیادہ مضر بھی تین چیزیں ہیں۔

(1) خود رائی (یعنی اپنی رائے کو پسند کرنا) (2) ناتجربہ کاری (3) جلد بازی۔

(العقد الفرید، المشورۃ، لبعض الحکماء۔۔۔الخ، ج ۱، ص ۵۸)

وسوسوں سے نجات کیلئے تین چیزیں ضروری ہیں

عبادت کے دَوران شیطانی وسوسوں سے چھٹکارے کے لئے تین چیزیں ضَروری ہیں:

1. اُس وسوسے کو پہچاننا
2. اُسے ناپسند کرنا
3. اسے قبول کرنے سے انکار کرنا۔

مَثَلاً کسی نے اچّھی نِیَّتیں کر کے نمازِ تہجُّد شُروع کی، اب دَورانِ نَماز شیطان نے دل میں رِیاکاری کا وَسوسہ ڈالا کہ جب لوگوں کو میری تہجُّد گزاری کا پتا چلے گا تو وہ مجھ سے بَہُت مُتاثِّر ہوں گے، اب اِس وَسوَسے کو فوری طور پر پہچاننا کہ یہ شیطان کی طرف سے ہے اُس نَمازی کے لئے بَہُت ضَروری ہے۔ پھر اسے ناپسند بھی جانے کہ خالِق عزوجل کی رِضا کے لئے کئے جانے والے عمل سے مخلوق کو مُتاثِّر کرنے کی کوشِش کرنا غَضَبِ الٰہی کو دعوت دینے کے مُتَرادِف ہے، پھر اُس وَسوَسے سے اپنی توجُّہ ہٹالے۔ اگرچِہ یہ کام مشکِل ضرور ہے مگر ناممکن نہیں، آغاز میں یہ کام بے حد کَٹھِن محسوس ہوتا ہے، لیکن جب تَکلُّف کر کے ایک عرصے تک اِس پر صَبْر کرے تو اللہ تعالٰی کے فضل وکرم اور حُسنِ توفیق سے یہ کام آسان ہو جاتا ہے، ہمارا کام کوشِش کرنا ہے، کامیابی دینے والی ذات ربِّ کائنات عزوجل کی ہے:

پارہ 21 سورۃ العنکبوت آیت نمبر 69 میں اللہ تعالٰی ارشاد فرماتا ہے:

"وَالَّذِیْنَ جٰھَدُوْا فِیْنَا لَنَھْدِیَنَّھُمْ سُبُلَنَا ؕ وَاِنَّ اللہَ لَمَعَ الْمُحْسِنِیْنَ ﴿٪۶۹﴾" (پ۲۱، العنکبوت:۶۹)

ترجمہ: اور جنہوں نے ہماری راہ میں کوشش کی ضَرور ہم انہیں اپنے راستے دکھادیں گے اور بے شک اللہ نیکوں کے ساتھ ہے۔

تو شیطاں کے شَر سے بچایا الٰہی ☆ ہو دل وسوسوں سے صَفایا الٰہی

مجھے وسوسوں سے بچایا الٰہی ☆ ہو شَر دُور شیطان کا یا الٰہی

امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

دشمن اپنے دشمن کے لئے تین باتیں چاہتا ہے:

1. اس کی موت کہ جھگڑا ہی ختم ہو۔
2. یہ نہ ہو تو اس کی جلاوطنی کہ اپنے پاس نہ رہے۔
3. یہ بھی نہ ہو سکے تو اخیر درجہ اس کی بے پری کہ عاجز کر رہے۔ (فتاوی رضویہ: ج14، ص537)

نفس، روح اور دل

"**ملفوظاتِ اعلیٰ حضرت**" صَفحَہ 405 پر ہے کہ امام اہلسنت امام احمد رضا خان قادری رحمۃ اللہ علیہ نے ارشاد فرمایا:

تین چیزیں علیٰحدہ علیٰحدہ ہیں:

(1) نَفس (2) رُوح (3) قلب (یعنی دل)

رُوح بمنزلہ بادشاہ کے ہے اور نَفس و قلب اس کے دو وزیر ہیں۔ نَفس اس کو ہمیشہ شرّ کی طرف لے جاتا ہے اور قلب جب تک صاف ہے خیر کی طرف بلاتا ہے اور معاذ اللہ (عزوجل) کثرتِ مَعاصی (یعنی گناہوں کی زیادتی) اور خصوصًا کثرتِ بدعات سے "**اندھا**" کردیا جاتا ہے۔ اب اس میں حق کے دیکھنے، سمجھنے، غور کرنے کی قابِلیّت نہیں رہتی مگر اَبھی حَق سننے کی اِستِعدَاد (یعنی قابلیت) باقی رہتی ہے اور پھر معاذ اللہ (عزوجل) "**اَوندھا**" کردیا جاتا ہے۔ اب وہ نہ حَق سن سکتا ہے اور نہ دیکھ سکتا ہے، بالکل چَوپَٹ (یعنی ویران) ہو کر رہ جاتا ہے۔ (پھر **اعلیٰ حضرت** رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ فرمایا:) قلب (یعنی دل) حقیقۃً اس مُضغَۂ گوشت (یعنی گوشت کے لوتھڑے) کا نام نہیں بلکہ وہ ایک "**لَطِیفَۂ غَیبِیّہ**" ہے جس کا مرکز یہ مُضغَۂ گوشت (یعنی دل) ہے سینے کے بائیں (یعنی الٹے) جانب اور نَفس کا مرکز زیرِناف (یعنی ناف کے نیچے) ہے اسی واسطے شافِعِیّہ (یعنی شافعی حضرات) سینے پر ہاتھ باندھتے ہیں کہ "**نفس**" سے جو وَسَاوِس اُٹھیں وہ "**قلب**" تک نہ پہنچنے پائیں اور حَنَفِیّہ (یعنی حنفی حضرات) زیرِناف باندھتے ہیں۔

توفیق نیکیوں کی اے ربِّ کریم دے ☆ بدیوں سے بچنے والا تُو قلبِ سلیم دے

تین چیزیں تین میں پوشیدہ ہیں

خلیفہ اعلیٰ حضرت، فقیہِ اعظم، مولٰینا ابو یوسف محمد شریف کوٹلوی علیہ رحمۃ اللہ القوی نَقْل فرماتے ہیں:

"اللہ تعالیٰ نے تین چیزوں کو تین چیزوں میں پوشیدہ رکھا ہے:

1. اپنی رِضا کو اپنی اطاعت میں
2. اپنی ناراضگی کو نافرمانی میں
3. اپنے اولیا کو اپنے بندوں میں پوشیدہ رکھا ہے۔

"لہٰذا ہر اطاعت اور ہر نیکی کو عمل میں لانا چاہیے کہ معلوم نہیں کس نیکی پر وہ راضی ہو جائے اور ہر چھوٹی سے چھوٹی بدی سے بچنا چاہیے، کیونکہ پتا نہیں کہ وہ کس بدی پر ناراض ہو جائے مثلاً کسی کی لکڑی کا خِلال کرنا ایک معمولی سی بات ہے یا کسی ہمسایہ کی مٹّی سے اس کی اجازت کے بِغیر ہاتھ دھونا گویا ایک چھوٹی سی بات ہے مگر چُونکہ ہمیں معلوم نہیں۔ اس لئے ممکِن ہے کہ اس برائی میں حق تعالیٰ کی ناراضگی مَخفی ہو تو ایسی چھوٹی چھوٹی باتوں سے بھی بچنا چاہیے۔ (اَخلاقُ الصالحین ص ۵٦ مکتبۃ المدینہ: کراچی)

امیر اہلسنت حضرت مولانا محمد الیاس عطار قادری زید مجدہ فرماتے ہیں:

تین چیزیں بدَن کا وزن بڑھاتی ہیں:

(1) مَیدہ (2) چِکناہٹ (3) مِٹھاس۔ (پیٹ کا قفل مدینہ: صفحہ 772، مکتبۃ المدینہ: کراچی)

تین چیزیں صبر ہیں:

حضرت سیِّدُنا سفیان ثوری عَلَیْہِ رَحْمَۃُ اللہِ الْوَلِیْ نے فرمایا: تین چیزیں صبر ہیں:

(1) ...اپنی مصیبت کو بیان مت کرو (2) ...اپنے درد کو بیان مت کرو (3) ...اپنی صفائی مت دو۔

(حلیۃ الاولیاء: جلد 6، صفحہ 536)

حسد کرنے والے کی تین نشانیاں:

حضرت سیدنا وہب بن منبہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حسد کرنے والے شخص کی تین نشانیاں ہیں:

1. محسود (جس سے حسد ہو) کی موجودگی میں چاپلُوسی کرنا۔
2. پیٹھ پیچھے غیبت کرنا
3. اُس کی مصیبت پر خوش ہونا۔ (حلیۃ الاولیاء، وھب بن منبہ، ۴/۵۰، رقم: ۴۷۰۹)

عاجزی کی علامت

حضرت سیدنا ذوالنون مصری رَحْمَۃُ اللہِ تَعَالٰی عَلَیْہِ فرماتے ہیں: تین چیزیں عاجزی کی علامت ہیں:

1. نفس کا عیب پہچان کر اسے چھوٹا سمجھنا۔
2. اسلام کی حرمت کے سبب لوگوں کی تعظیم کرنا۔
3. ہر ایک سے حق بات اور نصیحت کو قبول کرنا۔

(شعب الایمان، باب فی حسن الخلق، فصل فی التواضع۔۔۔الخ، ٦ / ٢٩٨، حدیث:٨٢٣٠)

شیطان سے مقابلہ کرنے تین چیزیں ضروری

سیِّدُنا امام محمد بن محمد غزالی عَلَیہِ رَحْمَۃُ اللہِ الوالی فرماتے ہیں:

شیطان کے مقابلے میں ہمیں چُستی اور پوری کوشش کا حکم دیا گیا ہے۔ پھر ہمارے عُلَمائے کرام (رَحِمَہُمُ اللہ السّلام) نے فرمایا ہے کہ شیطان سے مقابلہ کرنے اور اِس پر قابو پانے کیلئے تین چیزیں ضَروری ہیں:

1. تم اس کے حیلے اور چالاکیاں معلوم کرو اور پہچانو، جب اِس کا عِلم ہو جائے گا تو پھر وہ تم کو نقصان نہیں پہنچا سکے گا، جیسا کہ **چور** کو جب پتا چل جائے کہ صاحِبِ مکان کو میرا علم ہو گیا ہے تو وہ بھاگ کھڑا ہوتا ہے۔
2. تم شیطان کی گمراہ کُن اور گناہوں بھری دعوت ہرگز منظور نہ کرو، تمہارا دل قطعاً اس کی دعوت کا اثر نہ لے نیز تم اس کے مقابلے کی طرف توجُّہ بھی نہ دو، کیونکہ ابلیس ایک **بھونکنے والے کُتّے** کی مانند ہے، اگر تم اس کو چھیڑو گے تو زیادہ شور مچائے گا اور اگر اعراض کرو گے (یعنی اس کے وسوسوں کی طرف توجُّہ نہ دو گے) تو وہ بھی خاموش ہو جائیگا۔
3. ذِکرِ الٰہی کی کثرت کرو۔ (مِنہاجُ العابِدین (عربی) ص٤٦)

رحمت سے محرومی:

حضرتِ سَیِّدُنا حاتم اصم علیہ رحمۃ اللہ الاکرم فرماتے ہیں: "جس مجلس میں تین باتیں ہوتی ہیں وہاں سے رحمت پھیر لی جاتی ہے:

(1) دنیا کا ذکر (2) ہنسی مذاق (3) لوگوں کی عزت اچھالنا۔ (تَنبِیہُ المُغتَرِّین ص١٩٤)

عذابِ قبر تین حصوں میں تقسیم

حضرتِ سیِّدُنا قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں: ہمیں بتایا گیا ہے کہ عذابِ قبر کو تین حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے:

1. ایک تِہائی عذاب غیبت سے
2. ایک تہائی چُغلی سے
3. ایک تہائی پیشاب (کے چھینٹوں سے خود کو نہ بچانے) سے ہوتا ہے۔ (ذَمُّ الغِیبَۃِ لِابنِ اَبِی الدُّنیا ص٩٢ رقم ٥٢)

اعمال لکھنے والے فرشتوں سے متعلق 3 اہم باتیں

مفتی اہلسنت شیخ الحدیث والتفسیر مفتی محمد قاسم قادری عطاری صاحب فرماتے ہیں:

اعمال لکھنے والے فرشتوں سے متعلق تین باتیں ملاحظہ ہوں:

1. قضائے حاجت اور جماع کے وقت فرشتے آدمی کے پاس سے ہٹ جاتے ہیں۔
2. ان دونوں حالتوں میں آدمی کو بات کرنا جائز نہیں تاکہ اسے لکھنے کے لئے فرشتوں کو اس حالت میں اس سے قریب ہونے کی تکلیف نہ ہو۔
3. یہ فرشتے آدمی کی ہر بات حتّٰی کہ بیماری کی حالت میں کراہنا تک لکھتے ہیں اور یہ بھی کہا گیا ہے کہ صرف وہی چیزیں لکھتے ہیں جن میں اجر و ثواب یا گرفت و عذاب ہو۔ (تفسیر صراط الجنان:ج9،ص468)

تمت بالخیر

14 ربیع الاول 1444ھ بروز منگل مطابق 11 اکتوبر 2022

ابو حمزہ محمد آصف مدنی

سرگودھا، پنجاب، پاکستان 0313.7013113